انتخاب گنج شریف

تصنیف

حضرت شیخ حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری

دار المؤرخین لاہور

سلسلۂ مطبوعات دار المؤرخین — ۴

انتخاب

گنج شریف

السدیدی

تصنیف

حضرت سیّد حاجی محمّد نوشہ گنج بخش قادری قدس سرّہ

جمع و تدوین

سیّد شرافت نوشاہی

تقدیم

پروفیسر محمّد اقبال مجدّدی

دار المؤرخین ۰ لاہور

سلسلہ مطبوعاتِ دار المورخین - ۴

اردو ادب کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ

انتخاب
گنجِ شریف

تصنیف

شیخ الاسلام حضرت سید شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہٗ
(۹۵۹ - ۱۰۶۴ھ / ۱۵۵۲ء - ۱۶۵۴ء)

جمع و تدوین

سید شرافت نوشاہی

تقدیم

پروفیسر محمد اقبال مجددی
گورنمنٹ شاہ حسین کالج - لاہور

ناشر

دار المورخین - لاہور

نام کتاب ــــــ انتخاب گنج شریف
تصنیف ــــــ شیخ الاسلام حضرت سید شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہٗ
جمع و تدوین ــــــ سید ابو الظفر شریف احمد شرافت نوشاہی۔ سجادہ نشین
دربار نوشاہی۔ ساہن پال شریف ضلع گجرات۔
کتابت ــــــ محمد شریف گل
ناشر ــــــ دار المورخین۔ گیلانی سٹریٹ، منور عزیز پارک، چاہ میراں، لاہور
طبع اول ــــــ ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء
تعداد ــــــ ایک ہزار
صفحات ــــــ ۱۸×۲۲/۸، ۳۵۲
قیمت ــــــ ۲۷ روپے

ملنے کے پتے

۱۔ دار المورخین۔ گیلانی سٹریٹ منور عزیز پارک۔ چاہ میراں۔ لاہور
۲۔ شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ ۔ لاہور
۳۔ ادارہ معارف نوشاہیہ اعظمیہ نوشاہی منزل، بازار نوشہ پیر۔ مریدکے ضلع شیخوپورہ

مختصات

چند سطور گنج شریف کے بارے میں ڈاکٹر سید عبداللہ صدر شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ لاہور

تقدیم ——— پروفیسر محمد اقبال مجددی گورنمنٹ شاہ حسین کالج لاہور

وجہ تعارف ——— قاضی عبدالنبی کوکب فہرست نگار خاص مخطوطات کتب خانہ دانش گاہ پنجاب لاہور

سخنان چند ——— پروفیسر قریشی احمد حسین احمد قلعداری زمیندار کالج گجرات

گنج شایگاں ——— حکیم محمد موسیٰ امرتسری ۵۵۔ ریلوے روڈ۔ لاہور

روداد تدوین و ترتیب۔ سید شرافت نوشاہی

فہرست مضامین

★

دارالمؤرخین لاہور

جائزہ ــــــ اغراض ومقاصد

دارالمورخین ۱۹۷۰ء میں لاہور میں قائم ہوا۔

اس ادارے کے اغراض و مقاصد حسب ذیل ہیں۔

(۱) علم تاریخ سے متعلق معاصر اور بنیادی مآخذ کی اشاعت۔
(۲) پاک و ہند کی معاشرتی اور روحانی تاریخ کی ترتیب و تدوین۔
(۳) ذاتی کتب خانوں کے مخطوطات کی وضاحتی فہارس کی اشاعت۔
(۴) پنجاب کی سیاسی، معاشرتی، علمی اور روحانی تاریخ کی تدوین۔
(۵) صوفیۂ کرام کے تذکرے ملفوظات اور مکتوبات کی تصحیح، تہذیب و اشاعت۔

اب تک اس ادارے کی طرف سے یہ کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔

(۱) تذکرہ علمائے ساہو والہ (سیالکوٹ)
(۲) احوال و آثار سید شرافت نوشاہی۔
(۳) احوال و آثار عبداللہ خویشگی قصوری۔
(۴) انتخاب گنج شریف کتاب ہذا

ادارے کی مطبوعات کی مفصل فہرست اس کتاب کے آخر میں ملاحظہ کریں۔

احقر

محمد اقبال مجددی

۳۰، اگست ۱۹۷۵ء

مہتمم، دارالمورخین گیلانی سٹریٹ، منور عزیز پارک، چاہ میراں لاہور ــــ پاکستان

چند سطور گنج شریف کے بارے میں

انتخاب گنج شریف تصنیف شیخ الاسلام حضرت سید حاجی محمد
نوشہ گنج بخش قادری رح میرے سامنے ہے جسے سید شرافت
نوشاہی نے مرتب کیا ہے اور پروفیسر محمد اقبال مجددی
نے اس پر مبسوط دیباچہ لکھا ہے۔

سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری اسلام شاہ
سوری کے زمانے میں یکم رمضان ۹۵۹ھ میں پیدا ہوئے اور
بھرت پنجابان ۸ ربیع الاول کو ۱۰۶۴ھ میں فوت ہوئے۔

حضرت نوشہ نے تصوف میں کئی کتابیں لکھیں جن میں
سے کچھ نظم میں ہیں اور کچھ نثر میں۔ انھوں نے فارسی
پنجابی اور اردو تینوں زبانوں میں لکھا۔

موجودہ کتاب گنج شریف پنجابی آمیختہ اردو
میں ہے اور پروفیسر مجددی کی رائے میں پنجاب کے پہلے
اردو اور پنجابی کے صاحب دیوان شاعر ہیں۔ زمانہ
تصنیف وہی ہے جو محمد قلی قطب شاہ دکنی کی کلیات کا ہے بلکہ یہ بھی ممکن
ہے کہ اس سے اقدم ہو

گنج شریف کو تین خصائص کی وجہ سے اہمیت حاصل ہے
اول تصوف کی کتاب کی حیثیت سے، دوم اردو تصنیف
کی قدامت کے لحاظ سے اور سوم پنجاب میں اردو
کے آغاز کے لحاظ سے۔

اپنی کتاب
پروفیسر شیرانی ~~[illegible]~~ پنجاب میں اردو میں لکھتے ہیں کہ "پنجاب میں
اردو شاعری دکن سے بعد اور ولی کے معاصر شروع ہو جاتی ہے"
یہ رائے انھوں نے شیخ عثمان جالندھری کے تذکرے میں
ظاہر کی ہے۔ یہ شیخ عثمان حضرت مجدد سرہندی؟ (م
۱۰۳۴ھ) کے پیر بھائی تھے جس کے معنی یہ ہوئے کہ
یہ ان کے معاصر تھے پروفیسر شیرانی نے ان کی ایک
غزل درج کی ہے۔

انھوں نے لکھا ہے کہ قدیم نمونے زیادہ تر ریختہ کی شکل میں
ہیں۔ ان میں تخلص کم ملتا ہے اور اوزان کچھ ہندی
کے ہیں اور کچھ فارسی کے۔

گنج شریف کے مل جانے سے یہ تسلیم کرنا
پڑے گا کہ اردو شاعری پنجاب میں دکن کے بعد نہیں
شروع ہوئی اس کے ساتھ ساتھ شروع ہوئی
ہے بلکہ یوں سمجھیے کہ اس سے بھی پہلے کیونکہ
گنج شریف میں محمد قلی قطب شاہ کے کلام کے مقابلے
میں زیادہ پختہ اور ترقی یافتہ زبان کے نمونے
موجود ہیں۔

ہیں
ی
ہوئے
کم ہے۔

اردو کلام کے اوزان پنگلی ہیں۔ فارسی، ہندی اور
پنجابی کی بحریں استعمال ہوئی ہیں۔
اس میں شاعر نے جا بجا تخلص کا استعمال کیا ہے

اس کا مطلب یہ ہوا کہ گنج شریف نے پروفیسر شیرانی کی
تحقیق کے معیار سے بھی قدیم ترین سرمایہ اردو کی نشاندہی
کی ہے۔

میں یہاں یہ گزارش کرنے پر مجبور ہوں کہ اردو کا پنجاب
سے تعلق اتنا گہرا، قدیم اور قدرتی ہے کہ اس
کے باشندوں کے مزاج اجتماعی سے، اس کی محبت
کو کھینچ کر نکالنا نہ صرف غیر قدرتی ہے بلکہ
سراسر بے سود ہے۔

میں اس پر اصرار نہیں کرتا کہ اردو لازماً پنجاب
میں پیدا ہوئی ـــــ کیونکہ بقول مولانا عبدالقادر
اس کا [struck] اولین گہوارہ غزنی سے پشاور تک
کا علاقہ ہے جہاں فتوحات محمودی نے آبادیوں کے اختلاط
کی صورت پیدا کی۔ اور کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ اس سے
بھی پہلے مکران اور سندھ میں یہ اختلاط واقع ہوا ـــــ،

میں تو صرف یہ عرض کر رہا ہوں کہ جہاں تک القدیم کا
تعلق ہے اردو کا اولین گھر یہی خطہ پنجاب تھا ـــــ
اور اب گنج شریف نے بھی اس حقیقت کی ایسی
توثیق کر دی ہے جس کی تردید نہیں ہو سکتی

ڈاکٹر سید عبداللہ
ایم - اے، ایم - او - ایل، ڈی لٹ

کتبہٗ: سید عبداللہ
المرقوم ۲۹ اگست ۱۹۷۵ء (پروفیسر ایمریطس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقدیم

پروفیسر محمد اقبال مجددی۔ شعبۂ تاریخ گورنمنٹ شاہ حسین کالج۔ لاہور

پاک و ہند میں صوفیہ کرام کے جو سلاسل مروج ہیں ان میں سے ایک سلسلہ نوشاہی بھی ہے جو قادری خاندان کی ایک اہم اور مشہور شاخ ہے۔ یہ سلسلہ آج بھی پنجاب، بیرونِ پنجاب اور پاکستان کے قریبی ممالک میں ترقی پذیر ہے۔ اس سلسلہ کے بانی شیخ الاسلام حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش تھے اس نسبت سے آپ کے پیروکار نوشاہی کہلاتے ہیں۔ آپ ہی پیشِ نظر کتاب گنج شریف کے مصنّف ہیں۔

ذیل میں بانی سلسلہ نوشاہیہ اور سلسلۂ نوشاہیہ نیز آپ کی اولاد امجاد اور خلفاءِ کرام کا ایک مجمل سا خاکہ پیش کیا جاتا ہے:

حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش قدس سرہٗ

آپ کا اسم گرامی حاجی محمد[1]، لقب نوشہ[2] اور خطاب گنج بخش ہے۔ آپ کا سلسلۂ نسب

---

[1] آپ کا نام حاجی محمد تمام تذکرہ نویسوں، احمد بیگ لاہوری: رسالۃ الاعجاز، محمد ماہ صداقت کنجاہی: ثواقب المناقب، حافظ محمد حیات: تذکرہ نوشاہی وغیرہ نے لکھا ہے لیکن سید جلال الدین شیرازی نے نسب نامہ سادات قلمی میں آپ کا نام نعمت اللہ بتایا ہے" نام اوشان نعمت اللہ و نوشہ گنج بخش و نوشہ ہادی بھوراوالہ"۔ نسب نامہ سادات قلمی ورق ۱۰۰، ذخیرۂ شیرانی دانش گاہ پنجاب لاہور نمبر ۲۲۰۹ (اس کے مصنف نے حضرت نوشہ کو گیلانی حسنی سادات میں شمار کیا ہے)۔

[2] سید حافظ محمد حیات نے لکھا ہے کہ ہاتف غیب نے آپ کو "نوشہ" کے نام سے مخاطب کیا تھا۔ تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف مملوکہ مولانا سید شرافت نوشاہی ص ۱۱۱۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر منتہی ہوتا ہے[1] حاجی محمد نوشہ بن حاجی سید علاءُ الدین حسین غازی بن سید شمس الدین سنگی شہید بن سید جلال الدین بن سید عبداللہ ذاکر ہُو بن سید شاہنشاہ بن سید گل محمد بن سید معز الدین بن سید عبد الصمد بن سید عطاء اللہ بن سید عبد الاوّل بن سید محمود شاہ معروف بہ پیر جالب بن سید احمد شاہ بن سید سلطان شاہ بن سید محمد شاہ بخشمند بن سید سکندر شاہ بن سید برہان شاہ بن سید گوہر علی بن سید عز الدین بن سید شاہ اسحاق بن سید عبد الحی بن سید زمان علی محسن بن سید عون قطب شاہ بن سید یعلیٰ قاسم بن سید حمزہ ثانی بن سید طیار بن سید قاسم بن سید علی بن سید جعفر بن سید حمزۃ الاکبر بن سید حسن بن سید عبید اللہ مدنی بن سید عباس علمدار شہید کربلا بن سید امام علی المرتضیٰ رض۔

تخلّص

آپ کا لقب جیسا کہ لکھا جا چکا ہے "نوشہ" ہے اور اسی لقب کو آپ نے تخلص کے طور پر اختیار فرمایا۔ اپنے کلام میں کبھی "حاجی نوشہ" اور کبھی "نوشہ قادری" بھی استعمال کیا ہے۔ حضرت نوشہ رح کے علاوہ دیگر مشائخ شعراء نے بھی اپنے نام یا لقب کو بطور تخلّص اختیار کیا ہے۔ مثلاً حضرت سخی شاہ سلیمان بھلوالی[2] (ف ۱۰۱۲ھ)، حافظ برخوردار[3] قاضی بچہ چیٹھہ وغیرہ۔

ولادت

حضرت نوشہ گنج بخش بعہد اسلام شاہ بن شیر شاہ سوری یکم رمضان ۹۵۹ھ ر

---

[1] یہ شجرۂ نسب سید گل محمد (ف ۱۱۰۰ھ) بن شاہ عصمت اللہ بن حافظ برخوردار بن حضرت نوشہ گنج بخش رح نے اپنی کتاب لطائف گل شاہی قلمی ص ۵۱ - ۵۲ میں لکھا ہے۔ شرافت نوشاہی: حدیقۃ الانساب خطی ورق ۹ مملوکہ سید شرافت نوشاہی۔

[2] لالو لال میرے لال دی رنگن رنگ رُوپ سوایا   شاہ سلیمان نوشہ داچولا لال گلال کرایا

(بیاض خاندان فقیر صاحبان قلمی مخزونہ کتاب خانہ دانش گاہ پنجاب)

[3] حافظ برخوردار نے مرزا صاحبان وغیرہ میں اپنا تخلص "حافظ برخوردار" لکھا ہے۔

۲۱ اگست ۱۵۵۲ء کو موضع گھوگانوالی تحصیل پھالیہ ضلع گجرات پنجاب میں تولد ہوئے۔[1]

تحصیلِ علم

آپ نے موضع جاگو تارڑاں ضلع گجرات کے مدرسہ میں حضرت حافظ قائم الدین قاری اور حافظ بڈھا قاری سے قرآن مجید حفظ کیا اور علومِ معقول و منقول سے فارغ التحصیل ہو کر قال سے مرتبۂ حال کو پہنچے۔[2] آپ قرآن، حدیث، فقہ، طب، تصوف اور فن زرنگاری کے علوم میں ماہر تھے۔[3]

بیعت

بعمر ۲۹ سال ۹۸۸ھ/۱۵۸۰ء میں آپ حضرت سخی شاہ سلیمان نوری قادری بھلوالی رحمۃ اللہ علیہ (ف ۱۰۱۲ھ/۱۶۰۴ء) سے بیعت ہوئے۔[4]

وفات

حضرت نوشہ گنج بخش کا وصال بروز سہ شنبہ ۸ ربیع الاوّل ۱۰۶۴ھ/۲۷ جنوری ۱۶۵۴ء[5] بعہد شاہجہان بادشاہ ہوا۔ آپ کا مزار موضع ساہنپال (ضلع گجرات پنجاب) سے نصف میل

---

[1] عمر بخش رسول نگری (ف ۱۳۱۱ھ): مناقبات نوشاہیہ ۱۲۹۰ھ قلمی بخطِ مصنف مملوکہ پروفیسر قریشی احمد حسین صاحب گجرات ص ۶۴۔

[2] احمد بیگ: رسالہ الاعجاز قلمی مملوکہ سید شرافت نوشاہی ص ۸۶، نور احمد چشتی: تحقیقات چشتی ص ۴۳۲۔

[3] شرافت نوشاہی: شریف التواریخ ۳/حصہ اوّل ص ۱۲-۱۶ قلمی مملوکہ مصنف مدظلہ

[4] عمر بخش رسول نگری: مناقبات نوشاہیہ قلمی ص ۳۴۔

[5] متاخر تذکرہ نویسوں نے حضرت نوشہؒ کے سالِ وفات میں اختلاف پیدا کر دیا ہے حالانکہ حافظ محمد حیات (ف ۱۱۰۳ھ) نے تذکرہ نوشاہیہ، سید گل محمد (ف ۱۱۰۰ھ) نے لطائف گل شاہی، پیر کمال لاہوری نے

(باقی اگلے صفحہ پر)

بطرف شمال مرجع خلائق ہے۔[1]

تصانیف حضرت نوشہ گنج بخشؒ

حضرت نوشہ گنج بخشؒ نہایت دقیق اور بلند پایہ کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ آپ کی اب تک حسب ذیل تصانیف دریافت ہوئی ہیں:

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

تحائف قدسیہ، محمد اشرف فاروقی منچری نے کنز الرحمت، حافظ سید الٰہی بخش نے روضۃ الزکیہ اور حافظ سید فل احمد نے ثمرات الافکار میں ۱۰۶۴ھ آپ کا سالِ وفات بتصریح لکھا ہے۔ لیکن مفتی غلام سرور لاہوری نے خزینۃ الاصفیا (جلد اوّل) میں بحوالہ تذکرہ نوشاہی مذکور آپ کا سالِ وفات ۱۱۰۳ھ لکھ دیا ہے حالانکہ تذکرہ نوشاہی میں بتصریح سالِ وفات ۱۰۶۴ھ درج ہے۔ مفتی صاحب کی غلط فہمی کی وجہ یہ ہے کہ صاحبِ تذکرہ نوشاہی کو ۱۱۴۶ھ میں رسالہ الاعجاز کا نامکمل نسخہ ملا تھا جس کی بنیاد پر انھوں نے اپنے تذکرہ میں من و عن نقل کر لیا تھا اسی رسالہ میں ایک جگہ تحریر تھا: "ہنگام نوشتن رسالہ کہ بعد از وصال حضرت شاہ چہل و سہ (۴۳) سال گزشتہ بود" یعنی رسالہ ہذا کی تصنیف کے وقت حضرت نوشہؒ کی وفات کو تینتالیس (۴۳) سال گزر چکے تھے۔ مفتی صاحب نے اس عبارت کو بھی حافظ محمد حیات کی عبارت سمجھا اور تذکرہ نوشاہی کے دیباچہ میں مذکور سالِ تصنیف ۱۱۴۶ھ میں سے ۴۳ سال منہا کر کے ۱۱۰۳ھ حضرت نوشہ کا سالِ وفات اخذ کر لیا۔ بحث کا حاصل یہ ہے کہ حضرت نوشہ گنج بخشؒ کا سالِ وصال ۱۰۶۴ھ صحیح ہے اور ۱۱۰۳ھ صریحاً غلط ہے۔ مفتی صاحب کے بعد کے تذکرہ نویسوں نے ۱۱۰۳ھ تو مفتی صاحب ہی سے نقل کیا ہے اس لیے یہ اتباع بھی غلط ہے۔ (شرافت نوشاہی: اذکار نوشاہیہ مطبوعہ ۱۹۶۴ء ص ۳۳-۴۱)

[1] حضرت نوشہ گنج بخش کا مزار شریف ساہن پال میں ہے جیسا کہ مفتی علی الدین نے عبرت نامہ میں لکھا ہے اور گنیش داس بڈہرہ قانونگوئے گجرات نے چار باغ پنجاب میں مزار ساہن پال میں ہی لکھا ہے۔ ایسا ہی مولوی نور احمد چشتی نے تحقیقاتِ چشتی میں بھی ساہن پال تحریر کیا ہے۔ دیگر خاندانی تحریرات میں حضرت کے مزار کا محلِ وقوع موجودہ ساہن پال ہی درست ہے۔

۱۔ معارفِ تصوف فارسی منظوم مرتبہ سید شرافت نوشاہی مطبوعہ مجلہ بصائر کراچی اپریل۔ اکتوبر ۱۹۷۰ء

۲۔ مواعظِ نوشہ پیر (پنجابی منثور) مرتبہ سید شرافت نوشاہی مطبوعہ لاہور ۱۳۸۰ھ

۳۔ گنج شریف حصہ اردو نظم[۱] (کتاب ہذا)

۴۔ گنج شریف (مکمل) پنجابی و اردو نظم جمع و تدوین سید شرافت نوشاہی

ان کے علاوہ آپ کے ملفوظات کے مجموعے حسب ذیل ہیں:

۱۔ چہار بہار فارسی جامع شیخ محمد ہاشم نوشاہی شہر یالوی بسال ۱۲۰۹ھ/ ۱۷۹۴ء قلمی مملوکہ سید شرافت نوشاہی

۲۔ ذخائر الجواہر معروف بہ ارشادات نوشاہیہ اردو (چھ سو چالیس ارشادات) مرتبہ سید شرافت نوشاہی قلمی مملوکہ مرتب۔

۳۔ کلمات طیبات معروف بہ ملفوظات نوشاہیہ فارسی (ہزار کلمات) مرتبہ سید شرافت نوشاہی قلمی مملوکہ مرتب۔

۴۔ جواہر مکنون معروف بہ اسرار و معارف (سو ارشادات بطور سوال و جواب) مرتبہ سید شرافت نوشاہی مطبوعہ

۵۔ لطائف الاشارات (چالیس ارشادات) مرتب سید شرافت نوشاہی۔

مولد و مدفن

زمانہ قدیم میں دریائے چناب کے شمالی کنارے پر نوشہرہ نامی ایک گاؤں آباد تھا[۲]۔ اس میں قوم تارڑ کی اکثریت تھی۔ اس مناسبت سے یہ گاؤں نوشہرہ تارڑاں مشہور ہو گیا۔ اکبر کے زمانے میں حضرت نوشہ گنج بخشؒ کا عقد شاد فتح محمد علویؒ کی صاحبزادی سے نوشہرہ میں ہوا۔ اس[۳]

---

[۱] پیش نظر گنج شریف کا صرف اردو انتخاب ہے۔ انشاء اللہ عنقریب مکمل گنج شریف زیور طباعت سے آراستہ ہو کر شائقین تک پہنچ جائے گا۔

[۲] سلسلۂ نوشاہیہ کی تمام قدیم کتب میں اس گاؤں کو نوشہرہ ہی لکھا گیا ہے۔

اسی گاؤں میں سکونت پذیر ہو گئے[1] چونکہ آپ کو منصبِ قطبیت حاصل تھا اس لیے وہ گاؤں قطب، نوشہرہ کے عرف سے معروف ہو گیا[2] نوشہرہ کے ایک سردار چودھری مہان ولد ابوالخیر تارڑ کا لڑکا شاہین پال تھا جس کا نام کثرتِ استعمال سے ساہن پال زبان زد خاص و عام ہو گیا چونکہ ساہن پال حضرت نوشہ کے مریدین میں سے تھا آپ نے اسے اپنے نام سے ایک گاؤں آباد کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ عہدِ اکبری میں اس نے یہ گاؤں آباد کر کے چک ساہنپال نام رکھا اور حضرت نوشہ نقل مکانی کر کے اس گاؤں میں تشریف لے آئے۔ حضرت نوشہ کی وفات کے بعد تین دفعہ یہ گاؤں دریائے چناب کی طغیانی کی نذر ہوا۔ ایک مرتبہ ۱۱۷۰ھ میں[3] دوسری مرتبہ ۱۲۳۰ھ میں[4] تیسری مرتبہ ۱۳۹۳ھ/ اگست ۱۹۷۳ء کے سیلاب میں زبردست تباہی مچی۔ حضرت نوشہ کی اولاد اب تک اس گاؤں میں رہتی ہے۔ مرزا احمد بیگ لاہوری (ف ۱۱۰۸ھ) نے رسالہ الاعجاز میں اس گاؤں کی تعریف میں ایک دلچسپ نظم لکھی تھی جو قارئین کی نذر ہے ؎

ملتبب ست بہ فیض ولعشق مالا مال — بہشت روئے زمین ست چک ساہنپال

زہے مکان چہ مکان کو بچشم بخشد نور — زہے زمین چہ زمین کو بدل بہ بخشد حال

ز ساکنان چہ بزرگ وچہ خرد گر بینی — بباطن اندپُر از سوز ظاہر آب لال

بہر مکان کہ در و قطب حق مقام کند — عبور چوں نکند سالک و ولی ابدال

بلطف خویش بخواں و مراں تو احمد را
بدر گہت سر خود ماندہ بر امیدِ وصال[5]

---

[1] احمد بیگ لاہوری: الاعجاز قلمی، حافظ محمد حیات: تذکرہ نوشاہی قلمی ص ۲، مملوکہ مولانا شرافت نوشاہی

[2] عمر بخش رسول نگری: مناقبات نوشاہی قلمی ص ۸،

[3] پیر کمال لاہوری: تحائف قدسیہ قلمی ص ۱۲۷ مکتوبہ سید تنبیر احمد بشارت نوشاہی مملوکہ شرافت

[4] الٰہی بخش نوشاہی: روضۃ الزکیہ قلمی

[5] احمد بیگ لاہوری: رسالہ الاعجاز قلمی ص ۱۵۲، شرافت نوشاہی: غرائب الاقوال تاریخ ساہنپال قلمی مملوکہ مصنف مدظلہ،

اولاد

حضرت نوشہ گنج بخش کی اولادِ امجاد میں سے دو فرزند اور ایک دختر یادگار تھے۔ ان میں حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق مصنّف جوامع الاسرار کو اپنی زندگی میں اپنا نائب وجانشین بنادیا تھا[1]۔ انھوں نے ۲۹ برس بحیثیت سجادہ نشین رہ کر ۱۵ ذیقعد ۱۰۹۳ھ/۱۶۸۳ء میں وفات پائی[2] اور آج تک اُن کی اولاد میں منصبِ سجادگی چلا آتا ہے۔ اس وقت کتاب ہذا گنج شریف کے جامع حضرت سید شرافت نوشاہی مدظلہ صاحبِ شریف التواریخ سجادہ نشین ہیں۔

دُوسرے فرزند سید محمد ہاشم (ف ۲۲۔ ذی الحجہ ۱۰۹۲ھ/۱۶۸۲ء) تھے[3]۔

خلفاء

آپ کے خلفاء جو بلاواسطہ آپ سے بیعت تھے اور مختلف ممالک و علاقوں میں تبلیغ اسلام کے فرائض انجام دیتے رہے ان کی تعداد تین سو سات ہے[4]۔ ان میں سے بعض کا یہاں ذکر کیا جارہا ہے:

۱۔ مولانا کمال الدین محمد کشمیری سیالکوٹی	ف ۱۰۱۷ھ/۱۶۰۸ء	شریف التواریخ ج ۳ حصہ ۱ صفحہ	۲۰۶
۲۔ شیخ معروف چشتی فریدی سوہدرہ	ف ۱۰۳۱ھ/۱۶۲۲ء	״	۲۹۶
۳۔ مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی	ف ۱۰۶۷ھ/۱۶۵۶ء	״	۳۱۹
۴۔ شیخ مٹھا مجذوب کنجاہ	ف ۱۰۷۶ھ/۱۶۶۵ء	״	۳۳۴

---

[1] محمد حیات نوشاہی: تذکرہ نوشاہی قلمی ص ۱۶۳، محمد اشرف: کنز الرحمت، مطبوعہ ص ۱، محمد ابراہیم جالندھری: کلید گنج الاسرار قلمی

[2] گل محمد نوشاہی: لطائف گل شاہی ص ۱۴۵، شرافت نوشاہی: شریف التواریخ ۲/ ۴۳-۵۶

شرافت نوشاہی: خلیفہ اعظم معروف بہ مقامات برخوداریہ قلمی مملوکہ مصنف مدظلہ

[3] گل محمد نوشاہی: لطائف گل شاہی ص ۱۴۶، شرافت نوشاہی: شریف التواریخ ۲/ ۹۱۰-۹۱۹

[4] شرافت نوشاہی: شریف التواریخ ۱/ ۱۰۰۴-۱۰۱۱ (جہاں مفصل فہرست دی گئی ہے)

۵ - خواجہ فضیل وحی - افغانستان	ف ۱۰۷۶ھ/۱۶۶۵ء	شریف التواریخ ج ۳ حصہ ۱ ص	۳۰۶
۶ - شیخ حاجی مکتب دار سیالکوٹ	ف ۱۰۸۰ھ/۱۶۶۹ء	؍؍	۱۳۶
۷ - شاہ صدر دیوان - رکھ چھٹہ - گوجرانوالہ	ف ۱۰۸۱ھ/۱۶۷۰ء	؍؍	۲۶۳
۸ - شیخ تاج محمود سلیمانی - بھلوال	ف ۱۰۸۴ھ/۱۶۷۳ء	؍؍	۱۲۰
۹ - شیخ عبد الحمید گوجر	ف ۱۰۸۶ھ/۱۶۷۵ء	؍؍	۳۲۶
۱۰ - قاضی خوشی محمد کنجاہی	ف ۱۰۸۸ھ/۱۶۷۷ء	؍؍	۱۵۲
۱۱ - سید عبد اللہ بخاری لاہور	ف ۱۰۹۲ھ/۱۶۸۱ء	؍؍	۳۴۷
۱۲ - شیخ رحیم داد سلیمانی - بھلوال	ف ۱۰۹۳ھ/۱۶۸۲ء	؍؍	۱۶۲
۱۳ - شیخ محمد تقی مجذوب نوشہرہ	ف ۱۰۹۴ھ/۱۶۸۳ء	؍؍	۴۶۲
۱۴ - شیخ نانک مجذوب کیلاسکے	ف ۱۰۹۴ھ/۱۶۸۳ء	؍؍	۵۱۱
۱۵ - حافظ طاہر مجذوب - کشمیر	ف ۱۰۹۷ھ/۱۶۸۶ء	؍؍	۲۶۵
۱۶ - شیخ نور محمد سیالکوٹ	ف ۱۱۰۱ھ/۱۶۹۰ء	؍؍	۵۳۲
۱۷ - سید شاہ محمد شہید بھاکھری رہتاس	ف ۱۱۰۳ھ/۱۶۹۲ء	؍؍	۲۳۱
۱۸ - حافظ معموری مفتی ہیلان	ف ۱۱۰۸ھ/۱۶۹۷ء	؍؍	۵۰۳
۱۹ - قاضی رضی الدین کنجاہ	ف ۱۱۱۳ھ/۱۷۰۱ء	؍؍	۱۸۰
۲۰ - شیخ الہداد بھڑی	ف ۱۱۱۴ھ/۱۷۰۲ء	؍؍	۷۹
۲۱ - شیخ عبد الرحمٰن پاک بھڑی گوجرانوالہ	ف ۱۱۱۵ھ/۱۷۰۳ء	؍؍	۳۳۷
۲۲ - سید صالح محمد - چک سادہ - گجرات	ف ۱۱۱۸ھ/۱۷۰۶ء	؍؍	۲۴۷
۲۳ - شاہ فتا دیوان - ساگری ضلع جہلم	ف ۱۱۱۹ھ/۱۷۰۷ء	؍؍	۳۶۴
۲۴ - شاہ کنٹھ - لاہور	ف ۱۱۱۹ھ/۱۷۰۷ء	؍؍	۴۱۳
۲۵ - شیخ پیر محمد سچیار نوشہرہ ضلع گجرات	ف ۱۱۲۰ھ/۱۷۰۸ء	؍؍	۱۱۷
۲۶ - مولانا محمد محسن رہتاس	ف ۱۱۲۴ھ/۱۷۲۲ء کے بعد	؍؍	۴۷۰
۲۷ - مولانا شیخ فرخ محمد سنبھل	ف قبل از ۱۱۰۷ھ/۱۶۹۶ء	؍؍	

۲۸ - حافظ برخوردار شاعر - بُجّہ چٹھہ ف آخری عہد عالمگیر شریف التواریخ ج۳ حصہ ا ص ۹۷

۲۹ - شیخ عبداللہ چوکھی - ریاست جموں

۳۰ - سید شاہ محمد - قندھار و خراسان

۳۱ - شیخ نور محمد عاشق ہندوستان

۳۲ - میاں جام ماجھی سلطان سندھ " ۴۲۳

۳۳ - خواجہ لال اڈیرا - سندھ " ۴۱۸

تبلیغ اسلام و سلسلۂ نوشاہیہ

حضرت نوشہؒ نے ساری زندگی دین اسلام کی تبلیغ کی۔ اِس سلسلہ میں آپ پنجاب کے علاوہ سندھ اور دیگر ممالک مثلاً مصر اور عرب بھی گئے۔ آپ نے اپنے خلفاء کو تبلیغ کے لیے مختلف ممالک میں بھیجا جن کا ذکر گزشتہ صفحات میں کیا جا چکا ہے۔ حضرت نوشہ کے مصر جانے کا ذکر مولانا محمد ہاشم تھرپالوی نے اس طرح کیا ہے:

"وقتے بطریقِ سیاحان گردش کنان باطراف جہان بودم کہ اتفاق دیدن و رسیدن مرا در مصر افتاد"[1]

آپ کے سندھ جانے کا ذکر فقیر غلام محی الدین لاہوری نے بھی کیا ہے[2]:

شاعر

حضرت نوشہ گنج بخشؒ ایک ولیِ کامل اور شیخِ طریقت کی حیثیت سے کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ معلومہ اور مطبوعہ تذکروں میں آپ کے حالات و کمالات ملتے ہیں۔ لیکن شاعر کی حیثیت سے آپ کا تعارف نہیں کرایا گیا جس کی وجہ یہ ہے کہ خاندانِ نوشاہی کے حالات پر جو

---

[1] محمد ہاشم تھرپالوی: چہار بہار ۱۲۰۹ھ قلمی ص ۳۲

[2] فقیر غلام محی الدین: تشریف الفقراء قلمی ص ۲ (رک شریف التواریخ قلمی ۳/ حصہ پنجم ۲۰۰۔۹۵)

کتابیں ملتی ہیں ان میں آپ کو بطور شاعر پیش نہیں کیا گیا لیکن یہ کہنا غلط ہوگا کہ آپ نے کبھی شعر ہی نہ کہے ہوں۔ حضرت نوشہ گنج بخش کے شاعر ہونے کے متعلق ہمیں حسب ذیل روایات ملتی ہیں:

سیّد شاہ گل محمد بن سید عصمت اللہ نوشاہی (ف ۱۱۷۰ھ) نے لطائف گل شاہی[1] میں آپ کی ایک فارسی رباعی نقل کی ہے اور مولانا سید حافظ الٰہی بخش بن حافظ نور اللہ نوشاہی (ف ۱۲۵۳ھ) اپنے بیاض روضۃ الزکیہ[2] میں لکھتے ہیں:

"رباعی از حضرت نوشہ حاجی گنج بخش کہ ہنگام جوش واستفراغ فرمودہ ؎

منادی است در کوچہ می فروش | کہ امروز در ہر کہ یا بند ہوش
گریبانش گیرند و دامن کشند | کشاکش بدیوان مستان برند

جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ فارسی میں شعر کہتے تھے[3] نیز حضرت شیخ محمد ہاشم نوشاہی تھرپالوی نے چہار بہار (ملفوظاتِ حضرت نوشہؒ) میں رُوح ونفس وقلب کے متعلق چند فارسی شعر آپ کی زبان سے نقل کیے ہیں[4]۔

حضرت نوشہ گنج بخشؒ اُردو میں بھی گفتگو فرماتے تھے۔ رسالہ الاعجاز[5] اور تذکرہ نوشاہی[6] میں ہے کہ آپ نے کہا:

"چُپ کر بول نہیں۔"

حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے مشائخ بھی شاعر تھے۔ ان میں سے بعض کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

حضرت مخدوم سید شیخ محمد غوث حسنی جیلانی اوچی متخلص بہ قادری ف ۹۲۳ھ/۱۵۱۷ء

---

[1] گل محمد نوشاہی: لطائف گل شاہی قلمی مملوکہ مولانا سید شرافت نوشاہی

[2] سید الٰہی بخش حافظ: روضۃ الزکیہ قلمی مملوکہ مولانا سید شرافت نوشاہی

[3،4] شرافت نوشاہی: معارف تصوّف (حضرت نوشہ کا فارسی کلام) مجلہ بصائر کراچی اپریل تا اکتوبر ۱۹۷۰ء
محمد ہاشم تھرپالوی نوشاہی: چہار بہار قلمی مملوکہ سید شرافت نوشاہی

[5] احمد بیگ لاہوری: الاعجاز قلمی نسخہ ب ص ۲۵۱

[6] سید محمد حیات: تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ ج ص ۳۰۴

فارسی کے بہترین شاعر تھے ۔ ان کا دیوان قادری موجود اور مشہور ہے[1]۔ نیز شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی ان کے فارسی اشعار نقل کیے ہیں[2]۔

حضرت نوشہ کے شیخ طریقت حضرت شاہ سلیمان قادری بھلوالی ؒ ف ۱۰۱۲ھ/۱۶۰۴ء بھی پنجابی زبان میں شعر کہتے تھے۔ چنانچہ جب ان کی زندگی میں آخری مرتبہ حضرت نوشہ ان کی زیارت کے لیے بھلوال شریف حاضر ہوئے تو انھوں نے نہایت خوشی کے عالم میں یہ مصرعہ فرمایا :ے

آیا میرا ڈھولن چارے بنّے رکھ

چنانچہ شاہ سلیمان صاحب ؒ کا یہ موزون مصرعہ رسالہ الاعجاز نسخہ ب، تذکرہ نوشاہی اور کنزالرحمت میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ حضرت شاہ سلیمان ؒ نے حضرت نوشہ ؒ کو اپنے فیض سے معمور کرتے ہوئے یہ شعر کہے[3]:ے

لال میرا میرے گھر دا چانن میری پونجی مال تے مایا
عشقوں ڈٹھی میرے لال دی لالی سو بھی لال ہو آیا
لالو لال میرے لال دی رنگن رنگ روپ سوایا
شاہ سلیمان، نوشہ دا چولا لال گلال کرایا

حضرت نوشہ ؒ کے والد بزرگوار سید علاء الدین قادری بھی شاعر تھے۔ ان کی ایک فارسی غزل روضۃ الزکیہ میں سید حافظ الٰہی بخش نوشاہی (ف ۱۱۵۳ھ) نے تحریر کی ہے[4]۔

خاندانِ نوشاہیہ کے شعراء

حضرت نوشہ گنج بخش ؒ کی اولاد امجاد اور خلفا بھی شعر کا ذوق رکھتے تھے:

---

[1] دیوان قادری قلمی مخزونہ کتب خانہ دانش گاہ پنجاب لاہور نمبر ، ، ،

[2] عبدالحق شیخ : اخبارالاخیار

[3] بیاض خاندان فقیر صاحبان قلمی مخزونہ کتب خانہ دانش گاہ پنجاب ۔ لاہور

[4] الٰہی بخش حافظ : روضۃ الزکیہ قلمی

۱۔ حضرت نوشہ کے فرزند اکبر حضرت سید حافظ برخوردار (ف ۱۰۹۳ھ) فارسی اور پنجابی میں شعر کہتے تھے۔ لطائف گل شاہی میں ان کی دو[2] نظمیں در مدح حضرت شیخ عبد القادر جیلانی ملقب بہ غوث الاعظمؒ درج ہیں جن میں ایک فارسی اور دوسری پنجابی میں ہے۔ فارسی ستر[70] اشعار کی اور پنجابی کے بیالس[42] اشعار ہیں۔[1]

۲۔ حضرت شیخ عبد الرحمن پاک بھڑی والا (ف ۱۱۱۵ھ) کے متعلق رسالہ بخشش گدا[2] میں ایک روایت درج ہے کہ انھوں نے اپنے مرید و خلیفہ شاہ عصمت اللہ کو مخاطب کرکے ایک شعر کہا تھا۔

۳۔ قاضی خوشی محمد کنجاہی ف ۱۰۸۸ھ/ ۱۶۷۷ء خلیفہ حضرت نوشہ گنج بخشؒ فارسی اور پنجابی کے شاعر تھے۔ مرزا احمد بیگ لاہوری نے لکھا ہے:

"شعر فارسی و ہندی و پنجابی بسیار می فرمودند"۔[3]

محمد اسلم پسروری کا قول ہے:

"گوہران اشعار فارسی و ہندی آن بحر اسرار ہمہ آبدار"۔[4]

احمد علی سندیلوی نے مخزن الغرائب[5] میں، سید علی حسن خان نے صبح گلشن[6] میں اور مولوی محمد اشرف نے کنز الرحمت[7] میں ان کے شاعر ہونے کا تذکرہ اچھے الفاظ میں کیا ہے۔

۴۔ قاضی رضی الدین کنجاہیؒ خلیفہ حضرت نوشہ گنج بخش ف ۱۱۱۳ھ/ ۱۷۰۱ء بھی فارسی میں شعر کہتے تھے۔ رسالہ الاعجاز[8] میں اُن کی ایک نظم ملتی ہے جس کا مطلع یہ ہے:

---

[1] گل محمد نوشاہی: لطائف گل شاہی قلمی

[2] یہ رسالہ سید عمر بخش رسول نگری ف ۱۳۱۱ھ کی تصنیف ہے۔

[3] احمد بیگ لاہوری: رسالہ الاعجاز قلمی نسخہ ب ص ۲۳۷

[4] محمد اسلم پسروری: فرحۃ الناظرین۔ مشمولہ اورینٹل کالج میگزین۔ لاہور مئی و اگست ۱۹۲۸ء

[5] احمد علی ہاشمی: مخزن الغرائب قلمی ورق ۱۰۱

[6] علی حسن خاں: صبح گلشن ص ۱۵۶

[7] محمد اشرف نوشاہی: کنز الرحمت ص ۹۵

[8] احمد بیگ لاہوری: رسالہ الاعجاز قلمی نسخہ ب ص ۸۶

ایں زبان ناطق آنجا گنگ بود
پا تے ایں تدبیر گفتن لنگ بود

ایک قلمی بیاض[1] میں ان کی ایک پوری غزل ملتی ہے۔

۵۔ حضرت خواجہ فضیل کابلی ف ۱۰۷۶ھ/ ۱۶۶۵ء جن کا تخلص وحی تھا۔ فارسی اور پشتو میں شعر کہتے تھے۔ مرزا احمد بیگ لاہوری[2] اور حافظ محمد حیات نوشاہی[3] نے ان کی ایک رباعی نقل کی ہے۔ اس کے علاوہ علامہ محمد ماہ صداقت کنجاہی[4] اور سید حافظ الٰہی بخش[5] نے بھی ان کی چند رباعیات نقل کی ہیں۔ مولانا شاہ فخر الدین چشتی نظامی دہلوی ف ۱۱۹۹ھ/ ۱۷۸۵ء نے فخر الطالبین[6] میں خواجہ فضیل کے ایک شعر کی تشریح کی ہے۔

۶۔ قاضی حافظ برخوردار رانجھہ والے (متوفی اواخر عہد عالمگیر) پنجابی کے مشہور شاعر تھے۔ اُن کی تصانیف میں سے قصۂ یوسف زلیخا، قصۂ سسّی پنّوں اور قصۂ مرزا صاحباں کئی مرتبہ چھپ کر شائع ہو چکی ہیں۔

مندرجہ بالا مبحث کے پیش نظر قارئین بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضرت نوشہ گنج بخش رح نے جس ماحول میں پرورش پائی وہ کس قسم کا تھا آپ نے اپنے مشائخ عظام کو شعر کہتے سُنا اور دیکھا اس لیے ناگزیر تھا کہ آپ خود شعر کہیں اور آپ کے معتقدین بھی طبع آزمائی کریں۔

اندرونی شہادتیں

کتاب کے اندرونی شواہد بھی گنج شریف کے حضرت نوشہ گنج بخش کی تصنیف ہونے پر دلالت

---

[1] بیاض قلمی ذخیرہ آذر کتاب خانہ دانش گاہ پنجاب لاہور نمبر ۱۶۱ - ورق ۲۴

[2] احمد بیگ لاہوری: رسالہ الاعجاز قلمی نسخہ ب ص ۸۵

[3] سید محمد حیات حافظ: تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ ج ص ۸۹

[4] صداقت محمد ماہ: ثواقب المناقب قلمی ص ۱۵۳

[5] الٰہی بخش حافظ: روضۃ الزکیہ قلمی

[6] فخر الدین دہلوی: فخر الطالبین جامع نور الدین حسین خان ص ۳

کرتے ہیں۔ یہ شواہد حسب ذیل ہیں:

(ا) کتاب کے متعدد اشعار میں آپ نے نوشہ، حاجی نوشہ اور نوشہ قادری بطور تخلص استعمال کیا ہے، ملاحظہ ہو:

۱۔ مرشد دسے ہس ہس لہیا حاجی نوشہ کہے پکار (رسالہ صفت پروان)

۲۔ کلمہ جیہا متر نہ کوئی حاجی نوشہ کرے بیان (کلمہ ینتھ)

۳۔ حاجی نوشہ چڑھیا سچ بہاز تے (موج لہر)

۴۔ انت نہ پایئے کِت ول جائیے حاجی نوشہ کہے پکار (وحدت پروان)

یہ بات بخوبی واضح ہے کہ قادری سلسلہ میں "حاجی نوشہ" نام کا کوئی دوسرا شخص نہیں ہوا نیز جیسا کہ شروع میں بتایا جاچکا ہے کہ "حاجی" آپ کے نام کا جز تھا۔

(ب) آپ نے اکثر جگہ نوشہ قادری بھی تخلص استعمال کیا ہے:

۱۔ آکھے نوشہ قادری قادر نال سدھا ہو (اخلاص پروان)

۲۔ آکھے نوشہ قادری حاکم آپ خدا (اسماءالحسنیٰ)

۳۔ آکھے نوشہ قادری جو مرشد کہے سو من (اقرار پروان)

۴۔ آکھے نوشہ قادری اسیں عاجز فقیر (بندہ پروان)

۵۔ آکھے نوشہ قادری مرشد نال سدھا ہو (اتفاق پروان)

اسی طرح اس کتاب میں سینکڑوں مرتبہ نوشہ قادری آتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ قادری خاندان میں سوائے حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے اور کوئی بزرگ نوشہ نام نہیں گزرا۔

(ج) اپنے مرشد کی تعریف میں جابجا اشعار کہے ہیں، ملاحظہ ہو:

۱۔ مہر مرشد کی کیمیا پربت کرے رووال
برکت شاہ سلیمان دی نوشہ بھیا نہال (اقرار پروان)

۲۔ حضرت کے اصحاب امرا تن کے اگوانی اور فقرا
ان میں ایک نوشہ فقیر جس کا پیر پیر دستگیر
مرشد حضرت شاہ سلیمان جا کی دھانک ہند خراسان (منت تھانا)

۳۔ شاہ معروف، معروف جگ اندر ولی شاہ سلیمان قلندر

نوشہ طالب ہے درگاہی خادم مرشد پاک نگاہی (کرسی نامہ)

۴۔ مرشد شاہ مبارک تارک مرشد شاہ معروف

مرشد شاہ سلیمان قلندر سب صفتاں موصوف (کرسی نامہ)

(د) حضرت نوشہ کے ایک خلیفہ حضرت پیر محمد سچیار نوشہروی تھے جنھیں حضرت نے جا بجا "سچیار" کے لقب سے مخاطب کیا ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ کلام حضرت نوشہ ہی کا ہے، ملاحظہ ہو:

۱۔ آکھے نوشہ قادری توں سُن سچیارا (شریعت پرکاس)

۲۔ ذکر نہ موہوں آکھنا سُن پیارے سچیار (صدق پردان)

۳۔ نوشہ کہے پکار سُن پیارے سچیار (صفت نامہ)

(ھ) گنج شریف کے پنجابی اشعار میں اکثر جگہ علاقہ بار (تحصیل پھالیہ ضلع گجرات پنجاب) کی زبان استعمال کی گئی ہے جو حضرت نوشہ گنج بخش کا آبائی گاؤں تھا۔ ملاحظہ ہو:

۱۔ اصحاب رسولؐ میں ہے: ؎

اصحاباں آپ وچ آہی خیر ناہا مُول اُنہاں وچ وَیر

ہک دوئے تے آہے فدا ہک دوسرے توں ناہے جدا

جنگاں دے وچ آہے رفیق اونہاں آہی چنگی توفیق

آپس اندر آہے ہک ناہا مول اونہاں وچ پھک

ناہی گل اونہاں وچ غیر آپ وچ رہندے نِروَیر

نوشہ کہے پکار پکار میں منے سب حضرت دے یار

ان اشعار میں مستعمل الفاظ آہی، آہے، ناہا، ناہی، ناہے، ہک، پھک، وَیر خاص طور پر علاقہ بار میں بولے جاتے ہیں۔

۲۔ التجا و دعا میں ہے: ؎

توہیں بن ہور نہ میرا رتا جتھے کہاں تھائیں

توہیں سجن توہیں پردے کجن پردہ پا لنگھائیں

اسس شعر میں تو ہیں، جھتے، تنھے اور سجن اسی علاقہ میں بولے جاتے ہیں۔

۳ - انبرت کلمہ میں ہے: ؎

ہکو ہک پچھانیاں ہک دی رکھی چاہ

۴ - جنگ پروان میں ہے: ؎

جے ہک مومن جنگ وچ دونہہ کافراں نال لڑے
بھجے ناہیں دونہہ توں اڑ دیاں نال اڑے
اللہ پاک فرمایا اوہ غالب ہوسی ہک
مارسی دوہاں کافراں لاہسی من دی چھک

۵- دیگر ؎

ہک سمیں ڈو مرد مسافر رل اُٹھ چلے راہے
ہک لماں ہِک مدھرا آہا ہکو جیڈے ناہے
اگوں آیا نالا ڈونگھا نال زورے دے وگے
اپنا آپ سمھال اوہ دونویں نالا لنگھن لگے

۶ - دنیا الپ پرمان میں ہے ؎

دیکھ رنگی دے رنگڑے ایہ منوا ناں پرچا
دنیا دَل چھل جال ہے دھوکھے جیو نہ پا

۷- صفت پروان میں ہے: ؎

لٹ لٹ لاٹ بلندڑیے توں کس لاٹو دی لاٹ

ان اشعار میں مندرجہ ذیل الفاظ ٹھیٹھ پنجابی علاقہ بار کے ہیں:

بھجے ناہیں، اڑدیاں نال اڑے، غالب ہوسی ہک، لاہسی من دی چھک، ہک لماں ہِک مدھرا آہا ہِکو جیڈے ناہے، نال زورے دے وگے۔

بار میں بعض لفظوں کے ساتھ یائے مجہول لگاتے ہیں۔ مثلاً:

زور دے نال	زورے دے نال
گڈ دی روڑی	گڈے دی روڑی

بہرحال ہم بطریقِ احسن ثابت کرسکتے ہیں کہ گنج شریف کی زبان کا زیادہ حصّہ علاقہ بار میں بولی جانے والی زبان کا ہے جو حضرت نوشہ کا آبائی گاؤں تھا۔

اردو ادب میں گنج شریف کا مقام

حضرت نوشہ گنج بخش پنجاب کے پہلے اُردو اور پنجابی کے صاحبِ دیوان شاعر ہیں۔ اس وقت تک اردو ادب کی تاریخ میں جس صاحبِ دیوان شاعر کو اولیت حاصل ہے وُہ محمد قلی قطب شاہ[1] (۹۷۳ھ - ۱۰۲۰ھ) ہے، حضرت نوشہؒ محمد قلی قطب شاہ سے چودہ[۱۴] سال پہلے پیدا ہُوئے اور اس کی وفات سے چوالیس[۴۴] سال بعد وصال فرمایا۔

گنج شریف کی اشاعت سے اردو ادب کی تاریخ میں یقیناً ایک نئے باب کا اضافہ ہُوا ہے۔ اکبری اور جہانگیری عہد کے لسانی ادب کے بے شمار الفاظ پہلی مرتبہ اس کتاب کے ذریعہ منظرِ عام پر آ رہے ہیں۔

گنج شریف کی لسانی تحقیق کو ہم اردو ادب کے محققین پر چھوڑتے ہیں۔

گنج شریف اور گرنتھ

سلسلۂ نوشاہیہ کے اکابر اور سکھوں کے گرو صاحبان کے مابین علمی روابط شروع سے ہی تھے۔ حضرت نوشہ گنج بخش کے مرشد شاہ سلیمان بھلوالیؒ اور گورو ارجن کی ملاقات لاہور میں ہُوئی تھی[2] نیز گورو ہرگوبند کشمیر کی سیر کو جاتے ہُوئے حضرت نوشہ صاحب کی خدمت میں ان کے دار الارشاد ساہن پال میں حاضر ہُوئے تھے۔ بُوٹے شاہ لکھتا ہے:

"پس از مدتی گورو ہرگوبند بعزم سیر و گلگشت خطۂ کشمیر برآمدہ از دریائے چناب

---

[1] محمد قلی قطب شاہ حاکم گولکنڈہ کا کلیات محی الدین قادری زور کے مقدمہ اور تصیح کے ساتھ حیدر آباد دکن سے ۱۹۴۰ء میں چھپ چکا ہے۔

[2] گیان سنگھ گیانی: تواریخ گورو خالصہ (شمشیر خالصہ) حصہ ۱ ص ۹۰۲ مطبوعہ ۱۸۹۲ء

عابر شدہ بحصول ملازمت حاجی نوشہ شاہ صاحب سلیمان حاصل نمود و از انجا بطی مسافت پرداختہ درکشمیر جنت نظیر رسید۔"[1]

گنج شریف اور گرنتھ معاصر کتابیں ہیں ان کی زبان میں بھی مماثلت ہے۔ مگر دونوں کا اندازِ فکر بالکل مختلف ہے گرنتھ میں عمومی پند و نصائح ہیں لیکن گنج شریف میں تصوف، مسائل فقہ اور عقائد اسلام کی توضیحات بھی کی گئی ہیں۔ ان دونوں کتابوں کی لسانی تحقیق کے مسئلہ کو ہم ماہرینِ لسانیات پر چھوڑتے ہیں۔

گنج شریف پر اجمالی نظر

گنج شریف اردو اور پنجابی کے چھ ہزار چار سو اشعار پر مشتمل ہے جس میں اردو حصّہ کے دو ہزار چار سو اور پنجابی کے چار ہزار اشعار ہیں۔

گنج شریف نہ صرف اردو اور پنجابی ادب کی کتاب ہے بلکہ اکبری، جہانگیری اور شاہجہانی دور کی ایک مذہبی کتاب ہے۔ خاص طور پر اکبری دور کے الحاد، ہندوؤں کے تفوق اور مذہبی بے راہ روی کے خلاف حضرت نوشہ نے جو تبلیغ کی، یہ کتاب اس کی آئینہ دار ہے۔

آپ کا سارا کلام قرآن وحدیث کے مفہوم کی ترجمانی کرتا ہے۔

شریعت کے احکام، کلمہ طیبہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد فی سبیل اللہ، ترک حرام، سخاوت اور نصائح وغیرہ۔

طریقت کے احکام میں ادب وتعظیم، تواضع وانکسار، عشق ومحبت، صدق و صفا، اخلاقِ حسنہ اور خدمتِ خلق۔

حقیقت کے احکام، خوف ورجا، تسلیم ورضا، جذبہ وسلوک۔

معرفت کے بیان میں تجلّیِ ذاتِ حق، ذکر وفکر، رجوع الی اللہ، مراقبہ ومحاسبہ،

---

[1] بوٹے شاہ غلام محی الدین: تاریخ پنجاب قلمی مخزونہ کتب خانہ دانش گاہ پنجاب لاہور نمبر ۸ III/۸۶/APe ورق ۱۶۱ ب۔

گیان اور عرفان، وحدت الوجود اور یقین وغیرہ کو ایسے اسلوب سے بیان فرمایا ہے کہ قلوب متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ہندوؤں اور سکھوں کو ان کے اکابر رام چندر، کرشن جی، راون، برہما، نانک، ارجن وغیرہ کی مثالیں دے کر اسلام کے حقائق و معارف اور اس کی صداقت سے روشناس کرایا ہے۔

ہندو مذہب کے مسائل آواگون (تناسخ) کی خوب عقلی تردید کی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اکثر ہندوؤں نے اسلام قبول کیا ہوگا۔ اسلام کی تبلیغ تو آپ کا نصب العین تھا ہی مگر اس کے ساتھ ساتھ شعوری یا غیر شعوری طور پر آپ سے ادب کی جو خدمت ہوئی ہے وہ ایک ناقابلِ فراموش کارنامہ ہے۔

یہاں اس کے پیشِ نظر اردو حصہ کے کچھ فوائد کا تفصیلی ذکر کیا جاتا ہے:

(۱) اردو کلام کے اوزان

حضرت نوشہ گنج بخشؒ نے اپنے اردو کلام میں مندرجہ ذیل پچیس[۲۵] اوزان میں اشعار لکھے ہیں۔ ہر ایک بحر کا ایک ایک شعر یہاں لکھا جاتا ہے:

(۱)

صاحب ستار، پاک پروردگار نِرا کار نِرادھار نِر بھنگ نِر بان ہے
نِر بھو نِر وَیر سَرب سُکھ سدا خیر او س خوشی ہے نہ غیر بے نشان بے مکان ہے (توحید رو ان)

(۲)

ہے کرپال دیال تعال اَچل اَٹل اجُول اُجالا
رب الب الوبھ اردگ اسوگ اجوگ اجل جلالا (حمد پروان)

(۳)

گرب روگ مہا بیماری مرشد ملے ہوئی کاری
گرب ارب کھرب گاری گرب سَرب پاپ ہے (دگرب رسالہ)

(۴)

آئے ہیں قلندر جگ اندر یگ کاڈھ کے چھٹا کھوائے سب راؤں کے راؤ کا
گرجے جل تھل جلال ڈنکا کڑکا کے دوڑے ابدال لے منصب امراؤ کا

(مہدی نامہ)

(۵)

سرن پڑے کو راکھ لئیں گے کچھو نہ دُکھ لگاویں گے
جو ہم ساتھ گے اڑھکے گا مار پچھاڑ گراویں گے (مہدی نامہ)

(۶)

یاد حق کی آچھی کہتے ہیں دم یاد سوں جوڑتا کوئی ہے
دنیا بُری سب جانتے ہیں بُری جان کے چھوڑتا کوئی ہے (یادنا دبیان)

(۷)

دیکھ قدرت کے کھیل پیارے دیکھ قدرت کے کھیل
آپے دیا آپے باتی آپے لاٹ اور تیل (توحید پروان)

(۸)

مرشد پاک کیا کھسمانا نوشہ نام سمھالا
ناں وہ جنماں ناں وُہ مرتا ناں بڈھا نہ بالا (حمد پروان)

(۹)

جان بوجھ اجان بھئو جان بوجھ اجان
جھوٹھ سنگ بھر لاگ رہیو موڑھ سانچ جان (گیان پرکاس)

(۱۰)

دھن دھن گرپال دیال پرت پالن ہارا
چکر دھار سنسار چار جگ توا اُبارا

(مہدی نامہ)

(۱۱)

چت چت آچت چت رکھ سا ریا
دین دیال دُکھ ٹال سُکھ دھن مال ودیا (سوبھا پروان)

(۱۲)

حاجت غرض نہ تاہ ناں کچھ تاہ ضرور ہے
کہے فقیر نوشاہ وہ سب کلا بھرپور ہے (سوبھا پروان)

(۱۳)

چلتا دیکھا کاندھ پہ وڑھتا کرے سو ناں گرے
نوشہ کہے خیال کر جب من پھرے تو پگ پھرے (یوگ ودیا)

(۱۴)

پڑھے مومن پڑھے مومن چڑھے مومن پاک
کافراں کا مُنہ کالا پڑے مکھ موں خاک (کلمہ بیان)

(۱۵)

ایک اوّل ایک آخر ایک باطن ظاھرا
ایک حاضر ایک ناظر ایک اندر باھرا (واہگک دریائی)

(۱۶)

بھیکھ بھیکھ موں دیکھ دیکھ دیکھا حق نوشہ
جگت سگت کا ستاہ کرن ہار ایک اللہ (حمد پروان)

(۱۷)

چشمہ آب حیات کا خضر پئی جس بُوند
نوشہ وہ تو تجھ موں مائی سوں مت ڈھونڈ

(آب حیات)

(۱۸)

بن خاوند کے حکم ذرہ ہک برگ نہ ڈولے
جو کچھ آپ بُلاوے سو کُچھ رسنا بولے (حکم پرکاس)

(۱۹)

ہم درویش اللہ کے درویشی جانیں
راجے پرجے کسی کی ہر آن نہ مانیں (درویش پرکاس)

(۲۰)

سب کلاماں کلام مرشد کی کلام ہے
سرناماں کے نام قادر پاک کا نام ہے

(۲۱)

اے ساچے صاحب سلطان
دے مجھ کو درویشی دان (آپا چلتر)

(۲۲)

بھُول گئو تھاں بھُولا منواں
بھرم ڈولائے ڈولا منواں (الٹا گاؤں)

(۲۳)

نوشہ جیو سروپ ہے
تا کو ایک نہ روپ ہے (حمد پروان)

(۲۴)

بن مرشد اور نہ مانیا
بن مرشد اور نہ جانیا (مرشد ماننا)

(۲۵)

جا کی صفت بے انت انت نہ یا کی ذات کا
نوشہ ساچا کنت ساچے پاویں ساچ موں (حمد پروان)

(۲) حضرت نوشہ صاحب نے اپنے اردو کلام میں مختلف عنوانات رکھے ہیں، بعض مضمون کے لحاظ سے اور بعض اصنافِ شعر کے لحاظ سے۔

مضمون کے لحاظ سے عنوانات یہ ہیں:

اوّل: یاد - بمعنی ذکر

دوم: ناد - بمعنی آواز و سرود

سوم: چوپئی - یہ موج لہر کے بحر میں ہے۔

اور اصنافِ شعر کے لحاظ سے یہ عنوانات ہیں:

اوّل: اٹ - اس کی ردیف مصرع کے درمیان ہوتی ہے۔

دوم: پوڑی - یہ تین اشعار ہوتے ہیں۔

سوم: جھولنا - چار مصرع ہوتے ہیں - بحر ذرا طویل ہے۔

چہارم: چھپیہ - یہ چھ مصرعوں کا ہوتا ہے - کبھی سب مصرعوں کی ردیف ایک، کبھی ہر مصرع کا قافیہ الگ ہوتا ہے۔

پنجم: دوہرہ - دو مصرعوں کا ہوتا ہے یعنی بیت، شعر

ششم: سویہ - یہ قافیہ وار چار مصرعوں کا ہوتا ہے۔

ہفتم: غزل - ہر دُوسرے مصرع کی ردیف ملتی ہے۔

ہشتم: کبت - چار مصرع کا ہوتا ہے۔ اس کا مطلب شعر، نظم اور قطعہ ہے (ہندی اردو لغت ص ۳۴۸)

(۳) اردو کلام میں موسیقی کے یہ راگ استعمال کیے ہیں:

بلاول، دھناسری، گوری، تلنگ، شہانہ، مارو

ممدوحینِ حضرت نوشہؒ

حضرت نوشہ گنج بخشؒ نے اپنے کلام میں نعت حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، مدح حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی، حضرت شاہ سلیمان بھلوالی،

حضرت حیات المیر، شاہ مدار، مخدوم سیّد مبارک حقانی گیلانی اوچی اور مخدوم شاہ معروف چشتی خوشابی کے مناقب بھی بیان فرمائے ہیں۔

حضرت مخدوم سیّد مبارک حقانیؒ

آپ مخدوم سیّد محمد غوث حسنی گیلانی اوچی (ف ۹۲۳ھ/۱۵۱۷ء) کے فرزند، مرید اور خلیفہ تھے۔ آپ مجذوبیت میں اوچ سے نکل کر خوشاب کے جنگل چلے گئے جہاں حضرت مخدوم شاہ معروف چشتی خوشابی کو فیض یاب کیا[۱]۔ مخدوم سیّد مبارک حقانی کا انتقال ۹۵۶ھ/۱۵۴۹ء میں ہوا، مزار اوچ میں ہے۔

مخدوم شاہ معروف خوشابیؒ

شیخ آدم کے بیٹے تھے اور حضرت بابا فریدالدین گنج شکر کی اولاد سے تھے[۲]۔ ۱۰ محرم الحرام ۹۸۷ھ/۲۶ فروری ۱۵۸۰ء میں فوت ہوئے۔ مزار خوشاب میں ہے۔

سخی شاہ سلیمان نوری بھلوالیؒ

آپ شیخ عبداللہ معروف بہ میاں منگو قریشی کے صاحبزادے تھے۔ ۹۱۴ھ/۱۵۰۸ء میں پیدا ہوئے اور ۲۷ رمضان المبارک ۱۰۱۲ھ/۲۸ فروری ۱۶۰۴ء کو فوت ہوئے[۳]۔ آپ حضرت نوشہ کے مرشد تھے۔ مزار بھلوال ضلع سرگودھا میں ہے۔

---

[۱] احمد بیگ لاہوری: رسالہ الاعجاز قلمی نسخہ الف ص ۸-۱۷، محمد ماہ صداقت: ثواقب المناقب ۱۴-۱۷، محمد حیات نوشاہی: تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ ج ص ۲۹، علی اصغر گیلانی: شجرۃ الانوار قلمی کتب خانہ دانشگاہ پنجاب، شرافت نوشاہی: شریف التواریخ ۱/۸۴۵ - ۸۵۲

[۲] ایضاً

[۳] الٰہی بخش حافظ سید: روضۃ الزکیہ قلمی ، عمر بخش رسول نگری: مناقبات نوشاہیہ قلمی ص ۸،

ہندومت کا ردّ

آپ نے ہندؤوں کے مشہور عقیدۂ تناسخ کا خوب ردّ کیا ہے اور مستقل رسائل اس موضوع پر تصنیف فرمائے ہیں، ان میں اواگون متھیا قابلِ ذکر ہے۔

اس کے علاوہ بھی ہندومت کے خلاف آپ کی تبلیغی کوششیں جہاد کی حد تک شدید تھیں آپ نے ہندومت کا جس طرح رد کیا ہے اس میں آپ اپنے معاصرین میں ممتاز نظر آتے ہیں۔ بعض اشعار ملاحظہ ہوں:

ے

کون سچیار مرشد سچیار — کافر کُش مرد دیندار
مرد سچیار دین موں رہے — کافر ملیچھ کوں لعنت کہے
ملے نہ کافراں ملے تو لڑے — منافق چُن مارے اڑے سوں اڑے
مرے تو شہید مارے تو غازی — سچیاروں کی کار جنگ بازی
جنگ دین جنگ آئین — جنگی جیتے رُوئے زمین
نوشہ کہے درویشِ الٰہی — مرد سچیار فقیر سپاہی

(شرع پروان)

حضرت نوشہؒ کے نزدیک ہندؤوں میں جو ذات پات اور اُونچ نیچ کی تمیز ہے لایعنی ہے۔ اصل بات عمل نیک ہے۔

ے

اُتم برہمانہ چھتری سُودر ولیس نہ نیچ — کرنی ہے پروان ہے نوشہ درگاہ بیچ

(کرنی پروان)

ے

اتم نیچ کسے کو کہیے — اتم نیچ ایک سے لہیے
ہندو دھرم بڑا ہنکاری — ایک ایک کو دیت خواری
مسلمانی گھر ہے آسانی — مسلمان دوئی نہیں مانی

اوچ نیچ نہ کو کہلاوے ایک دوسر کا جُوٹھا کھاوے
ہِند ایک سے ایک سہی جِند ایک دوسر کی ہووے نہ نِند
کلمہ کہے سو ایک سا ہوتے کلمہ بھرم نہ چھاڈے کوتے
نوشہ کہے سُنو سچیارو
چلو دین پر ہمت نہ ہارو (مسلمان نامہ)

ہ

چھتری کہیں ہم باہی سوں ہوئے تاں ہتھیں کھنڈا ماریں
برہمن کہیں ہم مُکھ سوں ہوتے یا بدھ بید اُچاریں
میل پسینہ آئے باہی کو تا میں کیا بڈیائی
بُرا بھلا دویو مُکھ سوں کہیے یہ تو بات نہ بھائی (موت حیاتی)

جہاد بالکفار کی ترغیب

ہ

یہ فرمانا پیر کا سُن پیارے سچیار
نوشہ وہی مرید ہے جس کلمہ اور ہتھیار

ہ

وُہ سچیار جو کلمہ پڑھے لے ہتھیار گھوڑے پر چڑھے
وہ سچیار جو جنگ مچاوے مال کافر کا لُوٹ کر کھاوے
مرد سچیار کافر کا وَیری مرد سچیار مومن کا خَیری
(وار سچیار)

کافر کی دوستی سے اجتناب (دو قومی نظریہ)

کافر سوں یاری نہ کر بندے مسلمان جیسے سوں تیسا ملے نوشہ کرے بیان
(لوگ ویا)

حضرت نوشہ گنج بخشؒ اکابر صوفی شعراؒ سے متاثر ہیں۔ حضرت مولوی معنوی اور شیخ سعدی سے اثرپذیری کا یہ عالم ہے کہ اُن کے مضامین کو پنجابی میں بڑی خوبی سے منتقل کیا ہے تین مثالیں ملاحظہ ہوں :

مولانا رومؒ	نوشہ
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد	ایک نہ بگڑا بے ادب دیا جگت بگاڑ
بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد	اس جھگیا کی آگ نے کیا دیس اُجاڑ
	(یوگ ودیا)

سعدی	نوشہ
خلاف پیمبر کسے راہ گزید	چلے خلاف رسول کے لیوے اور ہی راہ
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید	منزل پہنچے مول ناں کہے فقیر نوشاہ
	(شرع پروان)

	نوشہ
ادب تاجیست از لطفِ الٰہی	تاج صاحب کی مہر کا نوشہ ادب پچھان
بنہ برسر برو ہر جا کہ خواہی	یا کوں سر پر راکھ لے آدر پائے جہان
	(یوگ ودیا)

گنج شریف کے عنوانات

پہلے حضرت سید شرافت نوشاہی مدظلہ نے گنج شریف کے عنوانات خود مرتب کرنا چاہے مگر بیاض نمبر ۴ میں مضامین کے عنوانات کی ایک فہرست مل گئی جس سے ثابت ہُوا کہ حضرت نوشہ نے ان اشعار کو ویسے ہی نہیں نظم فرمایا تھا بلکہ بطور رسائل ان کے نام بھی تجویز کر دیے تھے۔ چنانچہ مضامین متفرقہ کو حضرت شرافت نے ان ناموں کے تحت اکٹھا کیا اور نہایت ہی جامع فرہنگ بھی مرتب فرمائی۔

جیسا کہ ہم نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ گنج شریف کی تمام لسانی بحثوں کو لسانیات کے

ماہرین پر چھوڑ رہے ہیں تاکہ وہ اُس کی زبان پر مختلف زاویوں سے بحث کریں۔

نُسخ خطی

گنج شریف متعدد قلمی بیاضوں کی بنیاد پر مرتب کیا گیا ہے:

۱۔ خاندانی و آبائی بیاض متفرق محفوظ کتب خانہ ہائے اصحاب سلسلۂ نوشاہیہ
۲۔ بیاضِ تحسین۔ مخزونہ کتاب خانہ دانش گاہ پنجاب لاہور نمبر ۱۳۳۹
۳۔ بیاض مملوکہ پروفیسر قریشی احمد حسین احمد قلعداری۔ زمیندار کالج گجرات
۴۔ بیاض فقیر غلام محی الدین نوشاہی لاہوری (۱۱۶۶-۱۲۴۱ھ/ ۱۷۵۳-۱۸۲۵ء)

یہ بیاض لاہور کے فقیر خاندان کے مورث اعلیٰ فقیر غلام محی الدین بخاری لاہوری نوشاہی پر قندازی کی ہے۔ تشریف الفقراء[1] اور کشکول نوشاہی[2]، اسی نوشاہی خاندان کے سلوک پر اُنھوں نے تصنیف کی تھیں۔ وحدت[3] نامہ بھی تصوف کے موضوع پر ان کی اچھی کتاب ہے اس میں اپنا شجرۂ طریقت یہ لکھا ہے:

باز معروف و سلیمان تاجور — باز حاجی نوشہ والا گہر
باز سچیار از و حافظ لقب — باز از و عبدالغفور حق طلب
زو امانت شاہ مقبول خدا — زو غلام محی الدین شاہ و گدا

فقیر عزیز الدین بخاری (ف ۱۲۶۲ھ/ ۱۸۴۵ء) بن فقیر غلام محی الدین، مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وزیر تھے۔ رضا اور آزاد تخلص کرتے تھے۔ انھوں نے اپنے دیوان آزاد[4] میں حضرت نوشہ اور مرشدان حضرت نوشہ کے مناقب لکھے ہیں۔

---

[1] تشریف الفقراء مرتبہ سید شرافت نوشاہی۔ زیرِ طبع

[2] کشکول نوشاہی بھی مولانا سید شرافت نوشاہی مدظلہ نے مرتب کی ہے۔

[3] مثنوی وحدت نامہ قلمی ذخیرہ آذر کتب خانہ دانش گاہ پنجاب لاہور نمبر ۲۹۴

[4] دیوان آزاد قلمی مخزونہ کتب خانہ فقیر صاحبان اندرون بھاٹی دروازہ لاہور

فقیر غلام محی الدین کا فرزند اصغر خلیفہ نور الدین ف ۱۲۶۸ھ/۱۸۵۲ء رنجیت سنگھ کے عہد میں سیالکوٹ اور جالندھر کا گورنر تھا۔ اس نے اپنے دیوانِ منور[1] میں پندرہ اشعار کا ایک قصیدہ حضرت نوشہ کی مدح میں لکھا ہے جس کا مطلع یہ ہے:

ے

جناب حضرت نوشاہِ امجد

بود لطف تو بیروں از حد و عد

اس لیے مذکورہ بیاض فقیر غلام محی الدین میں جو "حاجی نوشہ" کا کلام ہے وہ بے شک و شبہ بانیِ سلسلۂ نوشاہیہ حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری کا ہے۔

گنج شریف کی ترتیب و تدوین میں اس بیاض سے زیادہ استفادہ کیا گیا ہے بلکہ اس کا زیادہ حصہ اس سے منقول ہے۔

اس بیاض کی روشنائی اور کاغذ کم از کم دو سو سال قدیم ہے۔

اس میں فقیر غلام محی الدین نے اپنے مرشد شاہ امانت مرزا کے اسم گرامی کے ساتھ "ادام اللہ تعالیٰ ظلال مجدہٗ" لکھا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ بیاض مرزا صاحب کی زندگی میں زیرِ تحریر تھا اور شاہ عبد الغفور جالندھری (ف ۱۱۸۶ھ) کے نام کے ساتھ قدس سرہٗ لکھا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ بیاض حدود ۱۱۸۶ھ/۱۷۷۲ء میں لکھا گیا۔

فقیر صاحبان چونکہ موروثی طور پر طبیب تھے اس لیے اس بیاض میں ان کے طبی نسخے بھی موجود ہیں۔ اس بیاض کے صفحات ۳۰۸، سطور فی صفحہ ۹، ۵، ۱۰ء۶/۱ × ۷" - اس وقت یہ اہم بیاض کتب خانہ دانش گاہ پنجاب لاہور میں محفوظ ہے۔

گنج شریف کے مرتب

حضرت سید شریف احمد شرافت نوشاہی مدظلہٗ[2] کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔

---

[1] فقیر نور الدین منور: دیوان منور۔ لاہور ۱۳۹۲ھ ص ۱۱۹

[2] حضرت سید شرافت کے احوال و آثار پر راقم کی مستقل کتاب شائع ہو چکی ہے۔

پیشِ نظر کتاب گنج شریف کی ترتیب وتدوین ان کا ایک ایسا کارنامہ ہے جسے دنیا کبھی فراموش نہیں کر سکے گی۔ آپ پنجاب کے جلیل القدر بزرگ حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری بانیِ سلسلہ نوشاہیہ اور کتاب ہذا کے مصنف کی اولادِ امجاد سے ہیں۔ آپ ۱۹ شعبان ۱۳۲۵ھ/ ۲۸ ستمبر ۱۹۰۷ء کو ساہن پال شریف ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ ہمہ وقت تصنیف وتالیف آپ کا مشغلہ ہے اور اس زمانے کے نشیب وفراز آپ کو ذرا بھی متاثر نہیں کر سکے۔ اس نابغۂ روزگار شخصیت کی تصانیف وتالیفات اور مرتبات ومترجمات کے مبیضات کی تعداد دو سو بیس[۲۲۰] تک پہنچ چکی ہے۔ ان میں سے زیادہ ضخیم وحجیم تالیف شریف التواریخ ہے جو تقریباً سات ہزار صفحات کو محیط ہے۔ یہ اہم کتاب سلسلۂ نوشاہیہ کے بزرگوں کا مفصل تذکرہ ہے جو ہنوز طبع نہیں ہوا ہے۔

حیات حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے اہم سنین

۹۵۸ھ / ۱۵۵۱ء — سیّد علاء الدینؒ (والدِ حضرت نوشہؒ) حج کے لیے گئے اور جاتے ہوئے بچے کی ولادت کی خبر دی اور "حاجی محمد" نام رکھنے کا حکم دیا۔

حضرت شاہ سلیمان قادری بھلوال سے گھوگانوالی تشریف لائے اور حضرت نوشہ کی ولادت کی خوش خبری دی۔

۹۵۹ھ — یکم رمضان المبارک کو حضرت نوشہؒ کی ولادت ہوئی اور آپ کا اسم گرامی حسب الحکم والد بزرگ حاجی محمد رکھا گیا۔

اسی وقت بابائے علیی حضرت شاہ سلیمان تشریف لائے اور آپ کو فیض یاب کیا۔

۹۶۰ھ — گہوارہ والی کرامت کا ظہور ثواقب المناقب میں ہے کہ اس وقت آپ کی عمر چند ماہ تھی لیکن خزینۃ الاصفیاء میں نو ماہ لکھی ہے۔

۹۶۱ھ — حضرت نوشہ اپنے گھر کے صحن میں زانوؤں کے بل چلنے لگے۔

۹۶۲ھ — امر الٰہی سے آپ کے گھر ایک دو مویشی روزانہ مرنے لگے۔ حضرت شاہ سلیمان

تشریف لائے وجہ بتائی کہ مویشیوں کا گوبر حضرت نوشہ کو لگتا ہے تو وہ مرجاتا ہے اس لیے ان کا انتظام الگ کیا جائے۔

۹۶۳ھ آپ کے والدِ ماجد حج سے واپس آئے تو آپ کی ولایت کے آثار ظاہر تھے۔ شاہ سلیمان بھی تشریف لائے۔

۹۶۴ھ آپ کے چھوٹے بھائی سید اسمٰعیل پیدا ہوئے۔

۹۶۵ھ آپ نے اپنے والد سے تحصیلِ علم شروع کی۔

۹۶۶ھ آپ کے والد ساتویں حج کے لیے تشریف لے گئے۔

۹۶۷ھ والدہ ماجدہ بی بی جیونی اور عمِ بزرگوار شیخ رحیم الدین آپ کی تربیت میں کوشاں نظر آتے ہیں۔

۹۶۸ھ آپ کے چھوٹے بھائی سید اسمٰعیل کچھ بیمار ہو گئے۔

۹۶۹ھ آپ نے اپنی والدہ سے کہا کہ اسمٰعیل اس لیے بیمار رہتا ہے کہ آپ اُسے مکھن زیادہ دیتی ہیں اور مجھے کم۔ آج اگر سارا مکھن مجھے دے دیں تو بہ تندرست ہو جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ آپ نے وُہ مکھن فقراء میں تقسیم کر دیا۔

۹۷۰ھ آپ کے والد ساتویں حج سے واپس آئے۔

۹۷۱ھ آپنے فنِ طب اور فنِ زرنگاری کے متعلق کچھ سیکھا۔

۹۷۲ھ تیر اندازی اور فنونِ جنگ میں مہارت حاصل کی۔

۹۷۳ھ موضع گھوگا نوالی پر ڈاکوؤں کا حملہ اور آپ کی تیر اندازی سے فتح حاصل ہونا۔

۹۷۴ھ ان دنوں قبائلی جنگیں عام تھیں آپ جس قبیلہ کے ساتھ ہوتے وُہ جیت جاتا۔

۹۷۵ھ آپ تارک الدنیا ہو کر جنگل میں چلے گئے اور چار سال یہی حالت رہی۔

۹۷۶ھ آپ کا درختوں کے پتوں سے روزہ افطار فرمانا۔

۹۷۷ھ ایک جاٹ کا آپ کے لیے جنگل میں طعام اور دودھ بھیجنا۔

۹۷۸ھ جنگل میں ترک و تجرید

۹۷۹ جنگل میں ایک پرانا کنواں تھا جسے پنجابی میں ڈل کہتے ہیں اس میں آپ نے

چلہ کیا وہاں ہاتف غیبی نے آپ کو نوشہ کے لقب سے پکارا۔

۹۸۰ھ چار سال کے بعد آپ کے والدین آپ کو جنگل سے واپس لائے۔

۹۸۱ھ عقدِ حضرت نوشہ بدختر سیّد شاہ فتح محمد ساکن نوشہرہ تارڑاں ضلع گجرات۔

۹۸۲ھ مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے آپ کو حافظ قائم الدین اور حافظ بڈھا قاری کی نگرانی میں دے دیا۔ (موضع جاگو تارڑ کے درس میں)

۹۸۳ھ شینچا رانجھا کی فصل میں کٹائی کے لیے آپ تشریف لے گئے۔

پنجاب میں قحط نمودار ہوا۔

۹۸۴ھ آپ کے والد گھوگانوالی سے آپ کو ملنے کے لیے نوشہرہ تارڑاں آئے۔

آپ نے نوشہرہ میں درس تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔

۹۸۵ھ صاحبزادہ برخوردار بن حضرت نوشہ کی ولادت۔

۹۸۶ھ حضرت نوشہ نے پہلی مرتبہ لاہور کا سفر کیا۔ فرید بخاری کی مسجد میں آپ کی ملاقات شیخ عبدالوہاب متقی سے ہُوئی۔

۹۸۷ھ آپ مُلا کریم الدین کے پاس جو کالی میں تشریف لے گئے۔ ان کے ساتھ بھلوال جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔

۹۸۸ھ آپ کا بھلوال جانا اور شاہ سلیمان قادری سے بیعت ہونا۔

۹۸۹ھ دُوسری مرتبہ آپ بھلوال گئے۔

۹۹۰ھ سائرہ خاتون بنت حضرت نوشہؒ کی ولادت۔

آپ کا تیسری مرتبہ بھلوال جانا۔

۹۹۱ھ چوتھی بار آپ کا بھلوال جا کر مرشد بزرگوار سے ملنا۔

۹۹۲ھ پانچویں مرتبہ بھلوال جا کر فیض یاب ہونا۔

۹۹۳ھ آپ کا بھلوال کا چھٹا سفر اور آپ کو امیرِ سلسلہ بنایا جانا۔

۹۹۴ھ ساتویں مرتبہ بھلوال میں حاضری۔ مرشد کا اپنے دونوں بیٹوں رحیم داد اور تاج محمود کو آپ سے بیعت کروایا اور اپنے تمام مریدوں کو آپ کی نگرانی میں

دے دیا، اور مرشد نے آپ کو نوشہرہ تارڑاں رہنے کا حکم دیا۔

۹۹۵ھ سیّد ہاشم فرزند ثانی حضرت نوشہؒ کی ولادت۔

۹۹۶ھ آپ کا موضع رُکھ چھٹہ ضلع گوجرانوالہ میں جانا اور شاہ صدر کا مرید ہونا۔

۹۹۷ھ شیخ نور محمد کا مرید ہو کر سیالکوٹ جانا۔

۹۹۸ھ ساہنپال کا مرید ہونا۔

۹۹۹ھ حضرت نوشہؒ کا حضرت شاہ سلیمانؒ کے ساتھ موضع دیووال جانا وہاں آپ کی دعا سے ایک بیمار کا تندرست ہونا۔

۱۰۰۰ھ حضرت کا پانڈو وال تشریف لے جانا۔

۱۰۰۱ھ بحکم حضرت نوشہؒ چک ساہنپال کی بنیاد رکھی گئی۔

۱۰۰۲ھ حضرت نوشہؒ کے مکانات تعمیر ہوئے۔

۱۰۰۳ھ باہتمام شاہ برخوردار آپ نے مسجد تعمیر کروائی۔

۱۰۰۴ھ دریائے چناب میں سخت طغیانی۔ آپ کے تصرف سے دریا کا دُور ہو جانا۔

۱۰۰۵ھ اپنے فرزند اکبر شاہ برخوردار کو بھلوال میں حضرت شاہ سلیمان کی زیارت کے لیے ساتھ لے گئے اور ان کی توجہ سے وُہ مجذوب ہو گئے۔ حضرت نوشہؒ نے التماس کی کہ میرا یہی فرزند آیندہ روندہ مہمانوں کی خدمت کرنے والا ہے اور یہ مجذوب ہو گیا ہے۔ حضرت شاہ سلیمان نے ان کو سالک بنا دیا اور فرمایا کہ اب یہ تمھاری خدمت کرے گا اس کو تمھارے ہم مرتبہ کر دیا ہے۔

۱۰۰۶ھ تعمیرِ مسجد کے دوران نجار (استاد جانی) کا مرنا اور پھر آپ کے تصرّف سے زندہ ہونا۔

۱۰۰۷ھ چھ سال کی مدّت میں چک ساہنپال کی تعمیر مکمل ہوئی۔

۱۰۰۸ھ چک ساہنپال تعمیر کرنے والا احمد معمار فوت ہو گیا۔

حضرت شاہ سلیمان لاہور تشریف لے گئے اور گورو ارجن دیو نے حضرت شاہ سلیمان بھلوالیؒ سے ملاقات کی۔

۱۰۰۹ھ چودھری ساہنپال (بانی ساہنپال) حضرت شاہ سلیمان کی زیارت کے لیے بھلوال گیا۔

۱۰۱۰ھ چودھری مہان تارڑ فوت ہوگیا۔

۱۰۱۱ھ حضرت شاہ سلیمانؒ کے جسم میں ضعف کے اثرات پیدا ہوئے۔

۱۰۱۲ھ رجب میں حضرت نوشہؒ کا آخری مرتبہ زیارتِ شیخ کے لیے بھلوال جانا۔ انھوں نے نہایت خوشی سے فرمایا: ؎

آیا میرا ڈھولن چارے بنتے رکھ

۲۷ رمضان۔ حضرت شاہ سلیمانؒ کا وصال ہوا۔

شوال میں حضرت نوشہ مع اپنے چند خلفاء کے مرشد کے مزار کی زیارت کے لیے بھلوال گئے۔ صاجزادوں کو اپنے فیض سے نوازا اور شیخ رحیم داد کو دستارِ خلافت دے کر والد کا سجادہ نشین مقرر فرمایا۔

۱۰۱۳ھ معمارِ مسجد اُستاد جانی فوت ہوا۔

۱۰۱۴ھ موضع مہانراج کے لوگوں کی درخواست پر آپ نے دعا کی جس سے دریائے چناب اُن کے گاؤں سے دُور ہٹ گیا۔

۱۰۵۵ھ[1] آپ کا پوتا عنایت اللہ بن شاہ برخوردار پیدا ہوا۔

۱۰۵۹ھ درخت ہائے شیشم گرنے والی کرامت

۱۰۶۰ھ ولادت سعد اللہ بن شاہ برخوردار

۱۰۶۳ھ ولادت رحمت اللہ بن شاہ برخوردار

بدیع الزمان (عامل ظالم گجرات) آپ کی بددُعا سے قتل ہوا۔

۱۰۶۴ھ ماہ محرم میں حضرت نوشہؒ نے اپنے خلیفۂ صادق حضرت پیر محمد سچیار کی التماس پر اپنے فرزند اکبر شاہ برخوردار کو اپنا ولیعہد خلافت اور سجادہ نشین بنایا

---

[1] یہاں ۱۰۱۵ھ۔۱۰۵۴ھ ایک طویل خلا پایا جاتا ہے جسے ہم سرِ دست پُر نہیں کر سکے۔

اور سب خلفاء و مریدین نے تسلیم کیا[1]

۸ ربیع الاوّل کو حضرت نوشہ گنج بخشؒ نے انتقال فرمایا۔ ساہن پال میں دفن ہوئے۔[2]

مقدمہ کے مآخذ

مخطوطات

۱۔ احمد بیگ مرزا لاہوری : رسالہ الاعجاز ۱۱۰۷ھ مملوکہ سید شرافت نوشاہی۔ ساہن پال گجرات۔ (نسخہ الف)

۲۔ صداقت محمد ماہ کنجاہی : ثواقب المناقب ۱۱۲۷ھ مملوکہ سید شرافت نوشاہی

۳۔ محمد حیات ربانی حافظ نوشاہی : تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۶ھ مملوکہ سید شرافت نوشاہی (نسخہ ج)

۴۔ پیر کمال بن شیخ عثمان لاہوری : تحائف قدسیہ ۱۱۸۶ھ مملوکہ سید شرافت نوشاہی

۵۔ فقیر سید غلام محی الدین لاہوری : تشریف الفقراء مملوکہ سید شرافت نوشاہی

۶۔ ایضاً : بیاض (مشتمل بر کلام حضرت نوشہ گنج بخشؒ) مخزونہ کتب خانہ دانش گاہ پنجاب

۷۔ گل محمد نوشاہی سید (ف ۱۱۷۰ھ) : لطائف گل شاہی مملوکہ سید شرافت نوشاہی

۸۔ امام بخش لاہوری : مراۃ الغفوریہ ۱۱۹۰ھ ۔ روٹو گراف مملوکہ مولانا سید شرافت نوشاہی

۹۔ الٰہی بخش نوشاہی سید (ف ۱۲۵۳ھ) : روضۃ الزکیہ مملوکہ سید شرافت نوشاہی

۱۰۔ عمر بخش رسول نگری (ف ۱۳۱۱ھ) : مناقبات نوشاہیہ بخطِ مصنف مملوکہ پروفیسر قریشی احمد حسین گجرات

۱۱۔ گل احمد نوشاہ ثانی (ف ۱۲۸۶ھ) : ثمرات الافکار مملوکہ سید شرافت نوشاہی

---

[1] احمد بیگ لاہوری : الاعجاز قلمی نسخہ الف ، محمد حیات : تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ ج
محمد اشرف فاروقی : کنز الرحمت

[2] شرافت نوشاہی : تذکرہ نوشاہ عالیجاہ معروف بہ سیرت نوشہ گنج بخش قلمی مملوکہ مصنف مدظلہٗ ، سید گل محمد نوشاہی : لطائفِ گل شاہی قلمی۔ امام بخش لاہوری : مراۃ الغفوریہ قلمی ورق ۹۱

۱۲- محمد ہاشم بھٹر پالوی مولانا: چہار بہار ۱۲۰۹ھ مملوکہ سید شرافت نوشاہی
۱۳- فقیر سید غلام محی الدین لاہوری: کشکول نوشاہی مرتبہ و مملوکہ سید شرافت نوشاہی
۱۴- ایضاً: وحدت نامہ مخزونہ کتاب خانہ دانش گاہ پنجاب لاہور نمبر ۲۹۴
۱۵- محمد غوث گیلانی اوچی شاہ: دیوان۔ ذخیرۂ آذر کتاب خانہ دانش گاہ پنجاب لاہور نمبر ۷۰۷
۱۶- علی اصغر گیلانی: شجرۃ الانوار ۱۱۹۳ھ کتابخانہ دانش گاہ پنجاب لاہور
۱۷- جلال الدین حسین شیرازی: نسب نامۂ سادات (ذکر الائمہ) کتابخانہ دانش گاہ پنجاب لاہور نمبر ۲۲۰۹
۱۸- بوٹے شاہ غلام محی الدین: تاریخ پنجاب۔ کتب خانہ دانش گاہ پنجاب لاہور ۸ III/۸۶/ APC
۱۹- فقیر عزیز الدین آزاد: دیوان آزاد مخزونہ کتب خانہ فقیر صاحبان اندرون بھاٹی گیٹ، لاہور
۲۰- شرافت نوشاہی سید: شریف التواریخ ۱۳۵۵ - ۱۳۹۵ھ مملوکہ مصنف مدظلہ
۲۱- ایضاً: خلیفۂ اعظم معروف بہ مقامات برخوردار یہ (حالات حافظ محمد برخوردار بن حضرت نوشہ رح) مملوکہ مصنف مدظلہ
۲۲- ایضاً: غرائب الاقوال تاریخ ساہن پال مملوکہ مصنف مدظلہ

مطبوعات

۱- عبدالحق شیخ: اخبار الاخیار - میرٹھ
۲- فخر جہاں دہلوی: فخر الطالبین جامع۔ سید نور الدین حسینی فخری۔ مطبوعہ دہلی
۳- علی الدین مفتی لاہوری: عبرت نامہ لاہور ۱۹۶۱ء
۴- وڈیرہ گنیش داس: چار باغ پنجاب۔ امرت سر ۱۹۶۵ء
۵- محمد اشرف منچری فاروقی: کنز الرحمت لاہور ۱۹۱۱ء
۶- نور احمد چشتی: تحقیقات چشتی لاہور
۷- شرافت نوشاہی: اذکار نوشاہیہ لاہور ۱۹۶۴ء
۸- محمد اقبال مجددی: احوال و آثار سید شرافت نوشاہی دار المورخین لاہور ۱۹۷۱ء

شاہ حسین کالج۔ لاہور
۲۴ مارچ ۱۹۷۵ء

احقر
محمد اقبال مجددی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰

وجہِ تعارف

پنجاب یونیورسٹی لائبریری۔

{ قاضی عبد النبی کوکب ایم۔ اے فہرست نگار خاص برائے مخطوطات }

حضرت نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہٗ (متوفی ۱۰۶۴ھ)
کی اس اردو، ہندی اور پنجابی شاعری کی دریافت، اردو اور
پنجابی زبان وادب کی تاریخ میں بہت بڑی اہمیت کی حامل
ہے۔ جس سے ہردو زبانوں کی قدامت اور ارتقا کے بارے
میں اب تک کے قائم کئے گئے نظریات کے مقابلے میں زیادہ
واضح اور زیادہ صحیح نظریات قائم کرنے میں ٹھوس مدد
ملے گی۔ موضوعِ مذکور پر حافظ محمود شیرانی کے کام کے بعد
پہلا وقیع اضافہ قرار دیا جا سکے گا۔

اس دریافت کا حقیقی شرف ہمارے محترم بزرگوار جناب
سید شرافت نوشاہی صاحب (دامت فیوضہم) کو حاصل
ہے۔ جنہوں نے بیاض کے قلمی نسخے سے متعارف ہونے کے
بعد اس پر حیرت انگیز محنت و انہماک کیساتھ مسلسل ایک
سال تک کام کیا حتیٰ کہ اس گنج مخفی کو منظرِ عام پر
جگمگانے کے قابل بنا دیا۔ البتہ یہ سعادت میرے حصے میں
ضرور آئی کہ میں نے اس نسخے کو بہ نگاہ تجسس دیکھا اور

اور سید صاحب کو اس کی طرف متوجہ کیا۔ سچ یہ ہے کہ اس وقت یہ اندازہ نہ تھا کہ کیسا گوہر نایاب ہمارے ہاتھ لگا ہے۔ بیاض کا خط انتہائی خمدار شکستہ انداز لئے تھا۔ یہ "طرۂ پر پیچ و خم" سید شرافت کی مشاطگی سے ہی گیسوئے تابدار بن سکا ہے۔

ضرورت ہے کہ پنجابی اور اردو زبان و ادب کے مورخ اور تنقید نگار اس گنج نو دریافت کی طرف پروانہ وار بڑھیں تاکہ اس کلام کو اس مقام پر رکھا جا سکے جس کا یہ حقدار ہے۔

زبان و اسلوب کی شیرینی و پختگی اور مطالب و معانی کی گہرائی اور عظمت کی ایک جھلک ان چار مصرعوں میں دیکھیے:

جو طالب درویش کا سو آوے ہمرے پاس
مسکینی ہم جانتے اور نہ ہمیش شناس

نوشہ ہم لاقید ہیں ہمیں کون بیگانہ خویش
جگت تماشا دیکھنے آئے ہیں درویش

اور یہ نہ بھولیئے کہ یہ اردو کلام اس صوفی کا ہے جس نے آج سے چار صدی قبل کے پنجاب میں زندگی گذاری تھی۔

کتبہٗ بیلاہٗ : قاضی عبدالنبی کوکب

یکم اگست ۱۹۶۹ء

سخنانِ چند

اردو زبان و ادب کی تاریخ تا حال نامکمل ہے۔ اس کی ابتدا کس علاقہ میں ہوئی ابھی اس کا فیصلہ کرنا ہے۔ حافظ محمود شیرانی کہتے ہیں کہ اردو کی ابتدا پنجاب میں ہوئی۔ اس عقیدہ کی توثیق کے لئے ابھی دیہات کو تفتیش میں چھوڑ دیا گیا۔ قرون گذشتہ میں معروف شہروں میں زندگی مصروف رہی تھی سیاسی سرگرمیوں اور نئی ملکوں کے باعث ہر روز تباہی و بربادی کے طوفان اٹھتے۔ علم و ادب نے شہروں کا سکون و اطمینان کی خاطر پنجاب کے دیہات کا رخ کیا اور گمنام گوشوں میں بیٹھ کر علم و حکمت کی شمعیں روشن کیں۔ اس لئے اردو زبان اور ادب کی ابتدا اسلوب کرنا ہے تو پنجاب کے دیہات کا مطالعہ ضروری ہے۔ اگرچہ موجودہ دور میں شہروں کی دیکھا دیکھی نے دیہات کی رونق چھین لی ہے اور بڑے بڑے ذخائر جو محفوظ تھے کر کے فرسودہ ہو کر تباہ ہو گئے اور دیمک نے ان میں سے بیشتر پنجاب کا قومی اور ادبی ذخیرہ برباد کر دیا ہے پھر بھی کچھ گوشوں میں آثار قدیمہ دستیاب ہو سکتے ہیں

ہمارے محترم دوست جناب شیر محمد علم و ادب کا ذوق رکھنے والے سید محمد شریف احمد صاحب شرافت نے اپنے بزرگوں اور خاندان نوشاہیہ کا ادبی ذخیرہ جو مسودات تا زمانہ شریف العقود ترتیب کے ساتھ اکٹھی کی ہے جو کئی ہزار صفحات پر مشتمل ہے اور کئی ہزار بزرگوں کا تذکرہ اس انسائیکلوپیڈیا پانچ جلدوں میں ہے۔ اسی سلسلہ میں انہوں نے خاندان نوشاہیہ کے بانی حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری کا ایک اردو دیوان دریافت کیا ہے جو پنجاب میں تا حال اردو زبان کے قدیم ترین آثار میں سے ہے۔ حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری کی پیدائش سنہ ۹۵۹ھ میں ہوئی اور وفات سنہ ۱۰۶۴ھ میں ہوئی۔ ان کی تعلیم و تربیت علامت مآب سید ... تفسیر

مرتب کرکے دیوان کی صورت تو نہ دی گئی ہو اس مجموعہ کا نام دیوان رکھنا مناسب نہیں معلوم ہوتا

اگرچہ یہ مجموعہ تاحال اردو منظومات کا قدیم ترین نمونہ ہے ممکن ہے اس سے قدیم بھی کچھ آثار مل سکیں۔ اس مجموعہ کے مطالعہ سے تین باتیں ثابت اور نمایاں طور پر واضح ہوتی ہیں جن میں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں ہو سکتا

صورت موجودہ گنج شکر کا یہ دیوان زبان کے لحاظ سے تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ایک حصہ قدیم ہندوی زبان پر مشتمل ہے جس کو محققین اردو کی قدیم ترین صورت بتاتے ہیں یہ حصہ فارسی الفاظ سے بالکل مبرا ہے سنسکرت اور پراکرت کے الفاظ سے مخلوط ہے نمایاں ہے جس قدیم خطہ کی زبان کا اثر نمایاں ہوتا ہے

دوسرا حصہ اردو زبان پر مشتمل ہے جس میں فارسی عربی زبان کی آمیزش ہے اور موجودہ زبان اردو سے بہت ہی قریب ہے اندازہ ہوتا ہے کہ اس دور حکومت میں موجودہ زبان اردو کا ارتقاء شروع ہو چکا تھا جس میں فارسی عربی الفاظ بھی ہوتے تھے اس اندازہ سے اس زبان کی قدامت کو ایک صدی اور قدیم بتایا جا سکتا ہے جسے اردو کی ابتدائی شکل تسلیم کرنا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے

تیسرا حصہ خالص پنجابی زبان پر مشتمل ہے اور یہ پنجابی زبان موجودہ پنجابی زبان کے اس قدر قریب ہے کہ گمان ہوتا ہے کہ ۹۵۶ ھ کے بیس پچیس سال بعد ہی پنجابی زبان کی ابتدا ہو گئی تھی اس سلسلہ میں پنجابی زبان کی قدامت کا پتہ ایک صدی اور پیچھے جا سکتا ہے۔

ہماری موجودہ اردو شاعری فارسی زبان و شعر کے زیر سایہ پروان چڑھی اور ابتدا سے ادبیات کو اس کا خاص خیال رہا کہ فارسی رنگ و روپ سے متاثر ہو اور فارسی الفاظ کا بعینہ فارسی کے ... اردو ... میں شامل کیا جائے

یہاں پنجاب ہندوستان کے ادبی افکار اور ادب نواز یہاں تھیں یہ لوگ ایران اور ترکستان کی طرف سے آئے اور اپنی زبان بھی ساتھ لائے اور یہیں کے ہو رہے ان کی ترقی کی جس سے پرانی روایات یکسر موقوف ہو گئیں - اس دیوان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نوشہ گنج بخش کے زمانہ میں کم قبول کیا گیا اس وقت ابھی فارسی زبان درباروں میں نشو و نما پا رہی ہو گی - اور اردو شعر نے دکن میں رواج کو دبایا - یہ دور جو اردو زمانہ سے بہت پہلے ان کا دیوان تیار ہو چکا ہے اور ادب دور میں ہوں گی جس کا مختصر تعارف یہاں درج کیا جاتا ہے

حضرت نوشہ کے زمانہ میں اردو کے اصناف اپنی علیحدہ تھیں غزل - مثنوی - قصیدہ رباعی وغیرہ کا وجود نہ تھا یہ سب چیزیں فارسی کے زیر اثر معرض وجود میں آئیں حضرت نوشہ کے ہاں اصناف سخن جھپیہ (سدس) مثنوی - ماہیہ - جنڈی - دوہڑہ - بیت (رباعی ہندوستان رباعی میں مروجہ فارسی زبان میں) تک - سیحرفی - بارہ ماہ - ست وار - شنگھار اور دوہڑہ ہیں - ان اصناف سخن کی تکنیک اور مضمون و ہیئت علیحدہ علیحدہ ہیں مضمون کے لحاظ سے حضرت نوشہ کے ہاں عشق مجازی کا عشق حقیقی کی طرف ان کی شاعری مذہبی - صوفیانہ اور اخلاقی شاعری ہے - یہ موضوع اگرچہ موصوف ہیں قدیم اردو میں ان کی اولیت ایک خاص ہی چیز ہے - ان چیزوں کے علاوہ حضرت کا یہ مجموعہ نوشہ گنج بخش کا دیوان اردو زبان و ادب میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے جو دیکھنے اور مطالعہ کرنے کے لائق ہے ۔

احمد حسین احمد

۱۶ - اگست ۱۹۶۹

گجرات

(پروفیسر زمیندار کالج گجرات)

گنجِ شایگاں

مخدومی و مکرمی حضرت سید شریف احمد شرافت قادری نوشاہی مدظلہ العالی سجادہ نشین ساہنپال شریف، مرتبِ "انتخابِ گنج شریف" کا بالاصرار ارشاد گرامی ہے کہ میں اس متبرک کتاب پر ضرور کچھ لکھوں۔ اس بیش بہا گنج عرفان وایقان پر لکھنے کے لیے وقت درکار ہے، مگر مجھے عین اس موقع پر ارشاد ہوا ہے، جبکہ یہ گنجینۂ حکمت ومعرفت طباعت کے آخری مراحل میں ہے۔

میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ حضرت سید شرافت صاحب نے اس کتاب کو مرتب و مدون کرنے میں غایت درجہ جانکاہی سے کام لیا ہے۔ ناقابلِ قرأت خطی نسخوں سے صحیح نقل اخذ ان ہی کا کام تھا اور پھر ترتیب وتدوین میں انھوں نے جس مہارت وقابلیت کا مظاہرہ کیا ہے وہ لائق تحسین وقابلِ داد ہے۔

انتخابِ گنج شریف جو حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے اردو کلام پر مشتمل ہے اور ایک نئی دریافت ہے، اس کی اشاعت سے تاریخِ ادبِ اردو میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوگا اور اس موضوع پر کام کرنے والوں کے لیے غور وفکر کی نئی راہیں سامنے آئیں گی اور وہ یقیناً اسے گنجِ شایگاں قرار دیں گے۔

میری دعا ہے کہ اس کے بعد مکمل "گنج شریف" جو اردو، ہندی اور پنجابی کلام کا مخزن ہے، جلد از جلد منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو کر اہلِ علم کی تحقیق وتوجہ کا مرکز بنے۔ آمین!

لاہور — محمد موسیٰ عفی عنہ

۱۳ جولائی ۱۹۷۵ء — (حکیم محمد موسیٰ امرتسری)

رُوداد تدوین و ترتیب

شیخ الاسلام حضرت نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہٗ (۹۵۹ - ۱۰۶۴ھ) کی سیرۃ طیبہ کے مطالعہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ آپ کی زندگی تبلیغِ اسلام، ترویجِ دین، افشائے علوم توحید و تصوف میں گذری۔ علاوہ تصرفاتِ رُوحانی اور انجذابِ قلوب کے آپ نے اہلِ ملک کو انکی زبان میں بذریعہ نظم و نثر اسلامی حقائق و معارف سے رُوشناس کرایا۔ اردو، ہندی اور پنجابی میں اوّلیت کا جو مقام آپ کو حاصل ہے۔ وہ کسی اَور کے حصے میں نہیں آیا۔ مگر افسوس کہ آپ کا کلام قلمی سفینوں، اور کتب خانوں کے گوشوں میں پڑا رہا۔ شکر کا مقام ہے کہ اُس کے جمع کرنے اور ترتیب و تدوین کی سعادت میرے حصہ میں آئی۔ میرے محترم کرم فرما جناب قاضی عبدالنبی کوکب صاحب کی معرفت مجھے کتب خانہ دانشگاہ پنجاب لاہور کو دیکھنے کا موقع ملا۔ اور وہاں کی بیاضوں در مخطوطات

سے مجھے حضرت نوشہ صاحب رح کا کافی کلام دستیاب ہوا۔ جسے جمع کرنے میں میرا ایک سال صرف ہوا۔ اس کے بعد اس کی ترتیب و تدوین میں دو سال صرف ہوئے۔ اس مجموعہ کو "گنج شریف" کے نام سے موسوم کیا گیا۔ کیونکہ اس میں علوم ظاہری و باطنی، اصنافِ کلام، اوزانِ اشعار اقسام راگ اور متعدد زبانوں میں اظہارِ بیان کے بیش قدر خزانے موجود ہیں۔ اس کا ہندی اردو انتخاب اہل علم کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد مکمل "گنج شریف" اربابِ علم و ادب اور ماہرینِ لسانیات کے سامنے پیش کیا جائے گا اور اس میں میرا مبسوط مقدمہ بھی شامل ہوگا "گنج شریف" جن قدیم مخطوطات پر مبنی ہے۔ ان کے چند اوراق کے عکس بھی اس میں شامل ہوں گے۔ انشاء اللہ۔

اس کتاب "اردو انتخاب گنج شریف" میں رسائل کے عنوانات پر جو آیاتِ کلام اللہ۔ یا احادیثِ رسول اللہ صلعم لکھی ہیں۔ یہ میں نے اپنے پاس سے لکھی ہیں۔ البتہ متنِ شہانا کے شروع میں جو آیات تحریر ہیں۔ وہ حضرت نوشہ صاحب رح نے خود تحریر فرمائی ہیں

آخر میں اُن احباب کا شکریہ ادا کرنا میرا فرض ہے جنہوں نے اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں میرے ساتھ تعاون فرمایا۔

(۱) جناب مولانا قاضی عبد النبی کوکب ایم اے فہرست نگارِ مخطوطات کتبخانہ دانشگاہِ پنجاب لاہور۔ جن کی وساطت سے اس کتب خانہ کے بیش بہا مخطوطات تک رسائی ہوئی۔

(۲) جناب مولانا قریشی احمد حسین احمد قلعہ داری پروفیسر زمیندار کالج گجرات۔ انہوں نے بعنوانِ "سخنانِ چند" اس کتاب کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

(۳) جناب ڈاکٹر سید عبد اللہ صدرِ شعبۂ اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ دانشگاہِ پنجاب لاہور۔ جنہوں نے اس کا پیش لفظ لکھ کر اس کی حیثیت وافادیت واضح فرمائی۔

(۴) جناب پروفیسر محمد اقبال مجددی گورنمنٹ شاہ حسین کالج لاہور۔ جنہوں نے اس پر مبسوط مقدمہ لکھا۔ اور اس میں اصنافِ اشعار اور حضرت نوشہ صاحب رح کے حالات اور آپ کا کلام ہونے کے دلائل وغیرہ تفصیلاً لکھے۔

(۵) جناب حکیم محمد موسےٰ امرتسری جو فطرتاً علم دوست،

اہلِ علم اور اربابِ تحقیق کے بے لوث مددگار ہیں۔ انہوں نے ترتیب و تدوین اور اس کی فرہنگ تیار کرنے میں پُوری پُوری اعانت فرمائی۔ اور گنجِ شائگان لکھ کر اس کو مزیّن کر دیا۔

ان کے علاوہ جناب مولانا الحاج محمد لطیف زار نوشاہی برقنداری، جناب صاحبزادہ سبط الحسن ضیغم صاحب، جناب دانا الطاف صاحب، جناب مولانا محمد عالم مختارحق صاحب کے قیمتی مشورے بھی اس کام کی تدوین میں میرے لئے مفید ثابت ہوئے۔

اگر ان حضرات کا تعاون میرے شاملِ حال نہ ہوتا تو یہ کتاب منظرِ عام پر نہ آسکتی۔ اراکینِ ادارۂ دارالمورخین لاہور کا سپاس گذار ہونا بھی لازمی ہے جنہوں نے اس کی طباعت کا اہتمام کیا۔ جزاھم اللہ عنا خیر الجزاء۔

ساہن پال شریف۔ ضلع گجرات
۳ رجب ۱۳۹۵ھ
۱۳ جولائی ۱۹۷۵ء

سید شرافت نوشاہی
عافاہ اللہ تعالیٰ

۱

حمد ساگر

رو علم اور ہمارا ہے مضمون کے سلسلے میں مددگار رہیں۔ اسکے علاوہ
ترتیب و تدوین اور کاپی کی تصحیح میں پوری پوری
اعانت فرمائی۔ اور آخر میں اس کے ایڈیشن کو مزین کر دیا۔

ان کے علاوہ جناب مولانا حاجی محمد لطیف زاہد نوشاہی
قصوری، جناب صاحبزادہ ابو الحسن حنیف صاحب،
جناب حافظ الطاف صاحب، جناب مولانا محمد عالم مختار حق
صاحب کے خصوصی مشورے بھی اس کام کی تدوین میں
میرے لئے مفید ثابت ہوئے۔

اگر ان حضرات کا تعاون میسر نہ ہوتا تو
یہ کتاب منظر عام پر نہ آسکتی۔ اور یہی ادارہ دار الحزب تحقیق
... و اسباب کی کثرت ہونا بھی لازمی ہے مضمون نگاری کی
اعانت فرمائی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

سید شرافت نوشاہی
عافاہ اللہ تعالیٰ

... بال شریف ضلع گجرات
۳ رجب ۱۳۹۵ھ
۱۳ جولائی ۱۹۷۵ء

ودھانویں نام

آیت شریف: فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی — (١٧/١١)

حدیث شریف: اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی تِسْعًا وَّ تِسْعِیْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

یاد

اے اللہ رحمٰن رحیم — اے رازق فتاح کریم
اے ملک قدوس سلام — اے ذوالجلال والاکرام
اے عزیز جبار متکبر — اے خالق باری مصور
اے غفار قہار وہاب — والی متعالی بر تواب
اے مجیب واسع حکیم — اے خبیر بصیر علیم
اے معز مذل سمیع — اے ہادی اے نور بدیع
اے رب اے مقسط جامع — غنی مغنی معطی مانع
اے قوی متین ولی — اے غفور شکور علی
اے کبیر حفیظ مقیت — حی قیوم محیی ممیت
اے محصی مبدی معید — حق وکیل باعث شہید
قابض باسط خافض رافع — اے رؤف اے ضار اے نافع
تجھ سوں ہوا جیا جنت — لا الٰہ الا انت
اے مقدم اے مؤخر — ظاہر باطن اول آخر
اے عفو صمد احد واحد — قادر مقتدر واجد ماجد
اے حلیم عظیم رقیب — حکم عدل لطیف حسیب
اے مؤمن مہیمن منعم — مالک الملک جلیل منتقم
اے ودود مجید حمید — باقی صادق وارث رشید
تو صبور ستار بھی تو — تو ہی لا الٰہ الا ھو

یاد شہانا

ایک طالب مرشد بھی آیا وہ طالب جس اور نبا ہا
ہاتھ باندھ یُوں طالب بولا بینتی کروں سچے بادشاہا
صفت نام کی مہر کر بولو تسبیح ذکر کروں ہر گاہا
جب طالب مرشد سوں پوچھا تب مرشد یوں نام صلاحا
لِلّٰہِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی دَخَلَ الْجَنَّۃَ مَنْ اَحْصَاھَا
نام لئے سکھ پائے نوشہ سوئی پاک مرشد سوں چاہا
نام کی چاہ رہے من اندر اور چاہ پر تیگا باھا

اسم اعظم

دوہرہ

جیہا نام کا مزہ بھی جھوٹھ حرام سوں دھو
پاچھے نوشہ جو پڑھے اسمِ اعظم وُہی ہو

اَلْحَفِیْظُ

دوہرہ

یُوسف کھوہے راکھیا چھُٹے موں ابراہیم
نوشہ راکھن ہار ہے حاکم اور حکیم

دوہرہ

بچّہ راکھے گربھ موں دانتوں بیچ زبان
نوشہ راکھن ہار پر ہیں قربان قربان

اَلْحَقُّ

دوہرہ

کھیر ساگر حق نام ہے جا میں لذّت ڈھیر
ناماں جل کے کھیر سوں نوشہ مگن فقیر

دوہرہ

پیسہ گرے تو ڈھونڈھئے نہیں تو ڈھونڈے کون
نوشہ حق تو ڈھونڈیئے جو گِر گیا ہو کہیں گون

اَلرَّحِیۡمُ

دوہرہ

رام رحیم دویو ایک ہیں کہوں رحیم رحیم
نوشہ چھاڈے جو کے رہے نانہہ تعظیم

اَلصَّاحِبُ

دوہرہ

بوٹا ایک گلاب کا رنگ بھانت تِس مانہہ
تیسے صاحب ایک ہے رُوپ ایک سا نانہہ

دوہرہ

صاحب سب کے سنگ ہے صاحب سنگ سب نانہہ
نوشہ مورکھ ہیچھڑا غفلت سُپنے مانہہ

دوہرہ

نوشہ مرشد پاک پر تَن مَن دھن قربان
جاہ ملے صاحب مِلا بھیا سانچ عرفان

دوہرہ

سب کے اندر دیکھئے ایک مولیٰ کے کھیل
نوشہ تن اور جیو کا صاحب کیتا میل

فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیۡدُ

دوہرہ

مولیٰ چاہے اور کچھ منواں چاہے اور
اِس مَن موڑھ کی آسیاں کِت بدھ پہنچے ٹھور

اَلْقَادِرُ

دوہرہ

مارے راکھے سب کو قادر خاوند آپ
مانس کے کچھ ہاتھ نال نوشہ من پر تھاپ

اَلْکَرِیْمُ

قُلْ کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ ط

دوہرہ

سب کوئی ویسا کرے جیسے لائق ہوئے
رب رحیم کریم سے نوشہ دُکھے نہ کوئے

اَلْمُعْطِیُ

دوہرہ

جو اَن مانگے دے مانگے کیا کچھ دے ہے
نوشہ کہے مانگ اُس داتار سے

دوہرہ

داتا دیتو دان دُنی نوشاہ کو
کون مناوے آن بن حق سانچے ناہ کو

دوہرہ

پالن ہار سنسار کے داتا رب دھنی
عالم کُل فقیر ہے توں داتار غنی

دوہرہ

مانس کی امید پر مورکھ عمر گوائے
آکھے نوشہ قادری داتا آپ خدائے

اَلْہَادِیُ

مَنْ یَّہْدِی اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ
مَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ہَادِیَ لَہٗ

دوہرہ

دے ہدایت آپ ہی آپے کرے گمراہ
سب کچھ اُس کے آسرے کہے فقیر نوشاہ

یاد نامہ

آیت شریف : لِلّٰہِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی (پ۹، ۱۸۰)

یاد شہانا

واہ واہ مرشد پاک خداء — توُہی عَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاء
توُں ربّ اکرم عَلَّمَ بِالْقَلَم — عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَم
توُں ہیں نیست سوں ہست بنایا — توں ہیں مرشد ہو علم سکھایا
ہادی ہو لگایا راہ — نوشہ ہادی مرشد اللہ
کیا کر سکوں تیری تعریف — تیرا نام ہے پاک لطیف
ناں تیرا کچھ شُبہ نمون — تیری ذات بے چون چگون
توں ہیں کُنْ فَیَکُوْن کا خاوند — توں ہیں جیا جُون کا خاوند
چوداں طبق ظہور تیرا — قدرت لکھوں کیا قدر ہے میرا
کون گنے تیرے سب نام — آگے ختم سے ہوئے تمام
صفت نام بے اوڑک دریائے — کہوں اور کچھ کہا نہ جائے
توں بے انت تیرے نام بے انت — صفت کرے تیری جِیا جَنت
ایک کہیں تجھ صاحب کے نام — ایک ہزار اور ایک تمام
وہ بھی اپنے علم لگ دوڑیں — دَوڑ دَوڑ آخر کو بوڑیں
ایک کریں تیرے نام شمار — ایک لاکھ اسّی ھزار
ایک تین سو ساٹھ کر کہیں — نام صفت کا انت ناں لہیں
جیتی خلق تیتے ہیں نام — تیری تسبیح کریں تمام

زمیاں آسماناں کے باشندے — پل پل تیری صفت کہندے
واہا واہ حاضر حضورا — توں ظاہر سب تیرا ظہورا
تجھ صفات کا جگت ظہور — صفت صفت موں تو ہے بھرپور
اللہ تیرا ذاتی نام — اور صفاتی نام تمام
تن ہیں جو حُسنیٰ اسماءٔ — تن کی صفت کچھ کہی نہ جاءٔ
لِلّٰہِ الاَسْمَاءُ الحُسْنیٰ — دَخَلَ الْجَنَّۃَ مَنْ اَحْصٰہَا
جن کو کہیں نود نہ[99] نام — اسماء الحسنیٰ تمام
نود نہ[99] نام کی صفت کیا کہوں — کہہ کہہ اُنتا بے انت لہوں
نام محل موں ہوئے دیدار — نامے سوں ملے پاک پروردگار
نام محل دیدار محل — یاد نامہ موں آپ اجل
توں اجل توں رب تعال — کیا کہوں تیرا جاہ جلال
جو دیکھوں سو کہا نہ جائے — کہنے موں تیری صفت نہ آئے
جو کچھ کہا جائے سو کہوں — دم دم تیری صفت موں رہوں
توہیں کھاج سوں رگت بنائے — رگت بند کر گربھ موں پائے
توہیں جند بند موں ڈالے — توہیں پیٹ موں بچہ پالے
رگت دُودھ ہو سیلنے پڑے — پیدا ہوئے تو دودھ ہوں پڑے
پروش کرے تو پالنہارا — سمیں سمیں سنبھالنہارا
توہیں ایک سے کرے کروڑ — تیری مہر کا ناہیں اوڑ
تیری مہر کیا کوئی گنے — ساگر آن منتا کون منے

جب پیر پیغمبر عاجز ہو رہے
تب نوشہ کیا صفت تیری کہے

توحید پروان

سویہ

صاحب ستار، پاک پروردگار، نِراکار نِرادھار، نِربھنگ نِربان ہے
نِربھو نِروَیر، سرب سُکھ سدا خیر، اوس خوشی ہے نہ غیر، بے نشان بے مکان ہے
دُشٹ موں نہ آ، موہے دُشٹ ہو دکھا، اِشٹ آشِشٹ وہی پا جس نام سُجان ہے
کہیں میر کہیں پیر، کہیں نوشہ فقیر، کہیں بھیڑ کہیں وھیرِ، کہیں دیہ کہیں جان ہے

سویہ

ایسو الیش ہے پیارا، کل کلیش سوں نیارا، سب ہے تس مانہہ، سب مانہہ وہی ہے
سنن موں سناون موں، کہن موں کہاون موں پاون موں نہ پاون موں، ایک ہی صحی ہے
اور ہو نہ کہیں اور، وہی ٹھور ٹھور نرٹھور، طور طور کے بتانے موں، یہی بات کہی ہے
ایک سوانیک بھیو، کہن سنن چوک گیو، نوشہ اب کہے کیا، کہن کی کچھ رہی ہے

ناد

دیکھ قدرت کے کھیل پیارے دیکھ قدرت کے کھیل
آپے دیا آپے باتی آپے لاٹ اور تیل
آپے چاندن ہو دکھلائے آپے کرے اندھیر
آپے دیا جلائے کے دیکھے آپے کرے لبیر
آپے نرگن آپے سرگن آپے دُبھتا بَیر
آپے سون آپے پرکاسا آپے آپ آپ غیر
آپے آپ تشبیہ کا باسی آپ بسے تنزیہ
آپے آپ بے شبہ نمونہ اپنا آپ شبیہ
آپے آپ بے چون چگونہ آپے چُون چگون
نوشہ کہے فقیر قادر کا آپے کُن فَیَکُون

ناد

آپے پُرش ہو گور ہُوا اسنس بھولیا اوتار
دویت بہاد کر آپ ہے کہاونت سنگھار
دریا سا باشِشٹ توں توہیں کرشن توہیں رام
تجھ بِن کویو اور ناں تو راون کہیں کس نام
میں نہ کہوں یہ توں کہے کہا تیرا پروان
نوشہ چھایا بِرچھ کی برچھ آپ بھگوان
پارس پَرسے لوہ کوں تو کرے لوہ سوں سون
چندن نیم چندن کرے سب کچھ تیرے ہون
وڈے سوں جاگے دیا، چندن نیم سوں ہوئے
ساگر میں کونکا پڑے تو کونکا ساگر ہوئے
میں نہ رہا میں تھا نہیں جب توں تب میں کون
تیرے سرن موں سرنا گئی مٹ گئی اواگون

۵

ساگر بھاسے بُوند مانہہ تو بوندہی ساگر جان
سگرا ساگر ڈھونڈئیے پَل پَل ہوئے عیان
ایک انیک کر دیکھ لے انگ ایک مانہہ آن
نوشہ ساگر بوند مانہہ دیکھ لے سوا دھان

ناد

زاد بوم تن گفو جس ناہیں — رنو رہیا ہر ہر گھٹ ماہیں
رَچ رہیا تے رہیا نیارا — اِس کا بنیا گُل پسارا
جہاں دیکھیے دیسے ایک — لا مکان لا حد ہر ٹیک
جیا جُون کا داتا کرتا! — بے محتاج خزانہ ورتا
درویشوں کا سرب سُکھ دیوا — سب کو کرے درویش کی سیوا

اوّل آخر باطن ظاہر ایک ہی دِیسے اندر باہر
اندر باہر ایک ظہور تا ہی رہیں درویش حضور
جا کو اوّل آخر ناہیں وہ ہی اوّل آخر ماہیں
بے نیاز بے عیب الکھ بے نشان دیکھیا پرتکھ
تب دیکھا جب مرشد دیکھا مرشد بھیکھ بھیا نِر بھیکھا
جو دیکھے سو نوشہ جانے جو جانے سو دیکھ سنجانے

۵

گورکھ جا کوں کہا الکھ سو یاد محل نوں دیکھا ترکھ
نانک کہے اکال خدائے کہا اکال تو کال کوں پائے
رام چند کہا اُس رام ایک رما تو راون کو دھام
مچھ کچھ موں ظاہر ہو بھیا نوشہ مہر نظر کر رہیا

دوہرہ

وہی راجا یوگی وہی گیا ناسر دتا گیان
وہی بھیکھ وہی بھیجیا وہی داتا وہی دان

دوہرہ

انگ روپ ہو پسریا رہا ایک کا ایک
نوشہ واہے ایک کوں لے روپ انیک

دوہرہ

ظاہر تس کا ایک ہے جو باطن ماہنہ ایک
نوشہ باطن ایک وہ ظاہر بھیا انیک

دوہرہ

ایک جو ظاہر دیستا باطن وہ ہی ایک
دیکھے ایک جو نیک ہو دیکھے انگ انیک

دوہرہ

نمھوں نمھوں سری ناتھ کو جو ہے اناتھ کوناتھ
بھوجل پار اتاریو جس نوشہ کر ہاتھ

دوہرہ

من موں مولا پائیا من مرشد سوں لائے
نوشہ اب میں کت رہا، رہا آپ خدائے

دوہرہ

اَن ہویا ہویا دِستے تا موں ہوئے بیراگ
اب جو تھا سوئی رہا مرشد کے پگ لاگ

دوہرہ

شمع ہوئی خاموش موں نور شمع جیوں ہوئے
تیوں نینوں کی جوت موں دیکھے جانے سوئے

دوہرہ

کرن ہار حق ایک ہے ایک کراون ہار
جل تھل ایک ہی پائیے نوشہ ایک کرتار

دوہرہ

جگت دیکھے نین موں نین دیہ موں پائے
دیہ جگت موں دیکھئے جگت نین سمائے

بصورتِ خطاب

جو توں بنے سو تجھ بنے من پورن کلا اکھ
مایا مایک آپ توں تر ہی ایک توں لکھ
آد انت تیری کلا مدھ مدھ نہیں اور
تو ہی سون پرکاس توں ٹھور ٹھور نرٹھور

توں اروپساروپ توں سرگن نرگن توں
تب ہویا بولا جگت جب توں بولا ہوں
تیرے ہون سب ہوٹیا توں سب ہون کا مُول
نوشہ تِس میں ہیں ہوا حضرت پاک رسُول

ہ

واہ مرشد واہ مرشد واہ مرشد واہ واہ
لکھا الکھ ویکھ درسن رہی اور نہ چاہ
اپنی تم آپ جانو کچھے ناھیں اور
اور تم بن ناںہہ کویو تمھیں ہو ہر ٹھور
آپ مرشد آپ طالب آپ سانچی مت
کہے نوشہ ملے مرشد رمز پائی تنت

توحیدی مرد

ہ توحیدی نِرویر سوں ویری خلق تمام
ایکن کوں سولی دیا ایکن اُترے چام
یہ سب سوں اکسان ہیں ان سوں کوئی ایک
توحیدی نِرویر ہوں جگ تے غیروں ویر انیک
ہ سُکھ دُکھ جس ناںہہ کو لوہا سونا ایک
اِستُت نندیا ایک سی سوئی بندہ نیک
خوف طمع جبر، ناںہہ کو مِیت دُوت اِکسان
وُہ توحیدی مرد ہے نوشہ کرے بیان

دوہرہ

میں کہاں سے پائیے جو ہوویں ناہیں دوئے
تو ہی ناؤں ایک ہے جو ہو دکھلائے دوئے

سوبھا پروان

آیت شریف : اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ
وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا ۔ (۱۷/۱۱۱)

ناد

راگ دھناسری

حق وسارے سوجھ مارے غافلاں نت خواری
یاد کرنتے سے دھنونتے نام لئیں پت یاری
نام کی سوبھا وُہ ہی جانے جو ہووے نام لیوا
میٹھا چاکھے سو لذت لاکھے میٹھی ہر کی سیوا
دھنونتے دھن سونا رُپا درویشاں دھن یاد
نوشہ حق دھن قائم دائم اور سب دھن برباد

چھپیہ

چت چت آچت چت رکھ سار یا
دین دیال دُکھ ٹال سکھ دھن مال ودیا
تین لوک بھرپور جاہ جگ سیس نویا
حبیب صفت کو ویں کیں من تاہ چتیا
سب کلا سمرتھ متھ جس کوئی نہ جانے
نوشہ کرے بیان وہ جو جیو مانہہ آنے

چوپئی

رسنا کر صاحب کے وھیتا — ایہ من جا کے یاد کرنتا
لفظ دیکھ دل معنے سنگ ماتا — توسب موں صاحب پچھاتا
وہ ناتا ناں جنمے مرے — سب سوں نیڑے سب سوں پرے

اُسے چھاڈ کوڈ اور نہ مانوں — جو جانوں سو اُس سے جانوں
واکی یاد چت رہے ھمارا — سگل رُوپ جاں کا نظارا
تِس بن اور سوں جیو نہ لاؤں — جو چاہوں سو تِس سے پاؤں
جا کی آس نہ کوڈ نراسا — تا پر نِت ہمیں بھرواسا
دین ہار اِک وُہ ہی جانا — شاہ پت شاہ اور نہیں مانا
بندے پر بندے کی آسا — جیسے پانی اور پتاسا
لوبھن ہار سوں مورکھ لوبھا — حق کے منگت کی نِت سوبھا
اوسے مانگوں جو سب کو دیوے — اُس سے چاہوں جو سب کچھ دیوے
وہ دیوے دئے ناں پچھتائے — اور دیوے تو منّت لائے
تا سوں مانگوں جو نہیں محتاج — اور سے مانگیں آوے لاج
وہ دیوے تو ٹہل نہ مانگے — اور دیوے خدمت کی سانگے
جن لاغرض بن غرض سب دیو — نوشہ تاکو یادی یاد کیو

دوہرہ

حاجت غرض نہ تاہ ناں کچھ تاہ ضرور ہے
کہے فقیر نوشاہ وہ سب کلا بھرپور ہے

چوپئی

بے پرواہ غنی تُو بالی — گُل داتے منگت کا والی
سبھی چھوڑ تا کے سرن لاگوں — جا کی مہر سوں جگ جگ تاگوں
اپنی جان کر رکھیا کرے — سر پر ہاتھ کرم کا دھرے
وہ راکھے تو نانہ کچھ ڈر — وہ مارے جگ جاوے مَر
جس کے نارے سب کو مرے — تِس کا دیا کیا سب جَرے
وہ دیوے تو کوئی نہ بَرجے — اُس کے خوف سوں ہر کو لرجے
وہ ہٹکے تو کوڈ نہ دیوے — پیر پیغمبر تاہ کو سیوے

آپ قدیم تِس مہر قدیم — کرم کرے نِت رب کریم
اُس سے مانگوں جو کامل خیر کرے — ناں وہ بھولے ناں مٹے ناں مرے
نِت نِت جیوے نِت نِت دے — آپ مرے سونِت کیا وے
قائم دائم حق کا دان ہے — نت نت دیوے وہی رحمان
یہ سمجھے جو مرشد پائے — بن مرشد من بھٹک بھٹکائے
مرشد ملے وہ مرشد مِلا — جاکی یاد موں بن تن سِلا
دھرت اکاس تاکی یاد کرے — تین لوک واکی آس دھرے
ایسے بِن اور کسے جو تانگھے — جاکی حد کوں کوئی نہ لانگھے
ایسے کا در کبھی نہ چھوڑوں — ایسے سوں مُکھ کہیں نہ موڑوں
تِس کا من موں ہوئی بساوا — جس سوں نہیں کسو کو داوا
سماں پائے آدم چل گیا — ماٹی تھا پھر ماٹی بھیا
سماں پائے لقمان سدھایا — حکمت کا گن کام نہ آیا
سماں پائے سلیمان سدھانا — کیا ہوئی جگ موں حکم چلانا
سماں پائے سکندر اُٹھ گیا — راج بھاگ ایہاں ہی رہیا
سماں پائے عیسیٰ چل جائے — وہ بھی مرے جو موئے جلائے
ناں کو رہے عام نہ خاص — دیوی دیوتے انت سب ناس
وہ ہی رہے جو راکھن ہارا — جس کا آد انت پاسارا
وہ ہی رہے جس پیدا کیا — راجے پرجے کوں جِس دیا
وہی رہے جو راکھے مارے — سگل جگت کے کاج سنوارے
پیر پیغمبر رہے نہ کوئی — جو کو جاماں مرتا سوئی
ناں حق جاماں ناں حق مرے — جو حق چاہے سوئی کرے
کرے آپ اپنا چلتّر — آپے بَیری آپ ہے مِتّر
اُس بن اور نہ دُوسر کوئی — جسے جنائے جانے سوئی

مرشد سانچے بھیت جتایا — جھوٹھ نیس کر سانچ بسایا
سانچ وہی جو حق ملائے — وُہی جھوٹھ جو حق بھلائے
وُہی سانچ جو حکم سوں ہوئے — وہی جھوٹھ جو ایک بن دُوئے
مرشد سانچے سانچا کر دیا — حکم سوں حکم کا واقف کیا
جب مرشد سب سانچ کر دیا — تب من سانچ کا پیشہ لیا
حکم ساتھ سبھی کچھ جانا — سب کچھ اُس کا حکم پچھانا
جاکے حکم سوں سب کچھ ہُوا — اُس بن ناہیں کوئی دُوا
جاکے حکم سوں نور ظہورا — ہمرا وہ ہی مرشد پورا
جاکے نور سوں سانچ جگ لو — تاسیں درشنی بھیا سب کو
ٹھور ٹھور وہ ہی بھرپور — ظاہر باطن اُس کا ظہور
آپے نور آپے نورانی ہے — لا شریک لا مثل لا ثانی
لاَ اِلٰہَ جو صاحب کاچا — اِلاَّ اللہ جو صاحب ساچا
بھرمی کوں صاحب بہتیرے — بھرم جیت صاحب سوں پھیرے
بھرمی صاحب بندے کو کہے — نت بندے کی آس موں رہے
جو کچھ جانے بندے سوں جانے — بندے کی وہ آن نت مانے
ڈر امید بندے سوں راکھے — صاحب ساچا سوئی نہ لاکھے
بندے کے کچھ ناہیں ہاتھ — جو کچھ کرے سو حکم کے ساتھ
بندے سوں مورکھ کر جانے — سمجھ وان سب حکم پچھانے
بندے پر مورکھ دھرے آس — بندے سوں موڑھ کرے سب آس
سانچا سانچے صاحب سوں ڈرے — آس اُمید صاحب پر دھرے
بندے کو بے وَس کر جانے — آن سانچے صاحب کی جانے
جو دیکھے سو حق سوں دیکھے — جو کچھ کرے سو حق کے لیکھے
دُکھ سُکھ موں راضی رہے — دم دَم شکر واتے کا کہے

خاوند سوں خاوند کو مانگے تِس کے در بِن اور نہ تانگھے
ساںچا ساںچی طلب نِت کرے سَر مرشد کے پاؤں پر دَھرے
مرشد پاک سوں مانگے حال دنیا کا ناں کرے خیال
حق کی یاد کا مطلب راکھے لے لے نام پریم اُس چاکھے
حق کا نام مرشد کیو دان تو نوشہ پایا عرفان

دوہرہ

تَن مَن دَھن قربان نوشہ مرشد پاک سوں
جِن دینا عرفان نور بنایا خاک سوں

حمد پروان

تکبیر: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

آدانت

اَٹ

جا کی صفت بے انت، انت نہ یا کی ذات کا
نوشہ ساچا کنت ، ساچے پاویں ساچ موں

آدانت مدھ ہوئے ، جاسوں آد مدھ انت ہے،
دوسر ہوا نہ ہوئے ، آدانت مدھ ایک وہ

آدانت مدھ متن سے، آدانت مدھ کہن موں
کہے کہاوے لون سے، آدانت مدھ بوجھ کے

وہی آد مدھ انت ، جا کو آد مدھ انت ہے
ناں بانی بولی بنت ، آپ نہ بانی بولتا

بہروپ ——— دوہرہ

نوشہ دیکھ بہروپیا رُوپ رُوپ بن آ
بدلے ناہیں اصل موں دیکھن موں بدلا

بیرنگ ——— دوہرہ

نوشہ دیکھا جگت موں جو ڈھونڈے سو پائے
بیرنگی سربنگ کوں سو ڈھونڈے جو پائے

تحمید ——— چھپے

مرشد پاک کیا کھسما نا نوشہ نام سمہالا
ناں وہ جمہاں ناں وہ مرتا ناں بڈھا ناں بالا
نام الٰہی سب سوں اعلیٰ آپ اعلیٰ سوں اعلےٰ
گرم سرتس پیدا کیتے وہ سب سے نرت نرالا
جہاں جہاں درویش الٰہی تہاں آپ کرے برت بالا
سچیاروں سے کیا کہ سا کے بے مرشد منہ کالا

دوھرہ

اللہ کو مرشد کہیں نوشہ جو سچیار
مرشد کو اللہ کہیں مرشد تنہوں بیزار

سرگن نرگن

دوہرہ

سرگن نرگن رام کوں سب ہیں سب بن پائے
سرگن مانہہ صلاحیئے نرگن کہا نہ جائے

ے

سرگن ہوئے اور ہوون ہارا
سو چھم ہؤا ستھول پسارا
سرگن لیئے سرگن کہئے
نرگن ناں لیئے ناں کہئے
سرگن نیڑے سرگن دور
نرگن ناں نیڑے ناں دور
سرگن مانہہ سب ذات صفات
نام نشان مکان کی بات
سرگن مانہہ بھگت اور سگت
نرگن مانہہ نہ ہؤا جگت
سرگن مانہہ بھیکھ اور ریکھ
نرگن مانہہ الکھ الیکھ
سرگن مانہہ وکھن سنن بولن
نرگن مانہہ ناں تھڑن نہ ڈولن

دوہرہ

سب کچھ ہوا اگیان میں گیان میں ہوا نانہہ
صفت دیکھی تو سُرگنی ذات تو نِرگُن مانہہ

دوہرہ

نِرگُن سُرگُن دبھی ہے یہی گیان اگیان
سُرگن سُپنا رُوپ ہے نِرگُن تت نِربان

دوہرہ

نوشہ نِرگُن ذات ہے سُرگن ہین صفات
اُلٹ پلٹ صفات موں جیوں کاتیوں نت ذات

دوہرہ

سُرگن نرگن اور ناں اور نہ سن پرکاس
نوشہ سب کچھ تجھ بیں تیرے باسنا باس

دوہرہ

ہے سُرگن ہے نِرگُنا ہے ارُوپ سارُوپ
اپنے رُوپ نہ دیستا نوشہ وہ بہرُوپ

سرُوپ رُوپ

نوشہ جویو سرُوپ ہے تاکو ایک نہ رُوپ ہے
کہئے تسے ارُوپ دا جاکو رُوپ سرُوپ کا

دوہرہ

رُوپ رُوپ میں جو بسے کہئے تسے سرُوپ
نوشہ وہی سرُوپ ہے جاکو کہیں ارُوپ

دوہرہ

رُوپ رُوپ موں جو بسے وہی ارُوپ سرُوپ
ایک ایک رُوپ نہیں جاہ کو سوئی سرُوپ اروپ

دوہرہ

نوشہ رُوپ سرُوپ کا راکھے مرد درویس
اپنی کھیل پچھان کے کرے جو چاہے ویس

دوہرہ

جب دیکھا تب جانیا مرشد کے سرنا
نوشہ جو موں اروپ ہے سو ہو سروپ دکھلا

اٹ

جاکو ایک نہ رُوپ ، رُوپ روپ موں وہ بے
کہئے تِسے سروپ ، نوشہ جو یو اروپ ہے

شان تنزیہ و تشبیہ ——— چھپیہ

بھیکھ بھیکھ موں دیکھ دیکھ دیکھا حق نوشہ
جگت سگت کا شاہ کرن ہار ایک اللہ
رنگ ڈھنگ اور سگل سکل سوں پاک منزّہ
ڈیل ڈول نہیں تاہ ہے اُروپ سروپہ
بے نشان بے عیب بے مکان بے اَنتہ
ذوالجلال کر پال بے زوال بے شُبہ

دوہرہ

الکھ رُوپ اُروپ جو سرب رُوپ ہے سوئے
الکھ رُوپ کوں وُہ لکھے جو رُوپ رُوپ موں ہوئے

سویہ

اے الکھ اروپ اجونی ابھیٔے اکال اُجالا
نربھنگی سربنگ سروپا جوتی رُوپ دیالا
گور گور کے گوردیو کے دیوا گوبندا گوپالا
نوشہ تمرا داس تم ٹھاکر بیگ کر دیرتن پالا

دوہرہ

سُرب رُوپ سربنگ کوں رُوپ انگ نہیں ایک
بھئے ایک کرتار سوں رُوپ رنگ انیک

سویہ

ہے کرُپال دیال تعال اچل اٹل اچُول ابھالا
رب الب الوبھ اروگ اسوگ ابھوگ اجل جلالا
دھرت اکاس پتاس بناس جلوں میں تھلوں میں توہیں پرتپالا
دھیان گیان بیان چھپان سبھنوں میں توہیں توں سبھنوں سے نرالا

اٹ

دیر سکھ من سانت ، گھر بارپت بزرگی
بھوجن بھانتو بھانت ، دیون ہار داتا رہے

سویہ

ہے سکھ ساز غریب نواز اُدیکھ ابھیکھ اساس اناسا
بڑے بدار غنیمین گار امان زمان کو دُکھ بناسا
سیس نوار کروں منہار اسیس نہار دھروں یہ آسا
داس کے راس کرو سب کارج دیس بدیس موں دیؤ سکھ باسا

اٹ

ایک کہیں تشبیہ ، ایک کہیں تنزیہ ہے
نوشہ کہے صحیح ، دونو ہی میں پائیے

دوہرہ

نوشہ مجھ میں یُوں چھپا جیوں پانی رنگ مانہہ
رنگ گھُلیا پانی مِلے بن پانی رنگ نانہہ

دوہرہ

جیسے دید بسے نینن موں تیسے وُہ بسے ناہنہ
نوشہ لکھا جو حق ہے پر آئے نہ لکھن مانہہ

دوہرہ

مہندی پات موں جیسے لالی تیسے بھی نہیں خدائے
نوشہ تِس بِن آور نہ لکھیں جس کا سب بنائے

صفات و ذات ——— دوہرہ

درسن دیکھ صفات کا مست ہوئے درویش
نوشہ مستی ذات کی پیش پیش سوں پیش

قدرت ——— دوہرہ

قادر کا در چھاڑ کے کِت جاویں درویش
نوشہ جس قدرت لکھی تِن کو قدر ہمیش

اٹ

قدرت کل کمال ، قادر ذوالجلال ہے
نوشہ اُسے سمھال ، جو سب بلائیں ٹالتا

کنہ ذات ——— یاد

جَیسا ہوئے تَیسا ناں لکھئے یہ لکھئے جو ہے
کون شے سوں اُس رلائے جس خلقی سب شے
پاک ذات بے چوُن چگونہ اَپرَم پار اَلَہ
بے نشان بے شبہ نمونہ نوشہ یُوں ہی صلاح
کنہ الٰہی لکھے نہ کوئی کہیں نہ لکھے ہوئے
ایک انیک ہو ظاہر ہوُا خفیہ ظاہر سوئے
یہ سمجھا جو ہے وہ اور نہ سمجھا جائے

کچھ نوشہ سانچ کہے سمجھیں تو سمجھائے
سمجھ سمجھ جب سمجھیا تو سمجھا سمجھا نانہہ
نوشہ وہ کیا سمجھئے جو سمجھ بے سمجھی مانہہ
جان جان کے جان وہ جانے جان اَجان
یہ جانا ناں جانئے جیسا آپ سُبحان
بھیکھ بھیکھ موں دیکھیا نوشہ ایک ابھیکھ
دیکھ دیکھ وہ بھیکھیا جا کوئی بھیکھ نہ ریکھ
بھیکھ بھیکھ موں ایک ہے ایک کیا سب بھیکھ
نوشہ بھیکھی یوں کہے وُہی سِکھ وُہی سیکھ
وہی بھیکھ سنیاس کا وہی بھیکھ براگ
قلم سَدا شِوْ یوں کہا ہر کی سیوا لاگ

دوہرہ

انت نہ کسیوں پائیا لکھاں کُنھوں نہیت
رہے سُجان اجان ہو نوشہ موڈھ سمیت

مہادیو ——— دوہرہ

وِنیت اپاری مُہادیو سَدا شِوْ توہیں نانْو
اَسُر اَوتار کھیلیں سَدا جُگتْ کھیل کو گانْو

مناجات

تو صاحب بے انت بے حاجت بے نیاز دانا کرتار
ہم بندے کیا کریں بڑائی ظاہر باطن تیرا پسار
میرے مرشد جی طالب راکھو سانچی قوت قدرت دھار
سُگھڑ سیانے دانے بینے تیری صفتاں کرے بے چار
اوڑک صفت کرن یہ تیری تیریاں صفتاں نہیں شمار

آپ ایک انیک پسارا تین لوک تیہ اسنسار
جیتا جانوں تیتا پچھانوں انت نہ آوے پار اُرار
خلقت قدرت انت نہ اوڑک گِن گِن کیتی گئے ہار
گِن گِن تھکے گِنت نہ چھوڑیں جو صفتی تِس صفت بویار
سبھناں پالے ایک ایک سمھالے توہیں جانے سرجنہار
ایک نام کی یاد سمھالے کیتی یادی اُترے پار
اپنی مہر کرو نوشہ پر نام جپے پاوے دیدار

۵

چاہ میرے من یہ اُٹھے توں اپنے جَیسا کر
جو توں چاہیں ہوئے سو تیری مُکت تیرا ڈر
کر کرپا پربھ میل لے ملے سریں سب کاج
میں تو واسن واس ہوں تو مہاراج دِھراج
تیری روبھ تیری چونپ ہے تو ہی جت تو ہی باد
مدھ مدھ نوشہ بھیا تو ہی انت تو ہی آد

ڈنکا توحید

حق۔فقیر

مولے یاد کرو سبھیارو یاد کیئے من جیب سوارو
باقی عشق کے رہو سدا حق کی بولو صفت ثنا
حق کی یاد سوں جی لگایو مُکھ سوں کہو سو من میں لایو
مہر نظر مرشد جس کرے حق کی یاد سوں من موں دھرے
حق کی یاد کی جن کوں وادی تن کوں جنگل میں آبادی
حق کا نام جس کے جیو بسے سدا جیئے موت تاسوں نسے
حق کا نام جس کے من رہے سو من قائم کبھی نہ ڈھے
حق کا نام کہے جو کوئے مُنہ میٹھا مُکھ اُجلا ہوئے
حق کے نام کا شغل جو رکھے بھیت حق کا وہ ہی لکھے
حق کا نام جو کئے حضوری حق پاک تِس پاوے پوری
حق کا نام جنہوں کی آس تنہوں کُچھو نہ خوف ہراس
حق کے نام سوں جن کوں واس تِن کوں تِل بھر نہ وسواس
حق کے نام کا جن کوں مانا پنتھوں میں سُن پنتھ شہانا
جن کوں آسرا حق کا نام تِن کے کبھی نہ اٹکیں کام
حق کے نام سوں جن کوں شان وہ ہی سر سلطاناں سُلطان
ایک حق پر جسے بِساہ وہ بادشاہاں کا سر بادشاہ
ایک حق پر جن کوں پَت سے مُکھ اُجلے اُجل مَت
حق کی یاد جنہوں کوں کار نوشہ تِنہوں کہے سردار
حق کا نام فقیر سنگ پائے وُہی حضور فقیر سنگ جائے
سنگ فقیر کا کرے بادشاہ جگ موں ہووے صفت صلاہ
سنگ فقیر کے چُھٹے گناہ دِل کا کھوج پاوے اِلٰہ

سنگ فقیر کے ہوئے حضوری   مِٹے تکبّر مان غروری
سنگ فقیر کے مُنہ ہووے نورانی   سنگ فقیر کے امن امانی
سنگ فقیر کا مَیل سب دھوئے   سنگ فقیر کا خودی کوں کھوئے
سنگ فقیر کے خاوند بُوجھے   سنگ فقیر کے سب کچھ سُوجھے
سنگ فقیر کے بُوجھے سائیں   سنگ فقیر کے ردّ بلائیں
سنگ فقیر کا محکم بیڑا   ہووے فقیر کے سنگ نبیڑا
کون فقیر؟ مرشد فقیر   جاسوں پائے وحدت کی دِھیر
کون درویش؟ مرشد درویش   جا کے مِلے خوشی ہمیش
جو چاہے پاوے دیدار   پاک درویش سوں کرے پیار
ہر موں ایک درویش دکھائے   سانچی بات درویش بتائے
آگ باد پانی اور خاک   سب موں دِیسے ایک نور پاک
جیو جیو اس کے جیون جیویں   دِیا اُس کا کھاویں پیویں
سب اُس کے وہ سب کا شاہ   وُہی کرے سب کا نرباہ
سب اُس کے پر کوئی بِرلا جانے   مرشد ملے سو اوس پچھانے
مرشد ملے سو نام سوں لگے   مشک نام کی جوت جگ مگے
حق کا نام جن کے دل بسے   تن سوں پاپ دُلدّر نسّے
حق کا نام جِن کوں نِت یاد   ڈولیں نہیں سو مرد آزاد
حق کی یاد موں جو نِت رہیں   دولتمند اُنہیں دانے کہیں
اندر باہر جس حق سمھالا   نِت نِت وُہ ہی رہے سُکھالا
ایکو ایک پچھانے جو کوئی   ایہاں اوہاں کی سوجھی تِس ہوئی
حق کے نام سوں جس کا مَن مانا   تِس سانچا عرفان پچھانا
سانچی بات حق کی یاد   جاسوں وحدت کا سواد
مہر نظر مرشد جس کرے   سو طالب کہہ کس سے ڈرے

کھوج کھوج کر طالب سمجھے — جب سمجھے تب دُونا ریجھے
من سوں اُپجے حق کی یاد — مرشد ملے کا ایہی سواد
دو جگ کی ناں رہے پروا — مرشد پائے کا ایہی سُبھا
مرشد کے صدقے من سیجھا — تن من مرشد پاک پر ریجھا
قال شریعت حال حقیقت — مرشد پاک کی ایہی حقیقت
من موں وحدت جِجھ پر یاد — مرشد پاک کا ایہی ارشاد
مرشد ملے تب سوجھی پھڑی — مَیل مناں بھٹکن کی جھڑی
مرشد پاک جب راہ لگایا — تو ایک ایک موں ایک کر پایا
آپ ہی کھانا آپ کھوتیا — آپے سُننا آپ گوتیا
آپے مرشد آپ ہی طالب — آپے ہبنا آپ ہی غالب
آپ فراق اور آپ وصال — آپ ہی کنکر آپ ہی لال
ماٹی ایک بھانڈے بسیار — ایک پانی موج ھزار
آپے دانا آپ سوالی — آپ باغ اور آپ ہی مالی
آپ بنے آپ بنائے — آپے ریجھے آپ ریجھائے
آپ جاں ملا ذات سوں ذات — اب کہن سنن کی رہی نہ بات
قدم فقیر کے دھو دھو پیویں — لے لے نام فقیر کا جیویں
جن یہ فقر کا دینا حال — مہر نظر کر کیا نہال
فقر ہیں آئے حق کوں پایا — جیسا تھا تیسا سمجھ آیا
کیا سمجھا سمجھا نہیں جانے — کہا الکھ جب لکھا خدائے
جوں کتنے تجھے دیکھا وہیں — حق دیکھ کیا تو ہیں توہیں
جیسا سُنا تیسا ہی پایا — گیا شک من حق سمایا
حق بخشندہ دین پناہ — یادی کوں تس سنگ نباہ
سانچا صاحب حق اللہ — وہ ہی تکیہ وہی پناہ

وُہ ہی آسرا وُہ ہی مانا — جو جانا سو وہ ہی جانا
رب رؤف رحیم رحمان — بندے اپنے پر مہربان
اوّل سوں اوّل قدیم — آخر سوں آخر مستقیم
حیُ قیوم زندہ لایموت — لاشریک نر دشمن نر دُوت
لاولد ، لاوالد ، لا آل — اُس کے مرد درویش عیال
درویشاں کا وہی جیو اُدھار — وہی پار اُتارن ھار
درویشن کا وُہ ہی سنگ — اُس کے نام سوں راتے رنگ
درویشاں اُسں حق کو تاہنگا — اُس کے نام سوں ہویا لانگھا
یاد کرے سو بزرگ یادی — حق کی یاد سوں نت کرے شادی
یاد کرے تِس بڑا ثواب — ناں تِس دوزخ ناں عذاب
اوگنہار ہم ، حق سب گُنے — جس جس جس کی بینتی سُنے
رے من رے نن آگیا کیو — خالق کا کیوں نام نہ لیو
راہ راہ موں جس کا راہ — تِس کی یاد کر سنج صباح
انگ انگ موں جا کا رنگ — تا کی یاد کر ہر رنگ ڈھنگ
رُوپ رُوپ موں جس کا روپ — وہ ہی ہے آرُوپ سارُوپ
بَرن بَرن مانہہ جا کا بَرن — تِس ہر بَرن کی لاگ رہ سرن
کون ہر بَرن مرشد ہر بَرن — نوشہ مرشد تارن ترن
مرشد عشق حق کا دیا — حق دکھائے شک نیں کیا
ہے بھی حق ہو گا بھی حق — تھا بھی حق اس میں نہیں شک
گیا شک آیا یقین — تب یادی حق کو یاد کیں
یاد کئے سُدھرے یہ دیہہ — بنا یاد ہو گا تن کھیہہ
سب خوشی کا مُول ہے یاد — حق کی یاد کرن دل شاد
عاشق حق کا شاد ہے نت — حق پاک سوں جا کو ہت چت

عاشق حق بن اور نہ جانے — جو حق کہے سو عاشق مانے
کہے آپ مانے بھی آپ — عاشق اپنا آپ ہے آپ
عاشق حق کا حق ہی ہوئے — بناں حق عاشق نہیں کوئے
دوجا اور کہاں کوئی پائے — اپنا عاشق آپ خدائے
اونچی مت لے اونچے رل — جیو جدائی رکھ نہ تل
اُس بن توں سو کیسا توں — فِیْ اَنْفُسِکُمْ حق کہا ہیں ہوں
نوشہ مرشد رل آپ تجا — تو نوشہ کا ڈنکا بجا

دوہرہ

ڈنکا بجا توحید کا وحدت کیو ظہور
نوشہ مرشد قدم لگ پایا راہ حضور

مان تان

توکل علی اللہ

آیت شریف : وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (۶۴/۱۳)

دوھرہ

کسی کو دھن مان ہے کسی کو مایا مان
نوشہ نپٹ ادھین کو تو ہی مان تو ہی تان

سویّہ

کوؤ سلطان ، کوؤ چتر سجان ، کوؤ مایا ندھان ، کوؤ صاحب دیوان ہے
کوؤ ہے امیر ، کوؤ عاقل وزیر ، کوؤ صاحب تدبیر ، کوؤ صاحب نشان ہے
کوؤ زمیندار ، کوؤ جمعدار فوجدار ، کوؤ سردار ، کوؤ بیگ کوؤ خان ہے
ہوں تو ہوں ادھین ، مسکین تیرو نام دھاری موہ سے غریب کو ، تہارو مان تان ہے

سویّہ

کوؤ ہے نمازی ، کوؤ مفتی کوؤ قاضی ، کوؤ حاجی کوؤ غازی ، کوؤ حافظ قرآن ہے
کوؤ مایا دھاری ، کوؤ بڑا بکاری ، کوؤ مہا شو پجاری ، کوؤ مہا گیان وان ہے
کوؤ علماء ، کوؤ فضلا فقراء ، کوؤ امراء ، کوؤ شاہِ شاہان ہے
ہوں تو ہوں ادھین ، مسکین تیرو نام دھاری موہ سے غریب کو ، تہارو مان تان ہے

سویّہ

کوؤ شیخ سیّد قریشی ، کوؤ راجپوت ، کوؤ ہے بلوچ ، کوؤ مغل پٹھان ہے
کوؤ صاحب فوج ، کوؤ بڑے صاحب موج کوؤ بڑے صاحب اوج کوؤ بڑے مستان ہے
کوؤ ہوشمند ، کوؤ دانشمند عقلمند ، کوؤ زورمند ، کوؤ جوان پہلوان ہے
ہوں تو ہوں ادھین ، مسکین تیرو نام دھاری ، موہ سے غریب کو ، تہارو مان تان ہے

۲

مدح زتناولی

۶

رباعیات

رسول پروان

نعت

آیت شریف : لَقَدۡ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ عَزِیۡزٌ عَلَیۡہِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ (۹/۱۲۸)

یاد

مرشد وہی صلاحۓ جیسے شرع فرمائے
غیر شرع جو صفت ہے وہ تو نہیں روائے
عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ کہلایا نبی محمدؐ پاک
اور کسی کا قدر کیا جو ہووے ہوشناک
قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ یُوۡحٰۤی اِلَیَّ ہوا امر قرآنی
اَللّٰہُ اَکۡبَرُ جس کی بڈیائی اس کا کوئی نہ ثانی
شرع موافق سب کچھ لائق شرع منے کیوں ہیچ
غرضی غرض مقدم راکھے کرکر لاکھوں پیچ
اہل غرض تاویل بناویں لاویں دلیلاں پیش
نوشہ کہے فقیر الٰہی ہم لاغرض درویش

دوہرہ

جیوں کاتیوں جن جانیا وہ مرشد کر مان
طالب سیجے تاہ سنگ نوشہ سچ استھان

سویہ

لوہ بھیو زر کیول کینچن پارس کوں جب سنگ لگو ہے
سرن پرے سب روگ بیوگ اَرپاپ سراپ انیک بھگو ہے
کیا شیطان کرے ہم سوں اُن آدم کوں ہم واکو ٹھگو ہے
واہ محمدؐ دھن نبی جس کے اسلام سوں نام جگو ہے

دوہرہ

حضرت مرشد سب کا نوشہ سانچ کہے
مرشد سانچے مانیاں دُکھ نہ پاپ گہے

سویہ

رے من کا ہے کو ڈولت ہے ہمرے پچھ پال محمدؐ جی ہیں
پاک رسول پریم کے پھُول اچھے مکھ لال محمدؐ جی ہیں
دین پناہ ادھین پناہ سبھیں سکھ بھال محمدؐ جی ہیں
دُکھ نہ لاگت ہے تِن کوں جن کے دُکھ ٹال محمدؐ جی ہیں

دوہرہ

حضرت نور اللہ کا جگت حضرت کا نُور
نوشہ دیکھا دھیان کر تو گھٹ گھٹ ایک ظہور

سویہ

نور سوں نور ظہور کیو تر نور سوں لگ بھٹے گل لالا
آپ جلیل خلیل منے تب پرگھٹ ہو سبھنوں کو سمھالا
نور موں نور جمال دکھا سگرے گل کنول کئے رچھپالا
پاک رسول اپھُول محمدؐ دین دیال جگت کے اوجالا

دوہرہ

گو رو گرنتھ اور دھرم کرم ساکھی سکھی پنتھ
نوشہ سب جھوٹھی سُپنا بن پاک محمدؐ کنتھ

دوہرہ

مرشد پاک رسول ہے مومن ہے سچیار
نوشہ کلمہ پاک پڑھ پایا پاک دیدار

دوہڑہ

کلمہ نور رسول کا سُن پیارے سچیار
حضرت نور اللہ کا نوشہ کہے پوکار

دوہڑہ

آیا وحی رسول کوں ہمیں وحی رسول
صحی رسول فرمایا نوشہ وہی قبول

دوہڑہ

پیغمبر درگاہ سوں پہنچا دے پیغام
مرشد پاک رسول کی سوئی ہے کلام

دوہڑہ

آپ رسول فرمایا اَنَا اَحْمَدُ بِلاَ مِیم
نوشہ مرشد کون ہے؟ مرشد نبی کریم

دوہڑہ

پیر یہی فرمائیا اللہ ایک کرمان
مان محمد مصطفیٰ نوشہ کرے بیان

دوہڑہ

نبی محمد مصطفیٰ بھیجیا پاک سُبحان
پاک رسول کا بھیجیا نوشہ مرشد جان

علی مُرتضیٰ رض

دوہڑہ

مرشد رُوپ دکھائیا جیسے علی امیر
نیزہ ہاتھ گھوڑا تلے نوشہ کہے فقیر

دوہرہ

شاہ علی مولا علی مرشد علی امید
میاں علی خاوند علی نوشہ کہے فقیر

دوہرہ

جن پایا تن پریم سوں کہے فقیر نوشہ
حُبُّ عَلِیٍّ حَسَنَۃٌ لَا یَضُرُّ مَعَہَا سَیِّئَۃٌ

غوث دیدار

یاد

جو دیکھا سو مرشد مانہہ — نوشہ مرشد بن کوئی نانہہ
جو دیکھا مرشد تس اندر! — پیر امیر فقیر قلندر
ہر دیدار موں ھـہ دیدار — ہر دربار موں ہر دربار
مرشد کے دیکھے سب دیکھا — اور نہ جانے سکھ کیا سیکھا
مرشد پاک حق نام کا داتا — جیسا مرشد تیسا پتا نہ ماتا
کوڈ کہاوے پُن اہاری — کوئی کہاوے وودھا دھاری
کوڈ کہاوے مایا وھاری — نوشہ مرشد نام اہاری
مرشد مایا مرشد پونجی — مرشد سب مشکل کی کُنجی
مرشد ہمرا مان بڈائی — جیسا مرشد تیسا پیا نہ بھائی
مرشد غوثِ اعظم پیر پیراں — مرشد دستگیر میر میراں

دستگیرِ درماندگاں — کارساز بے چارگاں
دار وٹے دردمنداں — مشکل کشائے حاجتمنداں
اندھے کو آنکھاں — کوڑھے کو کایاں

نوشہ مانا بھیا دستگیر
مانے منایاں
توڑاوے زنجیراں
بھرکار مشکل مدد شاہ میراں

دوہرہ

شک گیو مرشد ملے پایو حق یقین
نوشہ مرشد کون ہے مرشد محی الدین

مہدی نامہ

حدیث شریف : اَلْمَهْدِیُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَةَ (ابو داؤد)
مشکوٰۃ شریف ج ۴ باب اشراط الساعۃ فصل ۲

دوہرہ

کیجئے صفت صلاح نت نت کے راتار کی
کہے فقیر نوشاہ واہ صاحب کرتار جی

چھپّہ

دَھن دَھن کرپال دیال پرت پالن ہارا
چکر دھار سنسار چار جگ توا اُبارا
دین دین نوہ دین دین واہ حق داتارا
دیہ پران سُدھ دھیان گیان سب توہ پیارا
ڈھنگ بان کر بان دیہ دشٹن سنگھارا
تاج راج اور دیگ تیگ اور توگ نگارا

دوہرہ

راؤ رائے دونو ناں رہیو رہیو نہ خان بیگ
آیو پنتھ جلال کا لے جل جلال کی تیگ

کَبِت

آئے ہیں قلندر جگ اندر ریگ کا ڈھ کے چھٹا لکھوائے سب رائوں کے راؤ کا
گرجے جل تھل جلال ڈنکا کڑکا کے دوڑے ابدال لے منصب امراؤ کا
ڈاریں گے دُھوم دھام ماریں گے رُوم شام تولیں گے مال دام جگ کے نِنیاؤ کا
جیتیں گے ہند سندھ چھوڑیں گے نہیں کوئی نند ہم ہیں گے بڑے رِند سُن کڑ کا فقراو کا

سویہ

ایک سمیں جگ ہیں جل ہیں تھل ہیں پل ہیں کر دِیَن ہیں براجا
جھوجھ کریں نہ ہٹیں نہ ہٹیں اپسے اُسترے بجتے سنگ باجا
ڈنڈ مچائے چڑھیں دَل دھائے پھرنگ اٹھائے گجیں نرگاجا
ہیں ہمرے رچھپال دیال بڑے جگ پیر محمّد راجا

سویہ

سنگھن کے بَل توڑ دِیَن اور راجن کے دَل موڑ دِیَن ھَیں
کاڈھ کرَپان کڑکار کریں اور دونو کے بانوں سے پھوڑ دِیَن ہیں
دین نسان جُھلدے گجیں گجدنگ بجا جگ جوڑ دِیَن ہیں
ساہنساہ پناہ ہوئے اب کُفر کے کان مروڑ دِیَن ہیں

سویہ

تاج کی راج کی لاج رکھوں نہ تو کٹکوں سے گھوں نہ گھوں
کھینچ پھرنگ نسنگ اکنگ ہے اڑ یک دلوں سے رہوں نہ رہوں
نند کو بیچ اٹھائے جلائے ارائے دیوں نہ رہوں نہ رہوں
محی الدین ہوں دین دُنی ہیں دین ہے دین کہوں نہ کہوں

سویہ

دین کو دیپک جارن کو جگ جیت امام اسلام جگیں گے
جو جی ہوں جل ہیں تھل ہیں سب سیس جھکا تن پاؤں لگیں گے
کھینچ کھگارَن ہیں گرجیں تب پرے ملیں اجبہ بھگیں گے
جا کو دیال کرے کِرپا اُس سانت سمیں تک وہی تگیں گے

سویہ

ایک سمیں جگ جچہ پڑیں گے جنگ تفنگ جگا دیں گے
رن امام مکیسر سوں چڑھ نوشہ تیگ چلا دیں گے

بجھرار بدار غنیمن کو کلگی سلطان کھاویں گے
بھاگ بڑے اُن کے جن کو اپنا دیدار دکھاویں گے

سَویہ

سماں ہمارا جب پہنچے گا ہم رن ڈال دکھاویں گے
سنمکھ ہوئے دَلوں کٹکوں کے کھانڈے کی دھار چلاویں گے
رند سہنس کروڑ کٹیں گے لوہو کی ندی بہاویں گے
راجیوں کے راج کھسوٹ لیں گے پھر بابوں کے چھتر چھناویں گے

سَویہ

کھنڈ لکھنڈ جچہ کریں گے ناں ہٹ اور ہٹاویں گے
جو ابھمان گُمان کی ماٹی سو سب گرد ملاویں گے
تنگ ترنگ سرنگ چڑھن اسپے سُترے کڑکاویں گے
راج کریں سگرے جگ موں دُشٹن کو مار گواویں گے

سَویہ

سرن پڑے کو راکھ لیں گے کچھو نہ دُکھ لگاویں گے
جو ہم ساتھ گہے اڑھکے گا مار پچھاڑ گراویں گے
عرب عجم دکھن پچھم سب دھرتی پکڑ جھکاویں گے
کفر کے گڑھ مڑھ توڑ دیں گے دین کا ڈنک بجاویں گے

سَویہ

داب دبائے نیرن سے باشنکی جی دھمکاویں گے
حکم اللہ محمد جی سوں گئووں سے سِنگھ لڑاویں گے
کھینچ پھڑنگ نہنگ سچے جگر دھاڑ پکار مچاویں گے
کفر کی دھاڑ پچھاڑ لیں گے دین ہی دین پلاویں گے

سن ہجری حضرت جی کے جب کتنے ستے ہو جاویں گے
اُن کے پاچھے بڑے امام محمد مہدی آویں گے
دُلدُل گھوڑا تلے رکھیں گے سیف گلے لٹکاویں گے
بھاگ بڑے اُن کے جن کو اپنا دیدار دکھاویں گے

سویہ

بیٹھ منوّر منبر پر مکّے دیوان لگاویں گے
آگے تخت نبوت کے سب حکم احکام چلاویں گے
نُور بھرے مُکھ سیس اُپر کلگی اور تاج جھکاویں گے
بھاگ بڑے اُن کے جن کو اپنا دیدار دکھاویں گے

سویہ

جھاڑ پہاڑ ندی جنگل موں دین کا دیا جلاویں گے
عدل انصاف سوں سنگھ گئو کو اکٹھا پانی پلاویں گے
اپنے سیس مبارک پر بادل سوں چھتر جھلاویں گے
بھاگ بڑے اُن کے جن کو اپنا دیدار دکھاویں گے

سویہ

حمد اللہ صلوات محمد جی کو کہہ سکھ پاویں گے
آل اصحاب نبی صاحب پر سدا سلام پوچاویں گے
جو ہو اہل شریعت اُس سے جی سوں پریت لگاویں گے
کڑک گرج للکار پکار کے اڑے ستے اڑ جاویں گے

سویہ

دین کی پرت پالن کو سچیار ابارن آویں گے
دُشٹ غنیم نگھار بدار جگت درویش بساویں گے
اُن کے چرن مبارک پر جب وارے وارے جاویں گے
تو سلطان سَوَیہ نوشہ جگ میں سینہ کہاویں گے

۳

مرشد رتناکر

مرشد سنگ

آیت شریف :وَکُونُوا مَعَ الصّادِقِین (۹/۱۱۹)

یاد

پارس سنگ جب لوہا مِلا تب لوہے سوں ہُوا طِلا
دیپک ساتھ جب دیپک لاگا تب اُس کا نور نور سوں جاگا
میٹھے سوں پانی رَل گیا تب پانی سے شربت بھیا
پھُول سنگ تِل کیا میل تیلی تِس سوں کیا پھُلیل
لُون پڑے پانی تو گرے سو بھی ناؤ کے سنگت تَرے
آچھے سنگ مت آچھی آئے غافل کی سنگت بھرمائے
آچھا مرشد پاک پیارا جس کے صدقے بھیا پار اُتارا
آچھی مت مرشد کی مَت جا سے رمز پچھانے تَت
آچھے مرشد کے سچیار جن سے راضی پاک پروردگار
آچھے مِلا آچھا سنگ بھالا تب نوشہ کا مَن بھیا روالا

دوھرہ

آچھا نام خدا کا آچھا آپ خدا
آچھا مرشد پاک ہے جس نوشہ کیا اچھا

ناد

نوشہ بندھن نا کا ٹوٹے جو من مرشد سنگ جوڑے
دُنیا کی پھانسی سوں چھُوٹے چاہ دُنی کی چھوڑے
چلے جہاں چلائے مرشد غیروں سے مُنہ موڑے
حق یقین کی ساگر کھیلے بھرم گگریا پھوڑے
مولیٰ مرشد موں توں پاوے جو من سے میں بچھوڑے

دوھرہ

بلی آوے بلی جاوے زبل آئے نہ جائے
نوشہ کارج جگت کے سگتواں کرائے

دوھرہ

جون بلی جونی بلی بلی جوت اور جات
نوشہ مرشد سنگ رل طالب سبل ہو جات

دوھرہ

مرشد من موں یوں بسے جوں سورج موں جوت
نوشہ مرشد سنگ ہے کبھیں ہوت انہوت

دوھرہ

مرشد من موں یوں بسے جیسے مَن تن سنگ
سمیں پہ من تن چھوڑتا یا ہیں پڑے نہ بھنگ

دوھرہ

مرشد من موں یُوں بسے جُوں جل بیچ ترنگ
نوشہ جنمن مرن ہے ہمرا مرشد سنگ

دوھرہ

مرشد نت انگ سنگ ہے کبھوں بچھڑے نانھہ
نوشہ کاہے رودیئے نت کے ملنے مانھہ

مرشد سیوا

حدیث شریف : سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ

یاد شہانا

فقیرا۔ میں کیا کروں بہشت کو اور طوبیٰ جیسی چھاں
وہی سرس سہاونا جہاں پئی گل بانہہ

فقیرا۔ زہد ریاضت کو کرو ذکر شغل خیرات
بن مرشد نہیں پائیے پاک اللہ کی بات

فقیرا۔ باتیں پریم نہ اوپجے لاکھ کرو جے کوئے
سیس کاٹ پگ پر دھرو تو کچھو ہو تو ہوئے

فقیرا۔ مرشد پاک کے ہاتھ سوں عشق کا پیا شراب
آپ کہیں عاصا کہیں تسبیح کہیں کتاب

فقیرا۔ ذات نہ پوچھ فقیر کی پوچھ اللہ کا راہ
واہ تو مل گئو ذات موں کہے فقیر نوشاہ

یاد شہانا

سب کلاماں کلام مرشد کی کلام ہے
سر ناماں کے نام قادر پاک کا نام ہے
قدم مرشد کے چُومئے جو سر بندگی کے بندگی
ٹہل مرشد کی کیجئے جو ہو دیہی دہ چند گی
ہووے پار اتار مرشد پاک کی مہر کر
نوشہ کہے پوکار سہ مرشد کے پاؤں دھر

دوہرہ

موت نہیں درویش کو مرے جو دُنیا دار
نوشہ وُہ نرکیوں مرے جو جیوے نرہنکار

سویّہ

لوبھ مرے ہنکار مرے موہ کام کرودھ مرے پہ مرے
سانت کیئے نِرمَت جِتنے لہے ساگر سوں اترے اترے
یاد کریں سو کبھو نہ مریں من نام لئے سدھرے سدھرے
یوں گرے جل موں جو گرے سو ناؤ کے سنگ ترے پہ ترے

دوہرہ

جیوں کا تیوں جن جانیا وہ مرشد ہزباد
تا کے سنگ طالب ترے نوشہ حق کر یاد

سویّہ

سرن پڑے دُکھ پاپ جھڑے سنتاپ کچھو نہ رہے نہ رہے
نام لئے سُکھ جام پیئے دکھ داروے نہ سہے نہ سہے
مرشد کے پگ لاگ رہے گر اورن کے نہ گہے نہ گہے
کاہو کی چاہ نہیں من میں نوشاہ کوؤ نہ کہے نہ کہے

اَڑ

اب ناہیں کچھو چاہ ، جو من اٹکے تاہ سوں
کہے فقید نوشاہ ، چاہا تھا سو پائیا

سویہ

مرشد کے پگ لاگ رہے تو پاپ دلدّر بھیئے چک چورا
مٹ گیو بھرم کیو حق کرم رکھے جگ شرم گیو دُکھ جھورا
مرشد واہ کہے نوشاہ سچے پت شاہ کا واہ ظہورا
بے مرشد کی آن نہ مانے سو سچیار فادر کا پورا

چھپّیہ

واہ مرشد جی

نینوں مرشد دیکھئے انتر دَھر ٹے دھیان
کانوں ساچی صفت سُن من سوں لیجے مان
دل مرشد کے ناؤں پر کیجے صد قربان
مرشد مرشد رات دن بولے پڑی زبان
ہاتھ پاؤں سوں ٹہل ہو ایندھن دیجے آن
سر مرشد کے راہ موں نوشہ خُوب پچھان

دوھرہ

جان مرشد کی نظر کر نہیں موت لے جائے
نوشہ یوں ناں دیکھئے تو آخر دن بھی جائے

دوھرہ

مرشد کے پگ سیس دَھر چرن کنوں چیت لائے
ساںچے لیکھے لارلے نہیں آخر ماٹی کھائے

دوھرہ

جو مرشد کے بچن پر نوشہ دھرے دھیان
دولت دنیا دین کی پاوے سچ کر مان

دوھرہ

در مرشد کا چھوڈ ناں ٹہل کما دِن رَین
نوشہ مرشد دیکھیاں پاوے مَن تَن چَین

مرشد ملاپ

یاد

سادھو کو سادھو ملے سُورے کو سُورا
طالب کو مرشد ملے مِٹ جائے وسُورا
جَیسے کو تَیسا ملے نِت سنگ ملے پُورا
نوشہ مرشد کے ملے باجے انحد تُورا

دوھرہ

نوشہ مرشد پاک مِل پہنچا ایسے ٹھور
جو لے کے دیدار بن جھفاں نہ دیسے اور

دوھرہ

نوشہ مرشد کے ملے ملے اپنا آپ
مرشد دیوے تھاپنا تو ہر ہر کرے ملاپ

دوھرہ

شہسوار مرشد کہیں شیعہ کہیں امام
نوشہ مرشد کے ملے پایا دین اسلام

دوھرہ

مرشد جا کو مِل گیا تا کو مِلا خدائے
وہ طالب شیطان سوں کبھی نہ رانیو جائے

دوھرہ

رہبر سانچے پایاں بھُول بھٹک سب جائے
نوشہ مرشد کے ملے ملا آپ خدائے

دوہرہ

اس دنیا کو چھوڑ دے یہ ہے سارا کھیل
جس چیلے ہر ملے سو نوشہ مرشد میل

دوہرہ

سُو کے ہوویں ہرے نوشہ حق کی یاد سوں
حق بھنڈار بھرے مرشد کے ارشاد سوں

دوہرہ

جا کو طلب اللہ کی وہ مرشد طلب کرے
نوشہ مرشد کے ملے سُو کے ہوویں ہرے

دوہرہ

مرشد مولیٰ میلیا کلمہ پاک بھرے
جت لاوے تِت لگنا نوشہ صفت کرے

مرشد ماننا

یاد

مرشد ایک منوایا ہم دل سوں لیا مان
حال قال موں پائیا نوشہ ایک سجان
مرشد صاحب میلیا پاک نظر فرمائے
نوشہ جب ہیں دیکھیا تو مرشد ملا خدائے
مانے مرشد ایک کے من موں رہا نہ غیر
نوشہ مرشد مانیاں تو ہوئے نِر وَیر
مرشد ایک ہی مانیا مانا ایک خدا
نوشہ مرشد ایک ہے دوجا بھرم بھٹکا

یاد

بن مرشد اور نہ مانیا بن مرشد اور نہ جانیا
بن مرشد اور نہ بھیکھیا بن مرشد اور نہ دیکھیا
ایک مانا مرشد پاک ہے بے مرشد کے منہ خاک ہے
ایک مرشد ہے اُستاد ہے اور اُستاد برباد ہے
ایک مرشد پاک ہے پیر ہے یہ جانے وہی فقیر ہے
ایک مرشد ہے گور جانیا گور وا کیا سچ کر مانیا
وہ مرشد اپنا آپ ہے جا سوں حق ملاپ ہے
وہ مرشد تن جان ہے جا سوں سانچا عرفان ہے
جو صاحب صاحب جانتا وُہ حکم مرشد کا مانتا
جس بندہ بندہ جانیا تِس سانچا حق پچھانیا

جس حق کا حق نکھوئیا　　وہ سانچا بندہ ہوئیا
بن مرشد اور نہ چاہیا　　ایک مرشد ہی سالاہیا
بن مرشد اور نہ بھائیا　　مَن مرشد پاک سوں لائیا
بن مرشد اور نہ بُوجھیا　　بن مرشد اور نہ سُوجھیا
ہمیں سیوا مرشد شاہ کی　　ہمیں پُوجا اُس بادشاہ کی
بن مرشد دُوجا اور ناں　　بے مرشد کو کوئی ٹھور ناں
ایک مرشد مہاراج ہے　　ایک مرشد صاحبِ تاج ہے
ایک مرشد صاحبِ تیگ ہے　　نِت گرم اُسی کی دیگ ہے
بن مرشد اور نہ میت ہے　　یہ جانے جسے پریت ہے
ایک مرشد ہی سلطان ہے　　من مرشد پر قربان ہے
بن مرشد اور نہ راؤ ہے　　مہر مرشد کا سبھاؤ ہے
بن مرشد اور نہ ذکر کہہ　　طالب بے غم بے فکر رہ
بن مرشد اور نہ شاہ ہے　　مرشد سانچا بادشاہ ہے
مرشد صاحب دیوان ہے　　ایک مرشد صاحب نشان ہے
جہاں مرشد تہاں عرش ہے　　بہشت مرشد پگ کو فرش ہے
عرش کرسی مرشد کی کھیل ہے　　معراج مرشد کا میل ہے
جہاں مرشد تہاں اللہ ہے　　ایہی سانچی درگاہ ہے
نِت مرشد کے دربار رہ　　بے مرشد سے بیزار رہ
نِت مرشد سانچا یاد کر　　بن مرشد سب برباد کر
نِت صفت مرشد کی کیجئے　　مَن دَھن مرشد کو دیجئے
نِت ذکر مرشد کا کیا کر　　نام مرشد پاک کا لیا کر
بہشت دوزخ مُلّا جانتے　　ہم یاد غفلت پہچانتے
جو اک پل غافل ہوئیا　　تِس بہشت کا باسا کھوئیا

یاد بسرگ غفلت تو نرگ ہے — بن یاد کے سب کچھ ترگ ہے
بہشت مرشد کے پگ تلے ہے — اب دوزخ کا کیا چلے ہے
چِت چرن سنگ لائیا — تو باسا بہشت موں پائیا
مرشد کا مانن بہشت ہے — بے مرشد دُشٹ پلشٹ ہے
اے سانچے مرشد پاک جی — سُن لیجے نوشہ کی بینتی
یہ بھیکھ درویش کو پائیے — سچیار نہ بھیکھ منگائیے
ماتھے دُشٹن کو ناں لائیے — اپنا دیدار دِکھائیے
یہ عرض غلام کی مانیئے — داسن کا داس پچھانیئے
اپنا ہی کر کر راکھئے — پَت ہر گھر ہر دَر راکھئے
تمھیں لاج ہے اپنے حال کی — مجھے دیجئے سُکھ کی پالکی
میں مرشد سانچا پائیا — تو نوشہ جگت کہلائیا

ی

مانا مرشد پاک ایک اور کوؤ نہ مانا
راجہ راؤ جہان کا مرشد پچھانا
مرشد راجہ راؤ اور کوؤ راؤ نہ رانا
راج نہ کویو رہے ہوئے تاج راج شہانا

دوھرہ

کلمہ باجا حق کا یہ ساچا لال ہے
نوشہ مرشد پاک کا تاج راج اٹال ہے

دوھرہ

پہلے پرگھٹ مانیاں مرشد پیر اُستاد
نوشہ مرشد مانیاں قادر آیا یاد

دوہرہ

پیر مرشد کے مانیاں جاگے بخت اقبال
نوشہ تخت نصیب ہو راج بھاگ دھن مال

دوہرہ

جو مرشد سر مرشداں سانچا مرشد وُہ
نوشہ مرشد یاد کر اوراں سے کیا توہ

دوہرہ

سانچا مرشد مانیاں اور نہ ماناں کوئے
نوشہ مانے ایک کو سانچا طالب سوئے

دوہرہ

مرشد سانچا جانیا اور نہ سانچا کوئے
دُوسر سانچا جانئے جو دُوسر سانچا ہوئے

دوہرہ

فقیرا۔ طالب مرشد ایک ہیں ہادی مرشد ایک
وہ وحدت کو جانتے جو صاحب کے نیک

دوہرہ

مرشد مانے ایک کو اور مانے نہیں انیک
نوشہ مرشد مانتے جو صاحب کے نیک

دوہرہ

مرشد وُہ ہی مانیا جو مانا سب جگ مانہہ
نوشہ اُسے نہ مانیا جو مانے کوئی نانہہ

دوھڑہ

نوشہ مرشد وہی ہے جو مانا سب جگ مانھہ
سو مرشد نہیں مانیا جو کوئی جانے کوئی نانھہ

دوھڑہ

من مرشد سوں مانیا اور سوں مانیا نانھہ
نوشہ مرشد تن بسے من بسے مرشد مانھہ

دوھڑہ

مرشد وُہ ہی مانیٔے جو سب کا مرشد ہوئے
نوشہ مرشد حق ہے اور نہ مرشد کوئے

دوھڑہ

فقیرا۔ مرشد اللہ پاک ہے مرشد پاک رسول
مرشد کلمہ پاک ہے مرشد اساں قبول

دوھڑہ

مرشد رب رسول ہے مرشد دین اسلام
نوشہ مرشد وہی ہے جس دیا حق کا نام

دوھڑہ

فقیرا۔ حق مرشد دویو ایک ہیں مرشد دیو بتائے
حق دیدار دکھایا مرشد رُوپ بنائے

دوھڑہ

حکم چلاوے دین کا حُکم دُنی کا ڈھاہ
مانے مرشد پاک کو کہے فقیر نوشاہ

مرشد مہماں

دوہرہ

حق رسول موں پائیے مرشد مانہہ رسول
نوشہ مرشد من موں بسے تو ہووے حق وصول

دوہرہ

مرشد اللہ پاک ہے مرشد پاک رسول
مرشد وہ جس یہ کہا لئے سو کہے قبول

دوہرہ

مرشد موں مرشد ملا مرشد موں فنا
نوشہ مرشد سوں ملے مرشد ملا خدا

دوہرہ

صفت مرشد کی کیجئے اور کی کیجے نانُہہ
نوشہ جو جو صفت ہے سو سب مرشد مانُہہ

دوہرہ

نعمت مرشد پاک کی کافی بھئی نوشاہ
بخشنہار کی بخش کی اب نہیں رہی پرواہ

دوہرہ

ماتھا لوح محفوظ ہے لکھوا جیوں قرآن
مہاں مرشد پاک کی نوشہ کرے بیان

مرشد استاد

فضائل مرشد

چھپّہ

ہم فقیر مُلّا کہیں ملّا کہیں اُستاد
نوشہ حق نہ بھولئے ایک تعلیم ارشاد
ہم فقیر مرشد کہیں تم مُلّا اُستاد
دونو کا مٹھ ایک ہے مولیٰ کیجے یاد
گورو کہو مرشد کہو پیر کہو اُستاد
اس کہنے سوں ہوئے کیا صاحب کیجے یاد

دوہرہ

بن مرشد مانے نہیں نوشہ مرد سچیار
پیر فقیر امیر موں دیکھا مرشد کا دیدار

دوہرہ

پیر مرشد دونو ایک ہیں مت کوؤ جانو دوٗ
نوشہ مرد جوؤ ہے پیر بھی وُہ ہی ہو

دوہرہ

جیسا مرشد اپنا تیسا اور نہ کوئے
جنم جنم کے پاپ دُکھ پل موں دیوے کھوئے

دوہرہ

حکم بناں نہیں مرشدی مرشد حکم سوں آ
نوشہ مرشد وُہی ہے جا کو حکم خدا

دوھڑہ

مرشد بولتا بانیا جا کا سب ظہور
وُہی سُنے بولے وہی گھٹ گھٹ وہی بھرپور

دوھڑہ

مرشد بے غم پائیا بے غم لیا دیدار
بے غم ہوئے دیکھتے نوشہ کے پوکار

دوھڑہ

مرشد کہے سو وُہی کر امر بجالے آ
مرشد کی کرنی نہ کر جو مرشد کرے ادا

دوھڑہ

نوشہ مرشد نین ہیں اوّل ہادی جان
دُوجا وِدیا جو کہے بات پِتا تربان

مرشد پتا

دوہرہ

غوث قطب اور اولئے سب صفت مرشد کی کین
نوشہ مرشد پائیاں پائیے دُنیا دین

دوہرہ

مرشد جل دل کنول ہے تہاں بسے من بھور
جل موں کنول ہریا رہے بھور مگن تنہ تھور

دوہرہ

نوشہ مرشد پھول ہے قول مرشد کے باس
طالب لیوے باسنا تو پاپ دلدر ناس

دوہرہ

فقیرا۔ مرشد پھول گلاب کا قول مرشد کے باس
طالب پاوے باسنا تو پاوے سُرگ موں باس

دوہرہ

مرشد کا تن تخت ہے اس پر حق بادشاہ
قول مرشد کے امر ہیں کہے فقیر نوشاہ

دوہرہ

مرشد ہمرا ایک ہے دوسر ناہیں کوئے
دوسر مرشد نو کردں جو دوسر کوئی ہوئے

دوہرہ

نوشہ مرشد ایک ہے جانے جو سچیار
ہر درویش کی خادمی یہی سچیار کو کار

دوہرہ

نوشہ مرشد چاند ہے جگت اندھاری رات
بے مرشد بے یادیاں اندھلوں جیسی بات

دوہرہ

نوشہ مرشد پاک ہے نِر نِر بھو نِر وَیر
طالب کو تِس سوں ملے سگل محل موں خَیر

دوہرہ

مرشد ہے دیدار محل طالب دیکھن ہار
نوشہ مرشد پاک موں دیکھا پاک دیدار

دوہرہ

مرشد ایسا چاہیے جیسے ناؤ سُبھاؤ
بھار لئے سر اپنے اوراں پار لنگھاؤ

دوہرہ

جَیں پایا تَیں مرشدوں بن مرشد کُچھ ناہُہ
آکھے نوشہ قادری قادر مرشد ماہُہ

دوہرہ

نوشہ مرشد پاک کو دَم دَم ساتھ صلاح
بے مرشد کو جو مِلا ہُوا وُہی گمراہ

مرشد پرکاس

مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ

دوہرہ

باطن سب کے آپ ہے دیکھے دیکھن ہار
جن موں ظاہر دیکھیے نوشہ تِس بلہار

دوہرہ

نوشہ ہَر ہَر جیو ہیں آپ بسے رحمان
جا ہیں دیسے ظاہرا ہیں تا پر قربان

دوہرہ

کہیں درویش خدائے کے گھٹ گھٹ آپ خدا
نوشہ مرشد پاک موں ہم پر گھٹ دیکھ لیا

دوہرہ

پھُول کِھلے ارشاد کے آئی یاد کی باس
نوشہ مرد پیچیار موں مرشد کیا پرکاس

دوہرہ

جو کچھ دیکھنا دیکھ لے مرشد سچے مانہہ
نوشہ ساچے حق سوں مرشد باہر نانہہ

دوہرہ

سچے عاشق ہوئیے لالچی ہوئیے نانہہ
کیجے طلب اللہ کی نوشہ مرشد مانہہ

دوہرہ

مرشد موں مولا ہلا مرشد ہلا من مانُہہ

مرشد مولا من وُہی جس ہیں دوسر نانُہہ

دوھرہ

نوشہ جو کچھ دیکھیا سو دیکھا مرشد مانُہہ

پیر فقیر امیر قلندر بن مرشد دیکھا نانُہہ

دوھرہ

نوشہ مرشد جگت برا جا بن مرشد کوؤ نانُہہ

پیر فقیر امیر جو دیکھا دیکھا مرشد مانُہہ

دوھرہ

مولیٰ مرشد ایک ہے دیکھے جانے سوئے

طالب کو نوشہ ملے مولیٰ مرشد ہوئے

اٹ

دیکھے دیکھن ہار ، جو سب نَیَنوں دیکھتا

نوشہ کہے پُکار ، مرشد پاک دکھایا

مرشد پروان

یاد

مرشد جی تمرے درس پر ہیں وارے — یاد تیری تن من کو ٹھارے
حق بے عیب مرشد پروان — تیری مہر سوں لاگوں عرفان
تجھ دیا سوں ٹھاردں حضور — تیری یاد سوں ہوئے ظہور
تیرے نفرت سے روشن ہویوں — اگلی پچھلی کلفت دھویوں
چرن دھوڑ درویش کی چاہوں — اور چاہ پر تیگا باہوں
مرشد مرشد کہہ کہہ جیووں — حق رس چاکھوں نام رس پیووں
من میں رکھوں مرشد کے پاؤں — دم دم لیوں مرشد کا ناؤں
مرشد پاک آپ حق جان — سمجھ حقیقت پایوں عرفان
شاہ درویش لوڑ توں شاہی — مرشد موں درویشی چاہی
درویشی سوں درگہ سیجھا — جب سیجھا تب دونا ریجھا
آپے اپنا عاشق ہویا — ایک بناں پائے نہیں دویا
اپنے موں مرشد دکھلایا — تو فی انفس کا بھیت بتایا
جب پایا تب اور نہ پایا — ایک ہی دیکھا ایک ہی بھایا
شاہ درویش لوڑ مستانہ — حق مرشد مرشد حق جانا
حق مرشد موں لئے سو جانے — مرشد موں حق کے جو جانے
شاہ درویش لوڑ یوں کہے — بن مرشد کوں مولیٰ لہے
مولیٰ ملا جب مرشد ملا — خارجی کرے مرشد کا گلا
شاہ درویش لوڑ یوں لولا — میں نوشہ مرشد کا گولا
گولا ہوئے سو ہووے میاں — میاں گل مراداں دیاں
شاہ مردان کا تیگا راکھے — نشہ پریم کا سوئی چاکھے

جاموں نشہ سوئی مردانہ نشہ الٰہی کیا مستانہ
شاہ درویش لوڑ سکھ پایا نوشہ پیر کے پنتھ موں آیا
پنتھ جلال کی ایہی ارگاہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

دوہرہ

مومن موں مرشد بسے مومن مرشد مانُہہ
جو من مرشد ناں بسے سو من مومن نانُہہ

یاد

ہم سب تیرے بھکھیاری صاحبا ہم سب تیرے بھکھیاری
تجھ داتے سوں نت نت مانگیں لیویں جو نر ناری
آدم کیا خلیفہ اپنا ششٹ سجدے موں ڈاری
سلیمان کوں دی بادشاہی دین دُنیا ساری
موسیٰ کوں رن جیت دلایا دشمن کی کُل گاری
یوسف کوں کھوہے سوں کاڈھا بخشی تس سرداری
یونس کوں مچھلی سوں کاڈھا رچھیا کینی بھاری
ابراہیم چھنے سوں کاڈھا آگ گئی پھلباری
اُحد کی فتح دی حضرت کوں اپنی برد سنبھاری
پیر پیغمبر سبھے نوازے کرپا کینی بھاری
سُن یہ عرض غریب نوازا اب نوشہ کی باری

دوہرہ

من مولیٰ کا سر مرشد کا دیہ انہوں کے بس ہیں
نوشہ ہمرا تو کچھ ناہیں ایہ سبھی کچھ کھس ہیں

پڑھت

پہلے پڑھت مرشد پروان   پڑھتے سُنتے ثابت ایمان
دُوجے پڑھت مرشد پروان   پڑھتے سُنتے امن امان
تیجے پڑھت مرشد پروان   پڑھتے سُنتے نیک مسلمان
چوتھے پڑھت مرشد پروان   پڑھتے سُنتے شاہ شاہان
پانچویں پڑھت مرشد پروان   پڑھتے سُنتے مشکل آسان
مقصود حاصِل ہر دو جہان   نوشہ مرشد کا ایہی فرمان

پانچویں پڑھت مرشد کی چڑھت
سچیاروں کو بڑھت ہے بڑھت

سانچے مرشد صاجا غلطی خطا معاف فرماوناں
صدق فقیری کا خیر پاوناں

تیرا ہی حال تیرا ہی قال   تیرے سچیار سدا نہال
بول دین اسلام کے جلال
دین اسلام کی فتح

مرشد دان

سوَیّا

پاؤں گہے جب مرشد کے تب اور سوں ہاتھ اٹھائے لیا
لاکھ کہیں نہ سُنیں نہ کریں اک مرشد پاک کہا سو کیا
بید کتیب انیک پڑھیں ہم وحدت کا بھر جام پیا
اورن کی پرواہ نہیں اب مرشد نام کو دان دیا

دوہرہ

جو آیا تس کھینچیا خلقت اپنے راہ
نوشہ کہے سن پیاریا کیجے یاد اللہ

مرشد دیدار

دوہرہ

ویکھے مرشد پاک کے رہے نہ ایک گناہ
سُکھ آویں دُکھ مِٹ رہیں کہے فقیر نوشاہ

دوہرہ

درسن مرشد پاک کا کرے گناہ سے پاک
درسن سوں پرسن بھیا نوشہ مرشد تاک

دوہرہ

نوشہ مرشد کا درسن وجہ اللہ ہے
صاحب اس ادراک کا عالم ماُنہہ پناہ ہے

اَٹ

نوشہ مرشد پاک ، درپن ہے دیدار کا
نیناں سکھ تاک ، درسن موں درسن لیا

مرشد راہ

دوہرہ

سالک کوں نت چاہیے چلے پیر کے راہ
نوشہ ایسے سلوک سوں پہنچے دھر درگاہ

دوہرہ

راہ وہی ہے پیر کا جو فرماوے پیر
مانے حکم مرید سو نوشہ کہے فقیر

دوہرہ

مرشد بولن ہار ہے اور نہ مرشد کوئے
حق کا راہ بتاوتا مرشد کہیے سوئے

سُکھ پروان

حصُولِ مرشد

ناد

راگ بلاول

مرشد سالنسا کھویا پیارے مرشد سالنسا کھویا

اندر باہر دھویا

پاپ دلدّر بھیا چک چورا   آیا سُکھّ گیا وسُورا
بھیا درویش اب کیسا جھورا   من کا مانا مویا
سر پر تاج لیے شاہانے   ملے بدھاوے بھئے شادیانے
آچھے آچھے آپئے زمانے   شاہاں ہالا ڈھویا
نوشہ صاحب لوکن پگ دُھورا   رِل درویشاں پایا حضورا
کھِڑیا کنول ہویا ظہورا   پاک گناہوں ہویا

مرشد اندر باہر دھویا

دوہرہ

مرشد بناں نہ پایئے دین دُنی موں سُکھ
نوشہ مرشد پاک سوں گیؤ بھرم کا دُکھ

دوہرہ

بھرم گیؤ مَن سُکھ بھیو رہیو نہ سَنسا کوئے
جو چاہیا سو پائیا اب کچھو ہو سو ہوئے

طالب پروان

طالب حقیقی اور مرشد

حدیث شریف: طالبُ الدُّنیا مُؤَنَّثٌ وَطالِبُ العُقبیٰ مُخَنَّثٌ وَطالِبُ المولیٰ مُذَکَّرٌ۔

چوپئی

طالب وہ جس طلب الٰہی — درویشی جانے بادشاہی
مہر نظر مرشد کی مانگے — ٹہل کرے صاحب کی سانگے
غرض دنیا کی بیچ نہ آنے — مرشد کوں مرشد کر مانے
مرشد سوں کرامات نہ چاہے — دنیا کی کچھو بات نہ چاہے
کر جانے حق سوں مرشدائی — اور غرض نہ راکھے کائی
حق کی یاد مرشد سوں چاہے — اور چاہ پر تیگا باہے
مرشد سوں چاہے حق کا نام — اور نہ چاہے دمڑا دام
مرشد سوں چاہے صدق کا دان — مرشد آگے کرے نہ شان
پاؤں دھو مرشد کے پیوے — چرن لاگ مرشد کے جیوے
مرشد کوں بے طمع ہو مانے — بن مانن کچھو اور نہ ٹھانے
مرشد کوں جانے نام لیوا — اپنے طالب کوں نام دیوا
مرشد کوں جانے یاد کرن ہارا — نیک بندہ اللہ کا پیارا
مرشد کوں نیک مرد کر جانے — مرشد کو کرتا ناں مانے
پیر پیغمبر مرشد طالب — سب پر حکم اللہ کا غالب
نت نت ہے صاحب کا راج — مرشد طالب اُس کے محتاج
جو مرشد کرتا کر پائے — وہ مورکھ اِک دن پچھتائے
ہم کرتا مرشد کر جانا — سب اس کا طالب پہچانا
جو مرشد کوں غرض کر مانے — کرتا مرشد کوں پہچانے

نت چاہے مرشد سوں کرامات — اُس کا صدق انت ہووے مات
جو تگ نکلے غرضی کی غرض — تو تگ مرشد جان کرے عرض
جس دن اس کی غرض نہ ہوئے — تسدن اعتقاد وہ کھوئے
مرشد کوں آپ حق بھجوائے — یاد کرے اوراں یاد کرائے
مرشد کوں ہووے امر الٰہی — عالم کوں دیوے آگاہی
آپ مانے اوراں منوائے — طالب کوں حق کا راہ دکھائے
حق سوں ہے منصب مرشدائی — بولن کی ایہاں بات نہیں کائی
جاکوں آپ صاحب بڈیائے — تاسوں ریس جھگڑا بے جائے
جاکوں آپ حق مرشد کرے — تاسوں کون برابری دھرے
مرشد کوں خلعت حق دئی — تو جگ میں مرشدائی کئی
مرشد وہ جسے حق مرشد کیا — مرشد وہ جس مرشد لیا
مرشد وہی جو مرشد کا طالب — حق بن اور نہ رکھے مطالب
مرشد وہی جو راہ لگائے — حق کی یاد کی سوجھی پائے
مرشد وہی جو ناں کراماتی — مرشد وہی جو ناں خراباتی

جو مرشد کرامات دکھائے
نوشہ اُس کے راہ نہ جائے

آزمایش طالب ـــــ قولِ مشایخ

مَنْ طَلَبَ وَجَدَ

دوہرہ

مرشد مرد سچیار کو ازمایش لاکھ کرے
نوشہ نرلج ہوئے کے پاک مرشد کو سے

یاد شہانا

نوشہ کہے توں سُن سپیارا — طالبی مرشدی کا راہ نیارا
جب کوئی مرشد کا طالب ہوئے — تو مرشد پائے آپ کو کھوئے
طالب طلب کا جب دم مارے — تب مرشد آزمایش کرتا رے
بے اعتقاد طالب کو کرے — اُلٹے اُلٹے راہ پگ دھرے
جب طالب اعتقاد نہ چھوڑے — دیکھ بُرائی مُنہ نہ موڑے
تب مرشد طالب کو تارے — آون جاون اس کا سنوارے
مرشد طرح طرح ازماوے — اپنا آپ وگاڑ دکھاوے
سخت سخت فرمایش کرے — بڑا بھار طالب سر دھرے
مشکل مشکل کار بتاوے — سر مانگے کبھی مال منگاوے
ساتھ رکھے جانے نہ دیوے — کھانے بانے کی خبر نہ لیوے
بے نماز ہو آپ دکھائے — رُوپ رُوپ میں طالب بہکائے
کبھی لالچی ہو لالچ کرے — کبھی ڈنڈ طالب پر دھرے
کبھی کامی ہو آپ دکھاوے — کبھی جابر ہو جبر کماوے
مرشد اصلی بُرا ہووے نا نہہ — پَر ایسا ہوئے دکھالے مانہہ
ایسا ہو اعتقاد ازماوے — دیکھ دِکھا پھر راہ لگاوے
راہ لگا نو طالب سیجھا — مرشد پاک پر دُونا ریجھا
کبھی رنج ہو بولے ناہیں — کرے ازمایش پَل پَل ماہیں
جب طالب آزمایش موں ٹھہرا — تب وہ پاوے فقر سوں بہرا
نوشہ مرشد کا طالب ہُوا — تو نوشہ کا بھٹکنا مُوا

دوہرہ

مرشد سا داتا نہیں طالب کو نوشاہ
دو جگ دی قوت دی کیا فقر موں شاہ

یاد شہانا

مرشد سانچے مت من دئی بخشا حق کا نام
آدمی سوں کیا فرشتہ دیا بہشت مقام
مرشد دئے ہتھیار صبر مہر کے کاٹا سب بیگاڑ
طالب کر خدمت پھل پایا دھر یقین رہاڑ
طالب پوت بھیا مرشد کا جمن مرن سوں چھوٹا
تن من پاک ہوا طالب کا سنسا جگت کا ٹوٹا
طالب ایہاں اوہاں کھیلے بے نیاز درویش
حد مرشد کی لانگھے نہیں طالب رہے ہمیش
دستگیر کئی دستگیری طالب لیا لڑ لائے
نوشہ کہے فقیر قادر کا قادر سدا سہائے

دوہرہ

طالب تو شاگرد ہے مرشد ہے اُستاد
نوشہ لیا سبق یہ مولیٰ کیجے یاد

کرامت پرکاس

کرامتی ولی حضرت نوشہ کی نظر میں

ارشادِ مشایخ : اَلْاِسْتِقَامَۃُ اَفْضَلُ مِنَ الْکَرَامَۃِ۔

یاد

نوشہ مانے مرشدے کرامات تو نانُہہ
مرشد نہیں کرامات موں کرامات ہے مرشد مانُہہ
کھانے موں لُون ڈاریں لُون موں کھانا نانُہہ
کرامات اِک لازمہ ہووے مرشد مانُہہ
مرشد جودھا مرد ہے کراماتی سلاح فروش
نوشہ یہ سمجھے وہی جاکو طلب کا ہوش

یاد

مرشدی اور اور کرامات — طالب جانے مرشد کی بات
کراماتی کچھ ہُوا چاہے — مرشد من کی چاہ ہی ڈھائے
کراماتی ہو دعوے دار — مرشد لا دعوٰی سچیار
مرشد مانے رب رضائے — کراماتی کرامات چلائے
کراماتی کرامات موں مرا — مرشد نت حضور ہے کھڑا
مرشد جو ، کرامات چھپائے — کراماتی کرامات دکھائے
مرشد سوں جو ہوئے کرامات — یاہیں بدھے نہ "نا کی بات
مرشد کرامات ناں کرے — تو بے مرشدے سوں ناں چھرے
کراماتی سوں جو کچھ ہوئے — یُوں جانے مجھ سا نہیں کوئے
جس دن ناں ہووے کرامات — رہے ناہیں کراماتی کی بات
کراماتی دکھلائے تو مانے — مرشد کو طالب مرشد جانے

لوبھ کرودھ سوں ہوئے کرامات　　مرشد دونو سے آجات
کراماتی کرامات سوں پاوے　　مرشد بن کرامات جگ بھاوے
کراماتی کرامات کر مارے　　مرشد مہر کر جنم سنوارے
مرشد حق کا راہ وکھائے　　بے یادی کو یاد لگائے
کراماتی کرامات موں اٹکا　　آپ پھرے وُہ بھولا بھٹکا
مرشد من موں پائے دیدار　　کراماتی کوں خبد نہ سار
کراماتی یہ بھیکھ بنائے　　جگت بکھیڑے کر وکھلائے
مرشد اپنا آپ سمیٹا　　گوڈریوں میں لال لپیٹا
پارس وِیسے جگت کو سِلا　　وہ تو لوہے سوں کرے طلا
مرشد وحدت ساگر ترے　　اِکتا موں بھگتائی کرے
مرشد بھیا مرشد چرن لاگ　　نوشہ طالب کے جاگے بھاگ

دوھرہ

پارس دَر درویش کا مِل درویشوں ساتھ
کوڑی کوں مانگن گئے مانک لاگا ہاتھ ۔

گورو سنت

صفاتِ مرشد

ناد

مِہر وَنت گور چاہیے سب سے ایک سمان
گورو کرودھی جو ہوئے تسے نہ گور کر مان
آپ کرودھی ہوئے جو سِکھے وَیر کرودھ
مانس سوں گُنا کرے ایسا گورو نہ سودھ
گورو وُہی جو سنت ہے من سادھو بھگت نِرؤیر
ناں کا ہو کی طرف ہے ناں کا اُس میں بَیر
سکھے تامس رُوپ ناں گوریائی بھی نانھہ
سکھے آپا کھاوناں سانثت بسیرے مانھہ
گور تو ایسا چاہئے جیسے سِیتل نِیر
تامس بیٹھے سانت دے نوشہ کہے فقیر
ٹھنڈا جل جب پیجیے دہی پیاس بجھا
اگن مٹے نہیں اگن سوں نوشہ دے بتا
ناں دُکھ پاویں ناں دُکھیں رہیں ہمیش خوشحال
گورو سکھ جو ہوئیں یوں نوشہ سدا نہال

ناد

وُہ ہی گوروا راؤ ہے جاسوں اُپجے گیان
اگیانی جو گور ملے تاکوں گورو نہ مان
گورو سوجا کھا چاہیے اندھے راہ لگائے

اندھے کو اندھا ملے رَل مِل ٹھوکر کھائے
جا کو چانن گیان کا وہی سو جا کھا ہوئے
اگیانی اندھا پھرے سوجھے تاہ نہ کوئے
ایک دوسرے تے ہاتھ رکھ اندھے کریں قطار
جیدھر کو اگلا چلے تیدھر پچھلے یار
اگلے لاٹھی سُرت کی گیان نہ سُوجھے تاہ
ایک دوسر کے آسرے اندھلے پاویں راہ
اگلا گرے تو گریں گُوآں ہوئے یا گھات
سوجھی جس گیان کی وہ آپے پاوے بات
خاص کریں تحقیق سوں عام کریں تقلید
نوشہ خاص درویش ہے مذہب جس توحید

۴

عقائدِ گنج

رسالہ خوف و رجا

حدیث شریف : اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ۔

یاد

ایدھر خوف اودھر رجاء — بیچ بیچ تسلیم رضا
ایدھر اور بسیں اودھر اور — بیچ بیچ ہمارا ٹھور
ایدھر مُلّاں اودھر پانڈے — بیچ ہم کھاویں حلوا مانڈے
جہاں ہم تہاں غیر نہ کوئے — ڈر امید موں مورکھ ہوئے
کاسے آسیں کاسے ڈریں — خوش خوش حضرت کا کلمہ بھریں
کلمہ پڑھا اللہ ایک کر مانا — نور ظہور حضرت پہچانا
تِسے نور سے دیکھا بھالا — ظاہر ہوا تو آپ سمہالا
آپ سمہالا مومن بھئے — مومن بھئے بھرم سب گئے
گئے بھرم آیا یقین — ہمہ اوست موں اوست بس لین
اوست از وست کا بڑا میدان — تاہیں کھیلے آپ رحمان
جہاں رحم رحمان تہاں پایا — نوشہ ایہی رحیم سمجھایا

دوھرہ

ایک طرف امید ہے ایک طرف ہے ڈر
ان دونو کے بیچ موں نوشہ ہمرا گھر

دوھرہ

ایک کنارے خوف ہے ایک کنارے آس
آدھ بیچ ایمان ہے تِس موں ہمرا باس

دوھرہ

نوشہ خوف سوا ہے آس بھی ایک سوا
آدھ بیچ ایمان ہے سو تسلیم رضا

دوہرہ

ڈر امید کی آگ موں جل بل گئے ھزار
اندر بہشت رضا کے نوشہ بسیں سیچار

دوہرہ

ڈر امید دو یو بن پڑے بیچ رضا کا دیس
بن باسی بن موں بسیں دیس بسیں وردیس

دوہرہ

خوف کریں جو بانورے آس کریں کنگال
راضی رہیں رضا پر سو نوشہ سدا نہال

دوہرہ

خوف طرف کیوں جائیے کاہے کریئے آس
بسئے مندر اپنے نوشہ بے وسواس

۵

شریعت گنج

شرع پروان

اتباع شریعت

آیت شریف: شَرَعَ لَکُمۡ مِّنَ الدِّیۡنِ مَا وَصّٰی بِہٖ نُوۡحًا وَّ الَّذِیۡۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ - (۲۵/۱۳)

یاد

شرع شریعت شارع عام — شاہ راہا شاہاں شہ گام
پیغمبر پیغام پہنچایا — کلمہ سچا نام لے آیا
کلمہ پڑھو حکم سب مانو — اللہ ایک حق سچ جانو
غیر شرع کا سنگ نہ بھالو — دائم حق کا نام سمہالو
کافر کی سنگت کو تجے — کافر کے ملنے سوں لجے
بے دینوں سے کرے نہ یاری — سچیاروں سے کرے دستداری
سو سچیار جو شرع پر قائم — ہمت سخت دل بہت ملائم
من نیچا اور اوچی ہمت — سچیاروں کی ایہی گت
پاک محمد مرشد ساچا — سچ محمد ساچے کی باچا
جا کے قول موں شک نہ کوئی — سچیاروں کا مرشد سوئی
کون سچیار مومن سچیار — کافر کش مرد دیندار
مرد سچیار دین موں رہے — کافر ملیچھ کوں لعنت کہے
ملے ناں کافراں ملے نو لڑے — منافق چن مارے لڑے سوں اڑے
مرے تو شہید بارے تو غازی — سچیاروں کی کار جنگ بازی
جنگ دین جنگ آئین — جنگی جیتے روئے زمین

نوشہ کہے درویش الٰہی
مرد سچیار فقید سپاہی

دوہڑہ

چلے خلاف رسول کے لیوے اور ہی راہ
منزل پہنچے مُول ناں کہے فقیر نوشاہ

محمدی راہ

آیت شریف : وَاِنَّکَ لَتَھْدِیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۔ (۴۲ / ۵۲)

راگ پوڑی

ایک صاحب سب بندے جیا جون جہان
کہیں کافر کفر گھیرا کہیں مسلمان
آپ ہادی ہو جا کو تاہ کون بھلائے
کوئ رہبر نا نہہ تا کو جس خود بھرمائے
آپے مرشد راہ لاوے لگے طالب راہ
پڑھا کلمہ حکم مانا لگا راہ نوشاہ

یاد

سیدھا راہ محمدی دھر حضور کا راہ
نوشہ کلمہ پاک پڑھ پہنچا پاک درگاہ
پہنچ پاک درگاہ موں دوسر دیکھا نا نہہ
دیکھا مرشد اپنا سچ جھروکے مانہہ
سچ جھروکھا جیو ہیں جیو ہیں سچ استھان
جو دیکھے جانے وُہ ہی جیو میں جمل جہان
دیکھا جانا ایک ہے ایک بن ناہیں اور
مرشد پاک دکھلایا ٹھور ٹھور نر ٹھور
ایک ٹھور موں پائیے کہئے تا کے ٹھور
ٹھور ٹھور موں ایک ہے نوشہ پاک نر ٹھور
ٹھور ٹھور دیکھے وہی مرشد جس دکھائے
ہوتے آنکھ اندھا پھرے بے مرشد بے پائے

بِن مرشد نہیں معرفت بِن سُورج دِن ناہِہ
نوشہ مرشد یُوں کہا مولیٰ مرشد ماہِہ
من موں مولیٰ پائیا من مرشد سوں لائے
نوشہ میں اب ناں رہا رہا آپ خدائے
اَن ہویا ہویا دِستے "تا ہیں تھا بیراگ
اب جو تھا سوئی رہا مرشد کے پگ لاگ

دین پرکاس

آیت شریف: ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ (پ ۱۲)

دوہرہ

دین گوایا دُنی پر دُنی نہ نبھی ساتھ
پاؤں کوہاڑا ماریا ظالم اپنے ہاتھ

دوہرہ

اوّل آخر دین ہے دُنیا ہے دِن چار
دین گوائے نہ دُنی پر نوشہ کہے پوکار

دوہرہ

دُنیا دار دُنی کو چاہے دین چاہے دیندار
جیسی ہمّت تیسی خواہش نوشہ کہے پوکار

دوہرہ

مُلاّ کا بندھوا نہ ہوئے مرشد کا سچیار
واقف اپنے دین کا نوشہ کہے پوکار

دوہرہ

واقف اپنے دین کا آپے ہوئے سچیار
جانے اپنے احکام کو نوشہ پاک دیندار

وار سچیار

طالب حقیقی

آیت شریف : وَکُونُوا مَعَ الصَّادِقِینَ (۹/۱۱۹)

یاد

وہ سچیار جو کلمہ پڑھے لے ہتھیار گھوڑے پر چڑھے
وہ سچیار جو مرشد سنگ رلے بے مرشد کا سنگ نہ وَلے
وہ سچیار جو دین پر قائم رہے ایک سا قائم دائم
وہ سچیار جو یادی ہوئے یاد مَیل تن مَن کی دھوئے
وہ سچیار جو سُتھرا رہے وہ سچیار جو جھُوٹھ نہ کہے
وہ سچیار جو جنگ مچاوے مال کافر کا لُوٹ کر کھاوے
مرد سچیار کافر کا وَیری مرد سچیار مومن کا خَیری
مرد سچیار بہشت کا باسی نوشہ رہت سچیار کی خاصی

دوہرہ

اوّل تھا اسلام موں کلمہ پڑھن ایمان
اب بھی مرد سچیار کوں نوشہ یہی فرمان

دوہرہ

ہول ناہیں سچیار کوں دھڑکا ناہیں تاہ
نوشہ مرشد کے ملے حق کی لٹے پناہ

دوہرہ

خوف نہ غم سچیار کوں دھوکھا روگ نہ سوگ
نوشہ مرشد سوں ملے دیگ تیگ اور توگ

دوہرہ

نوشہ مرد سچیار کوں کہا بے چون چگون
لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْن

دوہرہ

دیگ تیگ سچیار کی نت ہوئے سوائی
نوشہ مرشد پاک ایہ دُعا فرمائی

دوہرہ

مُحیِیْ اور مُمِیت کے مظہر ہیں سچیار
جو کچھ کریں سو حکم سے نوشہ کہے پوکار

دوہرہ

کلمہ پڑھے صراط سوں بھیا پار سچیار
نوشہ کون سچیار ہے ؟ مومن ہے سچیار ،

دوہرہ

نوشہ مرد سچیار کوں راہ نہ ہووے گم
وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ

مصرع

بھومان ثابت رہے جیوں کا تیوں سچیار

٦

طریقت گنج

۲

[illegible]

فقر پروان

فقیر اور فقر

حدیث شریف: اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَ الْفَقْرُ مِنِّیْ۔

دوہرے

ناں ہم مُلّا شیخ مشایخ ناں مفتی ناں قاضی
ہم فقیر عاجز قادر کے لیکھ لکھے پر راضی
جو قادر کا عاجز ہوا سب اوپر سو غالب
سب غالب پر غالب جو نوشہ تس کا طالب

دوھرہ

ہستی روپ فقیر کا نیست بھلاوا دیہ
نوشہ مرد فقیر سوں واوھا کون کریہ

دوھرہ

قائم ذات فقیر کی عرش فقیر کوں دیس
نوشہ جا کو وہ ملا ملا فقیر کے دیس

دوھرہ

نوشہ دنیا دار کوں ملے خوراک پوشاک
لذت ملے فقیر کوں رہے مست بے باک

اٹ

نوشہ مرد فقیر ، بہشتوں کا سنگار ہیں
جو کوثر موں نیر ، سو مردوں کے پگ تلے

درویش پرکاس

درویش اور درویشی

یاد

درویشی کیا چیز ہے اندر باہر صاف
سر میں ہوئے غرور نہ جیا نہ ہوئے خلاف
دل میں کینہ ہوئے ناں باہر ہووے پاک
جیو دُکھے نہ تاہ سوں یوں ہووے جوں خاک
یاد کرے اللہ کی غیراں دے بھلائے
راضی رہے رضا پر جو آوے سو کھائے
ناں کاہو سے بیر ہو ناں کاہو کی چاہ
راہ نہ نندے اور کا پر چلے اپنے راہ
دھوکھا کرے نہ اِک تِل سنسا گل مٹائے
آکھے نوشہ قادری تو درویش کہائے

دوہرہ

درویشی کیا چیز ہے، کون کوئی درویش
نوشہ وہ درویش ہے جو صاحب سنگ ہمیش

دوہرہ

جو کاہو سوں ناں ڈرے کاہو ناں ڈرائے
کہہ نوشہ سُن رے جیا سو درویش کہائے

دوہرہ

مرشد نام درویش کا اور نہ مرشد کوئے
نوشہ مرد درویش موں مرشد پرگھٹ ہوئے

دوہرہ

لادعوٰی کوئی ایک ہے دعویدار ھزار
نوشہ مرد، درویش کوں دعوٰی ناہیں کار

یاد

ہم درویش اللہ کے درویشی جانیں
راجے پرجے کسی کی ھمہ آن نہ مانیں
کھاویں رزق اللہ کا جاسوں خوش رہیئے
کاہے کریں خوشامداں کسے جی جی کہیئے
جو حاکم سب غلق کا ہم تِس کے چاکر
اس کے دیئے ولائے پر ہم نِت نِت شاکر
سب جِس کے ہم تِس کے وہی شاہ ہمارا
اور شاہ بادشاہ کا بے بُود پسارا
مَوت نہ مانے کسی کو سبھنوں کو مارے
شاہ ہمارا نِت جیئے دھن بھاگ ہمارے
ہم مانا تِس شاہ کوں جس کو سب مانے
شاہ پت شاہ تِس شاہ کا نوشہ یہ جانے

ناد

راگ بلاول

خاوند آپ راکھے درویش کی آن
جو دل میں درویش گنت ہیں سوحق لیوے مان
تاج رضا کا سر پر دینا بٹھلایا پچ استھان
دیا قناعت بڑا خزانہ من اندر دیوان

سکہ نام کا یاد کا خطبہ اچھی مت فرمان
اِت بدھ بھئے درویش الٰہی نوشہ نور سلطان

دوھڑہ

تہاں بلاول نت ہے جہاں مرد درویش
نوشہ نشہ الست کا راکھے خوشی ہمیش

دوھڑہ

نِت نِت ہُوئی خوشی خوشحالی درویشاں کے سنگ
نوشہ مرشد پاک دکھائی درویشی ہر رنگ

دوھڑہ

پاؤں لگے درویش کے پُورن ہووے آس
نوشہ یار درویش کا کبھی نہ ہووے نراس

دوھڑہ

پاؤں لگے درویش کے پایا سُکھ آرام
نوشہ جس کا خیر ہے پاک اللہ کا نام

دوھڑہ

پاؤں لے درویش کے اندر دیکھا حق
نوشہ بھٹکن اُڑ گئے رہا نہ کوئی شک

دوھڑہ

پاوں لے درویش کے جو چاہے آرام
نوشہ مرد درویش کوں خوش راکھے ہر نام

درویش کا میلی

دوھڑہ

میلی ہو درویش کا کرے نہ وہ کردار
سو بھی سانچی حب کر تس سنگ اُترے پار

دوھڑہ

مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا فَھُوَ مِنْھُمْ کہیا پاک رسول
میلی مرد درویش کا نوشہ اِت بدھ بھیا قبول

دوھڑہ

نوشہ آدر نام کا آد انت نت ہوئے
کہیں درویشوں کو شاہ جی شاہ جی اور نہ کوئے

دوھڑہ

ہم درویش ہیں پیٹ کے پیٹ کے اور درویش
آدر مانگا حق سوں سو آدر ہیں ہمیش

دوھڑہ

سُنسا گل سنساریاں نر سُنسا درویش
جو آئے پر خوش رہیں تن کو خوشی ہمیش

چار منزل چار مقام

چوپئی

اے سانچے صاحب سب گُنی — تیری صفت کِس کہی کِس سُنی
تیری صفت تجھ سے بَن آئے — تجھ بِن اور نہ کہے کہائے
جان اجان تجھے سب جانے — پَر جَیسا توں تَیسا کون پچھانے
کھوج کھوج جھوں پہچانا — تِن الکھ اللہ کر مانا
توں قدیم عظیم خدایا — بندہ آج کل پیدا آیا
جنم نہ باپ کا پُوت سمھالے — گُنہ صاحب کی کیوں کر بھالے
توں خالق خلقت سب تیری — جو تیرا تِس دنیا چیری
وہ تیرا جو مرد درویش — تا کی قسمت خوشی ہمیش
وہ درویش جو تجھ سنگ راتا — تجھ بِن اور نہ جانے داتا
وہ درویش جو سودا تیرا — تجھ بِن اور کسی کا نہیں چیرا
وہ درویش جو تیرا طالب — تجھ بِن اور نہ رکھے مطالب
وہ درویش جن مرشد پایا — تیرے نام سوں من تن لایا
وہ درویش جن مرشد مانا — مرشد کا مرشد تجھے جانا
وہ درویش جن مرشد چاہا — جو بولا سو اور نباہا
وہ درویش جو صادق صابر — سب سوں ہیں درویش اکابر
نوشہ مرد درویش کا داس — ناں کچھو خوف ناں کچھو ہراس
دین دُنی کا شاہ درویش — جا کو ایک بیگانہ اور خویش
مرد درویش شاہن کا شاہ — اور نہ مانے بِن ایک اللہ
مرد درویش راجیوں کا راجا — کوئی نہ جانے بِن ایک مہاراجا
مرد درویش راؤں کا راؤ — جا کا نِت نِت ایک سُبھاؤ

مرد درویش سب بڑیوں سے بڑا اور اڑاؤ ہیں ناہیں اَڑا

دیکھے ایک اور جانے ایک مانے ایک پچھانے ایک

ایک مرشد کا طالب ہوئے بن مرشد مانے نہیں کوئے

مرشد بھائی موں مرشد دیکھے اور کرے نہیں بوہتے لیکھے

مرشد جانے مرشد بھائی تاسوں کرے نہ پلک جُدائی

مرشد بھائی پر فدوی رہے سرن مرشد بھائی کے گہے

مرشد مرشد بھائی نہیں دوئے تاہیں نور مرشد کا ہوئے

نور مرشد کا جگ جگ دیسے مرشد مانے تا پر جگ ریسے

مرشد مانے سو دُونا ہے دُونا بے مرشد کا ڈیرا سُونا

نوشہ مرشد پاک کو مانے اوّل آخر مرشد پچھانے

نوشہ مرشد سب موں دیکھے مرشد موں سب قدرت دیکھے

جو جو پیر پیغمبر ابدال سب موں تھا مرشد کا حال

جو جو جگ موں ہوئے فقیر سب موں تھی مرشد کی دھیر

علم عمل مرشد کی گلا دوٗ جگ پر مرشد کا بھلا

دولت دُنیا مرشد کی کھیل دھن مرشد دھن مرشد کا میل

چار راہ موں مرشد بسے راہ راہ ایکی سنگ رسے

راہِ شریعت راہِ طریقت مرشد کی سب مانہہ حقیقت

جو تن من مرشد پہ وارے اُسے معرفت ہوئے پیارے

چار مقام موں مرشد دیکھا چاروں میں دیکھا ایک لیکھا

جو مرشد ناسوت میں بھیا سو مرشد جبروت میں لہیا

وہ مرشد ملکوت موں پایا وہ مرشد لاہوت سمایا

باطن کا ظاہر ناسوت ظاہر کا باطن جبروت

باطن کا باطن ملکوت ظاہر باطن ایک لاہوت

ایک اَروپ رُوپ رُوپ وکھالے | رُوپ رُوپ اَروپ سمائے
مانس ایک سریر انیک | سب سریر مانہہ مانس ایک
بولے اور سُنے ہے اور | دیکھے اور پریکھے ہے اور
جو بولے سو دیکھے نانہہ | بولے نہیں جو ویکھن مانہہ
سُنن ہار نہیں بول بنائے | وہ ناں سُنے جو بول سنائے
سُنے کان بولے ہے جیبھا | بولے سُنے جو ہوئے نصیبا
دیکھے آنکھ پریکھے ہے بُدھ | تا پر پرکھے سُدھ اسُدھ
سب کی سمجھے سمجھن ہار | ایک دوسرے کے ہیں ہتھیار
کہن سُنن ویکھن مانہہ انیک | سب انیک مانہہ ایک ہی ایک
دید آنکھ سوں باہر نہ کسے | ویکھ ویکھائے پھر آنکھ موں بسے
اٹھے لہر ساگر سوں آئے | جاسیں اُپجے تاہ سمائے
جس پایا دو جگ دیدار | اُس جگ بھی وُہ دیکھن ہار
اس جگ پرگٹ مرشد مانہہ | بِن مرشد کوئو دوسر نانہہ
نوشہ ایک سُنے ایک کہے | دیکھے ایک ایک ہی لہے

دوھرہ

نوشہ منگتا نام کا مانگے ہے یہ خیر
راکھن ہارے صاحبا راکھ سدا نِرویر

حال قال

تعلق مابین حال و قال

دوھرہ

حال قال درویش کا جاگو ساچی طلب
اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ تَصْدِیْقٌ بِالْقَلْب

یاد

حال اقرار حال تصدیق — حال قال ایہی تحقیق
حال قال تصدیق اقرار — اور نہ جانے مرد سچیار
مرد سچیار سیدھا مسلمان — حال قال اسلام ایمان
سو درویش جو مرد سچیار — ساچا صدق ساچا اقرار
کلمہ ساچا ساچا کلمہ خوان — ساچا دین ساچا ایمان
پاک محمد ساچا رسول — ساچے کہا سو ہمیں قبول
ساچے کہا اللہ ایک سچ — ساچے ساچ موں رہا رَچ
ساچا کلمہ پڑھے سو ساچا — پڑھے نہ مانے گوڑا کاچا
کلمہ پڑھے سو بہشت کو جائے — مانے نہیں آخر پچھتائے
اللہ ایک محمد ساچا — ساچا پڑھے ساچے کی باچا
کلمہ ساچا یہ تن کا چا — جت کِت پڑھے محمد کی باچا
وہی قال جو کہن موں آئے — حال جی میں رہے سمائے
جو مرشد سوں پایا حال — تاکو جانے اھل کمال
حال کا واقف آپ خدائے — مرشد مہر کر دیئے لکھائے
ناک نہ سُنے کان نہ سُونگھے — اور نہ پائے ایگھے اُونگھے
مرشد پاک جب دینا حال — تب ہی طالب بھیا نہال

حال قال کا مرشد داتا — مرشد کے تُل پتا نہ ماتا
لَا اِلٰہ نہیں اور خدا — اِلَّا اللّٰہُ ایک سوا
اوّل آخر ظاہر باطن — اور نہ کوئی اللہ تس بن
ایک ہی تھا ایک ہے ایک ہو — قائم دائم اور نہ کو
دانا بینا ایک توانا — دُوجا اور نہ مانا جانا
دوجا ہوئے نہ دوجا پائیے — ایک مانیئے ایک منائیے
مرشد ایک ملے ایک پایا — ایک ایک مانہہ مرشد پایا
مرشد پاک کا کل ظہور — چوداں طبق مرشد کا نور
مرشد ایک ایک مانہہ پایا — ایک ایک مانہہ ایک سمایا
دیکھا ایک ایک ہی سُنا — لاکھ کروڑ مانہہ ایک ہی چُنا
ایک لہوں ایک مانہہ رہوں — مرشد ایک کہا ایک کہوں
ایک کہا ایک کے ملے — رکھے نہ روزے کاڈھے نہ چلے
جو کچھ مرشد کئی کمائی — سو کچھ کام ہمارے آئی
مرشد پاک کا بڑا خزانہ — جانے نہیں بورا دیوانہ
باپ کمائے بیٹا کھائے — یہ دولت بڑبھاگی پائے
دھن دھن مرشد پاک ہمارا — جس کے میل کل عالم تارا
ترے جہاز اور کشتیوں تارے — مرشد ساچا پار اوتارے
مرشد ساچے کیا ظہور — نوشہ پہنچا پاک حضور

دوہرہ

کلمہ پڑھ پڑھ پہنچیا پاک حضور نوشاہ
لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

رُوح پرکاس

حقیقت رُوح انسانی

آیت شریف : قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ ۔(۱۷/۸۵)

دوھرہ

چار تَت کا پُتلا جَیسی صورت ہوئے
نوشہ تَیسا رُوح ہے صورت اور نہ کوئے

دوھرہ

تَیسی صورت رُوح کی جیسا ہو قلبُوت
نوشہ قالب توڑیئے رُوح رہے ثابُوت

دوھرہ

یہ تن سانچا رُوح کا جامیں ہوئے تیار
سانچے کو جھُوٹھا نہ کر نوشہ کہے پوکار

دوھرہ

یہ تن ٹھلیا رُوح کی ٹھلیا کا جل رُوح
نوشہ یہ جگ بن گھٹا سُرگُن نرگُن کھُوہ

دوھرہ

جو سب اندر بولتا اوس نہ دیکھے کوئے
نوشہ جوؤ بلاوتا کیونکر دیکھن ہوئے

دوھرہ

جو سب اندر بولتا نوشہ وُہی بلُائے
ان نَینوں سے دیکھئے جو مرشد پاک دکھائے ۔

دوھڑہ

چلتا پھرتا دیکھیے ایک سمیں گر جائے
نوشہ وہ کیا چیز ہے جو تن کا بوجھ اُٹھائے

دوھڑہ

جیسے سُورج چھپ گئے رین اندھاری ہوئے
تیسے یہ تن رُوح بن رونق بیٹھے کھوئے

دوھڑہ

ماس گیا مندر رہا مندر بھی گر جائے
انیت لاکرے گھنے ہو ماٹی انت سمائے

دوھڑہ

جس ناہیں دل دیکھیا کیونکر دیکھے جان
نوشہ دیکھے جان کے دیکھا پاک سُبحان

ریا کاری

آیت شریف: اَلَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ۔ (۱۰۷/۶-۷)

یاد

پڑھے نماز من نہیں بجائے — جیسے بیامی بیام کمائے
کرے مراقبہ خلق دِکھلائے — جیسے پوستی پینک کھائے
لوبھ کر جاگے ساری رات — تاکی چورن جیسی بات
مَن غافل تو تن بھی غافل — تن کی یاد بِن من بے حاصل
من یادی تو سب کچھ یادی — بِناں مَن سب یاد بربادی
روزے راکھے رہے اک ٹھور — بِن من روگی جیسا طور
یاد وہی جو حق کی ہوئے — حق بِن اور پُوجو مت کوئے
پیر پیغمبر یاد نِت کرے — بن خاوند کی یاد نہیں ترے
نِت نِت پُوجے دیوی دیوا — چھُوٹے نہیں بِن ہر کی سیوا

نوشہ یاد کرے پَل پَل ماں
دَم دَم پڑھے حضرت کا کلماں

سخاوت پوان

حدیث شریف

۱- اَلسَّخِیُّ حَبِیْبُ اللّٰہِ وَلَوْ کَانَ فَاسِقًا

۲- اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنْ یَدِ السُّفْلٰی

دوہرہ

اُونچا ہاتھ صلاحیے نیچے کیسا چین
آکھے نوشہ قادری یوں کہا امام حسین

دوہرہ

اندھ اندھاری گور موں کیسے پائیے لو
تیسا ہووے چاند نا جیسا دِیا ہو

دوہرہ

دل راج کا دان دِیے جا کے جائیں
دیا دیے سماں بن دِیے کیا پائیں

دوہرہ

جن دیا تن پایا اوہاں سرگ اینہاں راج
نوشہ دیلے ہی سرے اپنا اور کا کاج

دوہرہ

نوشہ چلے نہ کسے سنگ دنیا دولت مال
ساتھ چلے کچھ دیونا یا مرشد کا حال

بندھن مُکت

دنیا کی بے ثباتی

دوھرہ

گیانی جانے گیان کو اگیانی اگیان
ہم پایا بھید نِر بھید کا بناں گیان اگیان

یادشہانا

بَندھن بَندھن مکت لے بندھن — کچھو نہ ہوئے تو جاگے اندھن
جیسے بندھن تیسے مُکت — نِر بَندھن کو بَندھن مُجگت
اَنک ودیا جگت دکھانے — گیانی ودیا گیان کی جانے
دُہ نِر وِدیا وِدیا دھاری — سُن پرکاس سب کھیل کھلاری
جب کہیا سون سون کِت رہا — بھیا پرکاس سون جب کہا
کہا نِربان جب مانی منہ آیا — نہیں پایا جو تگ پایا
پاون اُن پاون سوں رہیے — تو نِربان ہو کچھو نہ کہیے
تو تگ غیر ہے جو تگ پائے — نوشہ مرشد کے ناد سمائے

دوھرہ

بندھن مُکت دویو بھرم ہیں بھرم چھاڈ لے سانُت
نوشہ بھرم بھلاؤ لے دیکھے نانا بھانُت

یاد

بندھن مُکت کہو مت کوئے — بندھن ہو تو مکت بھی ہوئے
سُپنے مانہہ جو بندھن پیا — سو بندھن کب بَندھن بھیا
بندھن مُکت کا بندھن چھوڑ — مرشد ملے سب بندھن توڑ
مرشد مَت جب من موں لگے — تو اندروپ کی جوت جگ مگے

اندروپ کا مندر بڑا — جہاں سُبھ سُکھ کا جھنڈا کھڑا
مہا رتن کا مندر بھنا — رتن جوت میں ایک ہی گھنا
گھنا ایک جب دیکھا جانا — تو اندروپ موں کیا بانا
اندروپ سُکھ مندر بدھ — مرشد ملے تو پائی سُدھ
بُدھ سُدھ ہوئی تو پایا — پایا جو مرشد سمجھایا
اندروپ سُکھ مندر اندر — سرب سُکھ جہاں سُکھ مندر
سرب سُکھ کی ایہی بچار — نوشہ کہے پوکار پوکار
جو ہُوا سو ہُوا نانہہ — ان ہونی سب ہونی مانہہ
بھرم میں بھرم کا بندھن ٹوٹا — بھرم مکت بندھن کا چھُوٹا
جو کوؤ پاوے سوؤ نانہہ — یہ پاون سب وِدیا مانہہ
نِروِدیا نِربندھن نِرمکت — کوؤ نہ پاوے کر کر جگت
کہاں پائے اندھیارا اُجیارا — سون پرکاس سوں سنگ نیارا
سون پرکاس دویو پاس ہی پاس — اُتپت پرکاس سوں سب ناس
اُتپت ناس کندھی دریاؤ — بیچ پھرے درویش کی ناؤ

ناؤ درویش کی حق کا نام
نوشہ پڑھ پایا آرام

حضور پروان
فقر محمّدی کی حقیقت

دوہرہ

بن سورج جیوں جگت ماں نوشہ ہوئے نہ نور
ایسے ہی ناں پہنچئے حضرت بناں حضور

دوہرہ

بھولے وُہی بھلائیاں بسے جو کوئی دُور
نوشہ وُہ بھولے کہاں جا کو پاس حضور

دوہرہ

یہ تن روشن جان سوں عقل سوں روشن جان
عقل چراغ حضور کا نوشہ کرے بیان

دوہرہ

نوشہ فقر محمّدی صفا جنگ میدان
اوہلا نہیں حضور توں دِیسے سبھ استھان

دوہرہ

روشن دل جیوں آئینہ جیدھر کریں نگاہ
دیکھئے اپنے آپ موں کے فقیر نوشاہ

۷

حقیقت گنج

حق پرکاس

ضرورت مرشد

فَالحَقُّ وَالحَقَّ اَقُولُ ۔ (۳۸/۸۴)

یاد

اوّل آخر تو ہی حق قدیم — تو ہی اللہ رحمان رحیم
تُو ہی تھا تو ہی ہے تو ہی ہوئے — تجھ بن دوسرا حق نہ کوئے
پہلے حق پیچھے ہے حق — ہے بھی حق نوشہ ہوسی بھی حق

یاد

لیویں تم نور حق کی لوئی — حق بن اور نہ دیکھو کوئی
جن دیکھا بس بھئے نہال — جو دیکھے سو حق سنبھال
مرشد ملے یہ چاندن ہوئے — حق بن اور نہ دُوجا کوئے
اس چاندن بن اندھا ہے اندھا — مرشد ملے ٹوٹے یہ پھندہا
سب دیکھا اور حق نہ دیکھا — اس دیکھن کا جھوٹھا لیکھا
مرشد ملا تو پائی سوجھی — بن مرشد سب صورت گوجھی

نوشہ مرشد پیر مل جائے
جا کے دیکھے سانت سمائے

عارف پروان

نصایح بنام عارف

آیت شریف : یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُمْ ۔ (۲/۱۴۶)

چوپئی

عارف ہوئے حق سچ پایا
نان بچھڑا جس بیگ ملایا
بیگ ملایا صاحب دھنی
صاحب ساچے سوں صحبت بنی
جب صاحب سوں ہوؤ ملاوا
دسو کوند تب بِلا بدھاوا
باجے اند بھئی شادمانی
گونیوں گائے چھند شہانی
ایک شریعت ایک طریقت
ایک معرفت ایک حقیقت
ایک ایک سوں ایکا کیا
ایک سمجھ ایک کا نام لیا
عارف وہی جو اصل گت جانے
مرشد ساچے کی مت مانے
مرشد ساچے ساچی مت دئی
مہر نظر طالب پر کئی
طالب اپنی طلب کو رسیجھا
مرشد پاک پر دُونا ریجھا
وہی طلب جو حق کی ہو
حق بن اور سب دل سوں دھو
طالب یاد کی طالب دھرے
لے لے نام صاحب کا ترے
مرشد سوں چاہے حق کا راہ
اور نہ کوؤ راکھے چاہ
مرشد وہی جو یاد فرماوے
کھوہے کاڈھ کھاتر نان یاوے
حق کی یاد بندگی آدھینی
حق کی یاد عاجزی مسکینی
حق کی یاد اَرداس دُعا
حق کی یاد سچی صفت ثنا
حق کی یاد غیر سوں بیزاری
حق کی یاد فقیری دینداری
حق کی یاد رَین کا جاگن
حق کی یاد مرشد سنگ لاگن
حق کی یاد مرشد کی ٹہل
حق کی یاد سے اُونچا محل

حق کی یاد مرشد سوں پریت — یادی جانے ایک مرشد میت
جس فرمائی حق کی یاد — حق کی یاد کا بڑا سواد
حق کی یاد مرشد کا ادب — بے مرشد پر حق کا غضب
بے مرشد بے فائدہ آیا — مانس سا جس جنم گوایا
مانس وہی جو حق کو مانے — قدر پیر مرشد کا جانے
وہ مانس جو مانے ایک — ایک مانے مانس انیک
مرشد کا طالب نوشاہ — مرشد کا مرشد اللہ

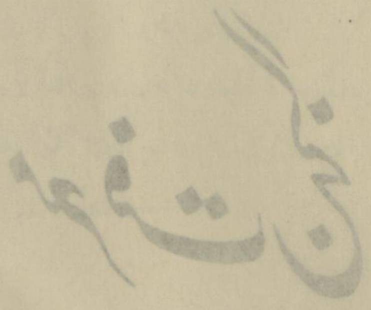
دوہرہ

طالب تو شاگرد ہے مرشد ہے اُستاد
نوشہ لینا سبق یہ جو مولیٰ کیجے یاد

۸

معرفت گنج

۹



پانچ تت

حق الیقین

آیت شریف : اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ حَقُّ الیَقِینِ (۵۶/۹۵)

ناد

پانچ تت کا پُتلا انتر کھیلے پون
نوشہ سُن کے رام گر ہم کون تم کون
پانچ تت کا پُتلا ھم تم اواگون
اَن ہویا ہویا دِیسے ہم تم بھرم اور کون
اَن ہویا ہویا دِیسے تو کفر کون اسلام
نوشہ سُن کے رام گر ہندو تُرک کِس نام
اَن ہویا ہویا دِیسے تس ہیں کفر اسلام
ہندو ترک تو رام گر دُویو بھرم کے نام
جو ہویا سو بھرم ہیں تو کہاں حق یقین
حق یقین زبان ہو نوشہ کہے مسکین

جوت پرکاس

ناد

جوت دیکھ کے چاندنا باھر دکھن آئے
دیکھ اندھیرا ہٹ رہے دیکھے ناں وکھلائے
جیو سُنے جو کان سے کہے آنکھ سوں دیکھ
نوشہ دیکھا جگت کو ایک جیو کا بھیکھ
جوت چاندنا دیکھ کے باھر نِکسے آئے
نوشہ مرد فقیر کو اِت بِدھ ملے دھائے
اندر من سوں چاندنا باھر نَینیں نُور
اندر باہر دیکھیا نوشہ ایک ظہور
باھر آوے آنکھ سے دیکھ چاندنا جوت
جَیسے سوں تَیسا ملے چڑیا کاگ کپوت

دوھرہ

جَیسے کالی رات سوں روشن ہو پربھات
تَیسے حرف سیاہ سے پائیے نُور کی بات

حکم پرکاس

رضاء بالقضا

یاد شہانا

بن خاوند کے حکم ذرہ ہک برگ نہ ڈولے
جو جو آپ بُلاوے سو کچھ رسنا بولے
جیسی جیسی کار لکھی مانس کی کریں
ہووے ہوونہار نہیں مانس کی کریں
آگ جلاون ہار بجھاون ہارا جل ہے
کرن کراون ہار وہی آروپ اچل ہے
دیکھے دیکھن ہار انیک موں ایک کرنتا
وہی آد وہی انت وہی بے آد بے انتا
ہندو کس کو کہئے ترکا کر کسے بُلا دیں
ہم درویش الٰہی آپ موں آپ سماویں
سب کا خالق وہ وہی مخلوق ہو آیا
گھٹ گھٹ پرگھٹ آپ آپ کو آپ دکھایا
کہیں مرشد کہیں طالب کہیں گورو کہیں چیلا
جیوں چاہا تیوں سب ہو سب سوں کینا میلا
ہر ہر رنگ ملا ہر ہر کو صورت وہ بے رنگی
ناں اُس روپ نہ رنگ وہی سا روپ سرنگی
قدرت لکھی نہ جائے قادر الکھ اللہ کی
اُس کی گت وہ جانے ایہی گت نوشاہ کی

دوہڑہ

تیگ ادتھے چودھار سیں گھٹاں باندھ جھڑ لائے
حکم بناں سبحان کے لونٹا کٹا نہ جائے

دوہڑہ

سو در مرشد پاک کا جہاں قادر حکم چلائے
نوشہ مرشد کے ملے ملا آپ خدائے

دوہڑہ

حکم الٰہی وہی ہے جو مرشد فرمائے
نوشہ مرشد کون ہے مرشد آپ خدائے

وار پلک دریائی

راگ مارو

نوشہ مرشد پر واریا وار یا لاکھوں بار
تر لوکی تین لوڑے کبھو کرت نہ لاگے پار
چاند نہ سُورج چاننا مرشد چاندن ہوئے
چاندن بیں اندھلا پھرے مرشد جسے نہ کوئے
مرشد وُہ ہی پایا جس گھر خوشی ہمیش
نوشہ مرشد کون ہے مرشد مرد درویش
صحبت مرد درویش کی صاحب دے ملائے
نوشہ گاندھی کے ملے باس عطر کی آئے
داتا ہووے مالدار دیوے دمڑا دام
داتا مرشد مجھ دیا نوشہ حق کا نام
اسم اعظم کی ڈھونڈھ میں کیتی بھٹے تمام
مِلا مرشد توکل پڑی جو کلمہ ہے بڑا نام
مُردے سوں زندہ کرے یہ اسم اعظم سُبھا
مَن مردہ زندہ بھیا جب کلمہ پاک پڑھا
محنت ریاضت بندگی جگ جگ تھا فرمان
مرشد کے سچیار کوں کل کلمہ پروان
کلمہ اللہ کا ایک ہے جس پاک محمد رسول
دوجا ہوئے نہ مانئے ہمیں ایک کا حکم قبول

پوڑی

ایک اوّل ایک آخر ایک باطن ظاہرا
ایک حاضر ایک ناظر ایک اندر باہرا

سُنا دیکھا ایک لیکھا ایک جِت کِت پایا
مرن جیون ما نہہ دُوجا ایک گیا نہ آیا
خوب جھاتی مار دیکھا جو اوہ بھی مانہہ
کہے نوشہ قادری وہ ایک کی بر چھاںہہ

۵

نوشہ جو کچھ دیکھئے ایک کی شاہدی دے
اور جو اُس بن دیستا بوجا ہیں اور مرے
بنتا کرتا حکم سوں حکم سوں آئے جائے
نوشہ حاکم کون ہے حاکم آپ خدائے
بِن کاریگر ناں بنے جو جو دیسے کار
نوشہ کرنے ہار بِن کیونکر بھیا سنسار
کرتا سب کا ایک ہے ظاہر جس ظہور
نوشہ تس کرتار کا پاک محمّد نور
دیکھا نور رسول کا کلمہ مانہہ نوشاہ
لا اللہ الا اللہ مُحمّد رسول اللہ
نوشہ کلمہ پاک ہے کُل جگ کا پادشاہ
کل آندھی سوں وُہ بچے جو کلمہ لے پناہ
کلمہ کہے حق یاد کر کل کل اور منائے
جو کر جگ کے کر پھسا پریں تس کر دکھائے
کلمہ پارس جنم کا کلمہ ٹپک دریائے
کلمہ سُرمہ دُھند کا اندھ غبار گوائے
کلمہ کوٹ محمّدی تا ہیں امن امان
نوشہ ٹھلی بادشاہ ایک صاحب سُبحان

آپا چلتّر

یاد

اے ساچے صاحب سلطان   دے مجھ کو درویشی دان
تجھے چھوڑ کہیں اور نہ جاہوں   تجھ بن اور نہ کوڈ ھلاہوں
مہر نظر کر مہد گرنتا   میں اوچھی ہوں توں دھنونتا
توں داتا جگ منگن ہارا   تیرے فضل توں ہوئے چھٹکارا
پیر پیغمبر تجھ سے مانگیں   دھرتی انبر تجھ سے مانگیں
مانگیں تجھ سے راجے راؤ   نت نت دیون تیرا سبھاؤ
جو تو دیوے دیوے نہیں کوئے   اور دیوے جو اور کوئی ہوئے
جو دیوے سو دیوے توں   سو دیوے جو دیوے توں
تو دیوے لیوے نہیں اور   ٹھور ٹھور ماہہ تو ہے نرجھور
تو داتے منگت انتر بسے   جل تھل پون جنتر بسے
رُوپ رُوپ موں تو بے سروپ   اچرج جوتی رُوپ انُوپ
تجھ دیدار کا نور تجلّی   تین لوک بھرپور محلّی
جب دیکھا تو میں بھی تو ہے   دیکھ بھیکھ کہا تو ہی تو ہے
جب آپے داتا آپ ہے منگت   تو کت پاٹے دوجی سنگت
آپے کھائے اپنا دان   اپنے آپ موں تو سلطان
گھٹ ساگر کے موج انیک   ساگر وُہی ایک کا ایک
آپے ہندو آپے تُرکا   آپے بے مکھ آپے گُرکا
آپے دھرمی آپے بھرمی   آپے کرمی آپ اکرمی
جب اُس بن کوئی اور نہ پائے   تو سن میں کون درشنائیے
جانے وُہی نہ جانے وُہی   مانے وُہی نہ مانے وُہی

نہ جانے کم، جانے نہیں بیش   ایکی جان اجان درویش
جو جانے تو کیا بدھ جاوے   اَن جانن کیا تجھے گھٹاوے
جان نہ جان ہے تو ہی تو   بندہ کہہ یا اَللہ ھُوَ
دوجا ہوئے نہ دوجا کہئے   ایک ایک موں ایک ہو رہئے
ہو رہئے یا ناں ہو رہئے   وُہی ہے یہ وُہ ایک ہی لہئے
لہیں تو ایک ناں لہیں تو ایک   ایک ایک ہے ایک انیک
کہیں تو ایک ناں کہیں تو ایک   کیسا بَد اور کَیسا نیک
آپے بَد ہو بدی سوں لاگا   آپے نیک ہو بدی سوں بھاگا
کرتا وہی کرنی بھی وہی   نوشہ جو سمجھی سو کہی
ہیں تُوں کا ارتھ ایک ہی جانا   کہن سنن موں ایک چھپانا
کہیں انیک تو ایک ہی لہئے   لہیں انیک تو ایک ہی کہئے
ایک بناں دُوجا نہیں کوئے   ایک بِن دُوجا کہیں نہ ہوئے
ایک ایک رَل ہویا انیک   پھر انیک کا ایک ہی ایک
کہیں شاستر بید پوران   ایک مان ایکی پچھان
ایک ہی کہے کتیب قرآن   پیر پیغمبر کہے ایک ہی مان
آپے منے آپ منوائے   آپے کہے آپ کہائے
آپے پڑھے لِکھے بھی آپ   آپے جپے اور آپ ہی جاپ
آپے ہٹکے آپ ہی کہے   ساگر سدا موجوں ہیں رہے
کرے سو کرے کرتا ہے آپ   نوشہ نرے جس کرے ملاپ
نرے کون ڈوبے ہے کون   آون سمجھ اور سمجھ ہے کون
آیا کون کون پھر گیا   اواگون کہاں سوں بھیا
سوامی کون ایک اندر باہر   ایک سوامی باطن ظاہر
ناں اُس دیس نہ اُس پردیس   دیس دیس موں دُہی پردیس

کون آیا اور کہاں سوں آیا　　آپے آپ چَترِ تر بنایا
جیوں کا تیوں جہاں کا تہاں　　بناں چلیتر پائیے کہاں
الکھ الیکھ اپر اپار　　آپ ایک نام بے شمار
خیر نام کا مرشد دیا　　نوشہ بھیکھ مرشد کا کیا
بناں بھیکھ وہ کہاں ابھیکھ　　دیکھا ہو تو کہہ رے سیکھ
من ساگر جب لہر موں آیا　　تو سکھ لہر موں مرشد پایا
مرشد دیکھا تو آپ ہی دیکھا　　آپ بھیکھا تو مرشد بھیکھا
مرشد طالب ناہیں دوئے　　آپے طلب اپنی ہوئے
آپے کرے اپنا چلیتر　　ناں اوہاں پرے ناں اوہاں مِتّر
ایہاں اوہاں کے ایک ہی معنے　　پرے مِتّر دویو موسم جانے
آپے ٹھاکر آپے داس　　آپے پھول بھور رنگ باس
کبھی لہر بھجرم کی اُٹھی　　کبھی لہر دھرم کی اٹھی
جب دیکھو تو دونوں ایک　　جل کی ٹھنڈک پاوک کا سیک
ناں وُہ رہے رہے ناں یہ　　نوشہ من بی راکھ سندیہ
جو کچھ رہے سو نِت اِکساں　　لہر ترنگ اپجن مٹن ماں
کہاں سو آئے کہاں پھر جائے　　ساگر اُپجے ساگر سمائے
ساگر ذات لہریں صفات　　صفت مانہہ سب آوت جات
ذات صفات موں ہیں نہیں کوئی　　کیا ہوا ہیں دیکھن ہیں ہوئی
صاحب مہر کر کیا درویش　　مرشد میلا پیش سوں پیش
درویشی موں لکھا الکھ　　ایک انیک دیکھا پرتکھ
ایک کو ایک کہے سب کوئے　　بھلینگا کہے ایک کو دوئے
وہی ایک انیک ورشٹائے　　مرشد ملے سو ایک کو پائے
ایک ایک موں ایک ہی پایا　　نوشہ مرشد ایہی فرمایا

دوہرہ

نوشہ گیان اگیان موں اکتا ایکس ہوئے
بھینگا ایک[1] کو دُو[2] لکھے دِن کو لکھے نہ دوئے

وحدت نامہ

آیت شریف : اِلٰھکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ۔ (۱۶/۲۲)

یاد

سجدہ کروں اے پربھ میرے — تو مالک ملک سب تیرے
تیری کہوں صفت ثنا — تیری صفت کیسے ہووے بھلا
تیری صفت کرے سو ترے — نوشہ تیرا کلمہ بھرے

یاد

سجدہ کروں غریب نوازا — بے چارن کے چارہ سازا
زمین آسمان کے پیدا کرتا — کُل جہاں کے پَیدا کرتا
شاہن کے بادشاہ بنیا — درویشن کے آپ جنیا
غوث قطب کے سازن ہارے — پیر پیغمبر تجھی سنوارے
چاند سُورج تجھ روشن کینے — نر بالک کو بالک تجھ دینے
تمری جوت سوں دیکھیں نیناں — تمرے بھاؤ سے بسیں سیناں
بن تیرے میں جانوں کیسے — جو تیرا پہچھانوں تیسے
تجھ بن اور پر رہے نہ آس — تیری یاد کی ہووے پیاس
مجھ عاجز کو دیہ دیدار — نِت نِت تیرو ہووے اُدھار

دوہرہ

جن کی آس اللہ پر تن کی اُونچی آس
نوشہ وُہ ہی نیچ ہے جس کے دُنیا پاس

یاد

سجدہ کروں شاہن کے شاہا — پت شاہن کے سرپت شاہا
سجدہ کروں پیرن کے پیرا — اُدھیرن کے جگ جگ دھیرا

سجدہ کروں راجن کے راجہ دین دیال ساںچے مہاراجہ
سجدہ کروں راؤں کے راؤ درویشن کے سدا سہاؤ
سجدہ کروں تن جان کے داتا دین دُنی ایمان کے داتا
سجدہ کروں میرن کے میرا رہے نہ تجھ سے پیر ابھیرا
سجدہ کروں دھن مان کے کرتا جان اجان سجان کے کرتا
کُن فیکون کا خاوند تو ہے سب کا پاک خداوند تو ہے
تیری سگت سوں جیبھا بولے تیری جوت سوں سُدھ بُدھ تولے
تُو ہی کرے پیدائش قیامت تو کریم سب تیری کرامت
جو تُو کرے سو حکمت تیری اِس بن اور نہ جانے مَت میری
تُو ہے حکیم حکمت بھی تو ہے تو ہے عظیم عظمت بھی تو ہے
تو ہی تھا تو ہی ہے تو ہی ہو تو ہی ایک تو ہی بن دو
تجھ بِن کھان پان نہ رسے سب سبھاؤ میں تو ہی بسے
تجھ بِن سجے نہ باناں باسی تو ہی جگت کا کارج واسی
تو ہی آد تو انت تو نِت تو ہی یاد تو کنت تو مِت
تو ماتا پتا ہم تیرے بالک پروش کرے تو ہی خود مالک
جب تو ہی باطن تو ہی ظاہر تب کیسے جانیں تجھ سے باہر
جہاں توں تہاں تیرے لوک ساگر لہر دو یو ایک ہی تھوک
جس میں بسے توں صاحب دھنی تِس کی کون اٹھاوے اَنی
توں سُورج تیرا اُجیارا تیرا تجھ سے نہیں نیارا
توں پانی تیرے دریائے لہر ترنگ کا انت نہیں کائے
توں سونا گہنا جو تیرے ایک نور ظہور بتیرے
نَحنُ اَقرَبُ تیرا ہے قول جہاں تو تہاں کیسا ہے ہول
نوشہ تجھ سے لائی پریت اِنَّکَ عَلیٰ کُلِّ شَیءٍ مُحِیط

یاد

تو ہی سون تو ہی پرکاس — تجھے بچھے دھرت اگاس
تو ہی ہوا تو ہی کہا ہو — تجھ بن اور نہ پائیے کو
لاکھ کروڑ مانہہ ایک ہی ایک — ایک ایک مانہہ ایک انیک
دُوجا ہو تو لکھے الکھ — تو ہی ایک انیک پرتکھ
تو ہی بول تو ہی بولن ہار — تو ہی بلاون ہار اپار
تو ہی باجا تو ہی بجنتر — تو ہی راگ تو ہی تار تو جنتر
تو ہی بجھے تو ہی سمجھائے — سمجھ بوجھ پھر تو ہی بتائے
تو درپن جگ دیکھن ہار — جیسا رُوپ تیسا دیدار
جیسے سمجھ تیسا تجھے جانے — جیسا تو تیسا کون پچھانے
سن پائے کہاں پرکاسا — ہر پرکاس موں سُن پرکاسا
جیسی مت تیسا ونہوار — اپنی اپنی رفتار گفتار
آیا بیچ حدیث قدسی — اَنَا عِندَ ظَنِّ عَبدِیْ بِیْ
پوچھا پُوت کمال ہر کیسا — کہا کبیر جیسے سوں تیسا
جانے تجھے جان اجان — جیسی سمجھ تیسی پچھان
بوجھے تجھے گیانی اگیانی — جیسی بُدھ تیسی کرے بانی
مانے تجھے بھلا اور بُرا — سب کا منت تجھی سے پُرا
تیرے آسرے جھوٹھ اور سانچ — جہاں سانچ تہاں نہیں آنچ
سب کچھ تجھ سے ثابت ہوا — تجھے ثابت کرے کون کہاں دوا
تیرے کئے سبھی کچھ ہوئے — تو کیا نہ ہو تہا بھی نہیں کوئے
تجھے زہد ریاضت نہیں پہنچے — بندگی اور عبادت نہیں پہنچے
اپنے جتن کر کوئی نہ پائے — تو چاہے تو لئے بلائے
سنیاسی بیراگی پرسن — جنگم جوگی سیورے گھٹ درسن .

سب تیرے کہلاویں کہیں — پر جس کا تو تس پگ گہیں
وہ تیرے جو مرد فقیر — بھیڑ پڑی پر راکھیں دھیر
وہ تیرے جو وحدت کے باقی — سدا رہیں مرشد رنگ راتی
وہ تیرے جو نِت کریں یاد — مومن موں لگیں وحدت کا سواد
مجھ سوں بن بھگتائی نہ کہیں — من اندر وحدت میں رہیں
وہ تیرے جو تجھ کو جانیں — جیوں گت مانن کی تیُوں مانیں
وہ تیرے جِن کو نہیں بھرم — ایہی دین مذہب ایہی دھرم
وُہ تیرے جو سدا نزدیر — بھرم مانہہ بھی جانیں نہیں غیر
بھرم غیر کا دلوں اُٹھ گیا — تب نوشہ خود مذہب رہیا
ہم لامذہب سب مذہب ہمرے — ہم لامشرب سب مشرب ہمرے
جیسے لا مکان خدا — تیسے لا مذہب فقرا
ایک مذہب فقرا کا ناہیں — ایک مکان خدا کا ناہیں
لامکان کے سب مکان — لا مذہب ہر مذہب جان
ہر مذہب موں پھریں فقیر — ایک جان کر پاویں دھیر
ہر مذہب سوں حق کاڈھ لیں — ناحق پر شاہدی نہ دیں
سب مذہب ایک مذہب جانیں — جو جانیں سو تن مانہہ آنیں
گھٹ گھٹ انتر بسیں فقرائے — ہر مذہب اِت بدھ سمائے
درویشن کے پنتھ موں سُکھ۔ — جہاں دُبھتا تہاں ہے دُکھ
جیسے سُکھی رہیں فقیر — تیسے دُکھی رہیں امیر
اِن کو مُکت اُنہوں کو بندھن — جگت جگت سوں جاگے اندھن
جیسی جگت فقیری کی دیکھی — تیسی جگت نہ اور پریکھی
نِرمایا سو مایا دھاری — مایا دھاری کو نِت خواری
دیکھے تجھے سو جاگھا اندھا — دوڑ نہ ملے بندھن کا بندھا

مرشد پاک ملے بندھن ٹوٹے   نوشہ اوّل آخر چھوٹے

یاد

سجدہ کروں اے پربھ میرے   تو مالک مُلک ملک سب تیرے
تیری کہوں صفت ثنا   تو ہے مالک الملک خدا
تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ   وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ
تجھ بن اور نہ پائیے غیر   نِت نِت بِيَدِكَ الْخَيْرُ
نوشہ کہے مرد فقیر   اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
توں قائم توں نہیں لفافہ   توں سانچا توں ناہیں لافہ
تو ہی بحر برّ کا سائیں   تو ہی کرّ و فر کا سائیں
نر ناری تجھ صفت کا رُوپ   تو ہی اروپ تو ہی ساروپ
تو ہی دے تو ہی دلائے   تو ہی کھائے تو ہی کھلائے
سب کچھ تیری سگت سوں ہوئے   بن تیرے کچھ کرے نہ کوئے
تو ہی کرے تو ہی کرائے   تجھ کو کچھو نہ لاگن پائے
اپنی جوت میں کھیلے آپ   تہاں توں جہاں تیرا جاپ
آپے لہد پسارا کیا   آپے اپنا آپ سمیٹ لیا
تُو ہی بشارت نِسدِین   تیروں کو سدا تجھ سے چین
تُو ہی اپنا بول کیا پالے   تجھ آگے منصوبہ نہیں چالے
گھٹ گھٹ کے انتر کی جانے   تو ہی آنے جو من میں آنے
اے جانی جان پربھ واہ بینا   توں صاحب میں نت ادھینا
تجھ صاحب سے بنتی کروں   پل پل سر سجدے موں دھروں
ہاتھ باندھ کروں تسلیماں   تجھ سے مانگوں تجھے کریماں
توں کاگا سے ہنسا جے ہنسا   پورن کرے آسا منسا
تو ہی نیچ سوں اُتّم کرے   جو خالی تن کو تو بھرے

تو ہی کرے خاکی سوں نوری — تو ہی کرے پاک حضوری
پاتھر اندر لال تو دھرے — لوہو سے کستوری کرے
موتی کرے سیپ سوں پیدا — تیری حکمت سب تجھے ہویدا
مکھی سے تو ماکھی کرے — بھس گھاس میں دانہ دھرے
نیچن کے گھر اُتم آنے — اپنی کلا توں آپ پچھانے
واہ غریب نوازا داتارا! — کُچھ مچھ تو کرے اوتارا
جیسے جیسے گھر توں بھاوے — آپے آپ بزرگ بن آوے
جہاں اَدھینتا تہاں تُو بسے — جہاں گمان ابھمان تُو نسے
تو اروپ سروپ خدا — رُوپ رُوپ موں تو ہی خودآ
نس تیرے توں لکا رام — نوشہ سمجھ پایا بسرام
دھرت اکاس پتال تو ہی توں — تین لوکی پرت پال تو ہی توں
بَن تن تجھ سے بَن تن رہے — نوشہ بن تن صفت تیری کہے
جس مرشد سوں تجھ کو پایا — تس پر نوشہ گھول گھمایا
جس کا توں تس کو کیا خطرہ — موتی کرے پانی کا قطرہ
بحر بر سب تیرا ظہور — ظاہر باطن تو ہی حضور
جب اندر باہر تو ہی پائیے — تب نیڑے چھوڑ دُور کہاں جائیے
یُرِیدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ — وَلَا یُرِیدُ بِکُمُ الْعُسْرَ
زمین آسمان تیرا بنا — پدھر پہاڑ کا تو ہی خدا
انگ انگ کا ہے ایک ہے توں — ایک ایک کو ٹیک ہے توں
جو تیرے تن کے بل جاؤں — صدق فقیری کا خیمہ پاؤں
جو تیرے تن کے پڑوں پاؤں — تن کے خیر سے لاگوں ناؤں
جو تیرے تن پر سیس واروں — دم دم تیرا نام تہاروں
جو دیسے سو دیسے توں — تو ہی کُن تُو ہی فَیَکُوْن

جو دِیسے سو تیرا نور　　ٹھور ٹھور تو ہی بھرپور
ہر نشان ظہورا تیرا　　ہر مکان ظہورا تیرا
چوداں طبق تیری روشنائی　　چند سُورج جوت تجھ سے پائی
جو دیسے سو ویسے توں　　تیری سوبھی تو ہی توں
وہ آنکھیں جو دیکھیں نور　　مرشد موں کیو نور ظہور
ساچے صاحبا بیگ ملائے　　چِر لاگن اب سہی نہ جائے
وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ تو ہی کہا　　ہیں یہ بھید قرآن سوں لہا
توں سانچا سانچے فرمان　　تیرا ظہورا کُل جہان
اے تشبیہ تنزیہ کے باسی　　اوست ازوست تیری صفت خاصی
فِیْ اَنْفُسِکُمْ تو ہی رہے　　بی یَسْمَعُ یبصر تو کہے
تجھے ڈھونڈن جایوں کہاں　　جہاں دیکھوں دیکھوں تہاں
بھلا بُرا تجھ بِن ناں جانوں　　نر ناری موں تجھے پچھانوں
تجھ بِن کوؤ نہ دیسے تھاں　　ہر ہر بولی ہیں لیویں ناں
سِل پاتھر اندر تجھے دیکھوں　　گھر باہر اندر تجھے دیکھوں
جِیا جنت تجھ بِن ناں دِیسے　　آوانت تجھ بن ناں دِیسے
بید پوران قرآن کتاباں　　گھنٹ سنکھ مردنگ ربابان
دھرت پتال اگاس تو بسے　　جلا تھلا بناس تو بسے
جہاں دیکھوں دِیسے تو ہی توں　　پاک منزّہ بے چون چگون
سب ہیں دیسے تیری کلا　　توں سب سے نرل سب سے رلا
تو الکھ کچھو لکھا نہ جائے　　سب سے ہو نرالا دکھلائے
سجدہ کروں مسجود ہر ہر کے　　اے نارائن ناری نر کے
تجھ بن اور نہ پائے دوجا　　سب کو کرے تیری ہی پُوجا
بُت پرست بُت ہیں تجھے جانے　　مست الست ہر ہر موں مانے

کوئی تجھے ہندی موں گاوے — آو انت تجھے ہی پاوے
کوئی پڑھے کلمہ کلام ! — عربی فارسی موں لیوے نام
توں ہی توں سب کوئی کہے — اوّل آخر ایک ہی ہے
تو ہی گزشتہ تو آئندہ — تو ہی پیوستہ تو پائندہ
تو ہی ماضی حال استقبال — ہون نہ ہون سب تیرا خیال
تو ہی ازل تو ہی ابد — تو ہی حد توں ہی احد
جہاں کہاں پایئے توں ہی توں — تو ہی توں کہیے تو ہی توں
جب نوشہ صفت حق کی کہی — مست ہوا اور سُرت نہ رہی
تب حق آپ دیدار دکھایا — نور ظہور کے تخت پر آیا
ظاہر ہو تجلّی دیا — حاضر ناظر میلا کیا
جیوں کا تیوں دیا خود درسن — درسن کے پائے بھیا پرسن
جب پاکذات کو نوشہ بھایا — تو پاکذات تس ذات رلایا
دین شاہ تب کیا ناد — وحدت نامہ میرا یاد
وحدت نامہ جو پڑھے پڑھاوے — دین دُنی موں عزت پاوے
سُنے شوق سوں ذوق سوں جیوے — ذوق شوق سوں پریم رس پیوے
جو نت پڑھے سو ڈولے نہ بھٹکے — تس کی بھاونی کبھی نہ اٹکے
جو پڑھ چاہے حق کا میلا — ترت پھرت تس پہنچے ویلا
اِن آنکھوں سے درسن پائے — درسن پائے بھوکھ پیاس جائے
اسی جہان پائے دیدار — نوشہ دیکھ لیا چت دھار

دوہرہ

سب کچھ تیرے آسرے تو کسے آسرے ناہہ
نوشہ تجھ کو پایا تو ہیں تو ہیں ماہہ

وَحدت پرگاس

آیت شریف : وَمَامِنْ اِلٰہٍ اِلَّا اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ (۳۸/۶۵)

ناد

دیوی دیوتے دینت مانہہ ایک — ایک چلتر کر بھیا انیک
انبر اوتار ایک کے رُوپ — کہیں چھاؤں بھیا کہیں دُھوپ
دُہی رام سِیتا وہی راون — آپے راجا بل آپے باون
آپے رام چند کہا یا رام — ایک رہاں تو راون کو دھام
وہی ہرناکس وہی نرسنگھ اوتار — رُوپ رُوپ کا کیا سنگھار
جو اروپ سو سدا نروپ — یونہی کھیلتا رہے دویو رُوپ
آپے کشن اوتار آپے کنس — آپے ماری اپنی انس
آپے گوپیاں آپے بھیل — آپے تُرت پُھرت آپے ڈھیل
آپ بھاگے آپ کرے کلول — دوسر توں جانے تو بول
دیکھن میں آن ہویا ہویا — ناں کوئی جمیا ناں کوئی مویا
کوئی ہوئے تو کوئی کہیں — جمنے مرنے موں ایک بھیں
اول سُن آخر بھی سُن — جمن بیچ پرکاس کی دُھن
بھرم ایسہ بھرم اوتار — ہو نماں کیا جگت خوار

دوہرہ

بھرم کہے ہیں دیوتا بھرم کے اوتار
بھرم چلتہ پائے کے اسراں کرے سنگھار

اٹ

بھرمی ہویا آپ ، بھرم کٹے کچھ ناں لگا
جیوں کا تیوں نرپاپ، نوشہ آپ الکھ رہے

دوہرہ

انگ جاسوں دھول اُٹھے سو انگ تہاں سمائے
نوشہ مرشد سنگ رل سمجھا جو سمجھائے

دوہرہ

کیچ ندی مانہہ جب ملے تب وہ رہے نہ کیچ
نوشہ مرشد سنگ رل پڑا ایکتا بیچ

دوہرہ

نوشہ پایا ایکتا دونو کرائے کیف
تھانب نہ ساکے مدھ چھکے تاکوں کہئے حیف

دوہرہ

وہی ساکھ ہے وہی سُکھ وہی سیکھ
نوشہ جو جگ دیکھنا سو اپنے اندر دیکھ

دوہرہ

جو تجھ مانہہ سو جگت مانہہ جگ مانہہ سو تجھ مانہہ
نوشہ جو توں ناں لکھے وہ ہی تجھ میں نانہہ

دوہرہ

لکھ تو تیرے مانہہ ہے لکھے نہیں تو نانہہ
نوشہ کلا سمرتھ توں گیان اگیان توہیں نانہہ

دوہرہ

ناہیں غیر وجود موں ہووے وہم ہی مانہہ
نوشہ حق موجود ہے اس میں شک کچھ نانہہ

دوہرہ

جانو سب موں ایک ہے سبھی ایک ہی ماہنہ
پر جو مرشد فرمایا تِس تِل کوؤ ناہنہ

دوہرہ

ایک دیہ موں پیاریا دِیسے نانا رُوپ
انگ انگ ہو پسریا نوشہ ایک اڑوپ

دوہرہ

ہاتھ پاؤں سر پیٹ دھڑ دیسے نانا بھانت
سبھی ایک کر دیکھئے تو آوے من سانت

دوہرہ

آگ پانی دوئیو ناں ملیں ملیں تو ایک نہ ہوئے
تیسے جس من حق بسے تہاں غیر نہ کوئے

ہمہ اوست پروان

آیت شریف : هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (۵۹/۲۲)

دوہرہ

کوؤ کہے ہمہ اوست ہے کوؤ کہے ہمہ ازوست
نوشہ ہمرا مت یہی ہمہ اوست ازوست

دوہرہ

ہمہ اوست تشبیہ ہے ہمہ ازوست تنزیہ
ان دونو ہیں پائیے نوشہ حق صحیح

یادشہانا

ایدھر تشبیہ ایدھر تنزیہ بیچ بسے صاحب ہمارا
اوست ازوست دو محل رنگیلے تاہیں کھیلے کھیلن ہارا
اوست ازوست کے ایک ہی معنے ایک ایک موں ایک سہارا

اوست ازوست موں پندھ نہ کوؤ جو نرویر سو جانے
درویشوں کو جھگڑا ناہیں جو درویش سو مانے
ذات اوست صفات ازوست ہے صاحب ان سوں نیارا

اوست کہیں تو ملّا روسیں حجّت کر کر آویں
کہیں ازوست تو ہمہ اوستی ہمہ اوست مناویں
اوست ازوست دویو مندر اونچے تہاں کرنی کرتارا

ہمہ اوست تو حال پیارے قال موں آوے ناہیں
کہن سنن کرنے موں آوے ہمہ از وست مت باہیں
باطن اوست از وست وہ ظاہر مرشد بھید چتارا

ہمہ اوست موں خوشی خوشالی ہمہ از وست ماں لذت
حاکم مانے سو حکم بھی مانے کیسا جھگڑا حجّت
حکم مانے تسلیم رضائی مورکھ بھرم نے مارا

حاکم اوست از وست حکم ہے حکم حاکم نہیں دویو
سانچا حاکم جو پچھانے حکم کا واقف سویو
ہم نر سنسے ہو حق پایا سنسے موں پڑا سنسارا

ہمہ اوست بن ناں وزنارا ایہ ونہوار کر کھیئے
بناں از وست چلے ناہیں کارج پر ہمہ اوست من لیئے
ہمہ اوست منر سما دھے ہمہ از وست پسارا

ہمہ اوست کا بیج لگایا ہمہ از وست ہو پھولا
رُوپ ارُوپ آون جاون کا مورکھ بیچ موں بھولا
بوٹا ہوا پھول پھل لاگا پھر دو ہے بیج اوتارا

آدانت بن بیج نہ پایئے ہمہ اوست ہے سویو
ڈال پات جڑھ پھول ارتا سے ہمہ از وست ہے جویو
جیا جون بوٹا جڑھ مانس بیج صاحب کرتارا

بہروپی بہ رُوپ بناۓ رُوپ رُوپ بن آوے
جو تِس رُوپ سو ناہیں بدلا ویکھن ناں بدلاوے
رُوپ رُوپ موں وُہ ہی لکھے جس کا رُوپ ہے سارا

رُوپ انیک ایک بہ رُوپا سب رُوپ اُسی کے کہئے
رُوپ رُوپ جو دھار دکھاۓ ایک بہروپا لہئے
اوست از وست دو یو عارف بولے سُن پیارے پچیارا

جس بہروپا دیکھا ہووے وُہ ہی وُہ ہی جانے
جو واقف اس بھید کا پیارے سوئی رمز پچھانے
مرشد پاک یہ بھید بتایا نوشہ کون بے چارا

دوھرہ

ہمہ اوست تو حال ہے ہمہ از وست ہے قال
نوشہ کہے سُن پیارے اور نہ حال نہ قال

دوھرہ

کبھی مسکین آدھین ہیں کبھی بے پرواہ
ہمہ اوست از وست ہیں یوں پایا نوشاہ

گیان پرکاس

حصُول معرفت کے لیے عمل ناگزیر ہے

قولِ عرفاء: مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ۔

دوہرہ

نانا بھانت گیان ہے نانا بھانت اگیان
گیان اگیان نہیں وِیر بِن ھمیں نِروِیر پروان

یاد

گیان اگیان کر حق نہ پایئے — مرشد ملے حق مانہہ سمایئے
گیان اگیان موں بیر ہے بیر — جہاں بیر تہاں کیسے غیر
مرشد جا کو ملا حق ملا — چھوٹا "تا سوں غیر کا گلا
غیر ہووے تو گلا بھی ہوئے — بھرم بھلائے بھولو مت کوئے
گیان اگیان بانیں با جاری — دُھر حضور کی رمز نیاری
دُھر حضور کی رمز جو چاہے — مرشد پاک سوں پریت نباہے
مہر دید جب مرشد کرے — بخشے حال سہج سوں ترے
بن مرشد کے حال نہیں پائے — جو پاوے سو کہا نہیں جائے
لاکھ گیانی لاکھ اگیانی — اپنے منوں تئے سبنے بانی
کام کرودھ لوبھ موہ ہنکارا — ان سے بلسے نہ کوؤ نیارا
گیانی اگیانی دویو ایک — نیکی بدی دونو کی ٹیک
گیانی ودیا کر لئے نبائے — جگت سوں اپنا آپ چھڑائے
اگیانی اگیان کر پھسے — سدا سدا اگیان موں بسے
گیانی سوچ ہووے برائی — جگتیں کر دکھلاوے بھائی
گیانی سے ہووے جو خطا — کچھو نہ جانے تھتا نہ متا

ناں ہو گیانی ناں اگیانی　　گیان اگیان کی بات نہ جانی
جانا ایک الکھ ابھیکھ　　بر ہر بھیکھ میں ڈیٹھی اربیکھ
اُس بن اور نہ کوئی دُوجا　　نوشہ کرے اُسی کی پُوجا

دوھرہ

جہاں سون تہاں کچھ نہیں سب کچھ جہاں پرکاس
گیان اگیان پرکاس موں نوشہ بے وسواس

ناد

گیانی سوں نہ کینھو لیے　　جو نا لے سون کر کہے
پایا جائے نہیں پرکاسا　　سون پاون کی کیسی آسا
وِدیا وان وِدیا موں پھسے　　نر ودیا تن کو دیکھ ہسے
چلتا بیٹھا جہاں ایک ہے جیسا　　بے آرام ہوون تہاں کیسا
ناد چڑھے سو کاہے چلے　　چلتا بیٹھے کے سنگ رلے
جگ وِدیا ناد گزران　　کندھی چڑھے چھوڑ جہان
کندھی چڑھا کندھی سے آیا　　دھرت کا اُپجیا دھرت سمایا
بھیت الکھ کا لکھا نہ جائے　　آیا کون کہاں سے آئے
کیوں آیا پھر کاہے گیا　　سون ستی پرکاس کِت بھیا
پھر پرکاس سوں سون کیوں ہویا　　کاہے جنما کاہے مویا
اواگون کی چاہ کِت بھئی　　بھیا ایک انیک سر مئی
نوشہ ایک اچنبھے مانہہ　　ہُوا ہے یا ہُوا نانہہ
جو ہُوا تو پھر کیوں نہیں　　ہوا ہوئے ہو پاس کہیں
جو پائیے سو نت ناں رہے　　نت رہے سو کوؤ نہ لہے
جو وُہ تو یہ آیا کون　　جو یہ تو پھر کاہے گون
اِس بن اوس لیے سو کیونکر　　اوس بن اِس کہے سو کیونکر

صاحب بندے کا بھیت نرالا نوشہ اِت بدھ بھیا متوالا

دوھرہ

نوشہ گیان کسے کہیں گسے کہیں اگیان
جو مرشد فرمائیا وہ ہی ہمیں گیان

ناد

ناں ہم گیانی ناں اگیانی ہم ہیں مرشد کے اگوانی
جو مرشد فرماوے کریں وہا توں ہیں کاہے پڑیں
گیان دلیل اگیان دلیل دونو ہیں وہمات سبیل
گیان اگیان من کی ترنگ جھن موں پڑے ترنگن موں بھنگ
جن کو مرشد پاک کا دھیان تن کو کیسا گیان اگیان
من مکھ کریں گیان زبانی اپنی اپنی غرض کے گیانی
مکھ سے کریں گیان کلام کریں نہیں گیان کے کام
جیسے ہوئے درخت نہ بھرے گیانی گیان کے کرم نہ کرے
مکھ گیانی من نہیں گیانی جیوں کلر دکھلاوے ہو پانی
من گیانی جس گیانی کرم مہر محبت گیان کا دھرم
مکھ کا گیان نہ کٹے بیگار جیسے کاٹھ کی ہووے تروار
مکھ کا گیان نہ کہیں پہنچائے جیوں بالک گھوڑا دوڑائے
مکھ کا گیان ہانسا ہے ہانسا جیسے پھیکن کاٹا ماسا
من اگیانی جیہا گیان والی جیوں بادام مغز سوں خالی
من گیانی ہو صفتی جیا تو درویشی ہووے طلبا
جو کچھ بھانڈے اندر ہووے بھر چھپائے تو بھی چووے
گیانی کرے گیان کی بات اندر وار نہ دیکھے جھات
اوراں کر کر گیان بتائے آپ سدا اگیان کمائے

جو کچھ آپ کرے سو گیان   اور اس پر راکھے اگیان
بگلا ایک ٹانگ پر کھڑا   مچھلی دیکھت نگلن پڑا
نانو گیانی کرم قصائی   جیسے بس ڈاری مٹھیائی
میٹھا بس اور نام کا میٹھا   ایسے گیان سوں بھا جیوا اینٹھا
گیان وِدیا تیکھی تروار   جیسے کرنیبی کرے کار
ہاتھ ساودھ کے چورن مارے   چورن ہاتھ ساودھ سنگارے
گیان گدھا جیوں چالیں چلے   گیانی جیدھر چاہے رلے
جا ہیں گون گیان کی ہوئے   برہم گیانی کہے سوئے
خود کرے گیان زبانی   تِس کی بان جیسی ہے بانی
گیان دکھاں کی پھانسی ڈارے   لوگ پھسا گیان سوں مارے
ایسے گیان سوں بھلا اگیان   بن وِسے لگے گیانی کا بان
وہ گیانی جس کا من گیانی   مکھ گیانی سوں بھلا اگیانی
مہر وِدیا بناں گیان   بناں مہر سب گیان اگیان
آپا روپ گیان کا مول   وہی برکھ وہی ڈال پھل پھول
جب انیک ایک کر جانے   تو سب اپنا آپ پچھانے
جو سب اپنا آپ کر پائے   سو اپنے آپ کو کاہ دکھائے
گیانی کھوٹ دغے ناں لگا   اپنے آپ سوں کیسا دگا
جا کا من گیانی سو گیانی   کام نہ آوے گیان زبانی
من اگیانی جیبھ گیانی   چورن ٹھگن کی ایہ نشانی
ہمہ اوستی کہیے تِسے   جا سیں دکھ نہ پہنچے کسے
برہم گیانی کا ایہی سبھاؤ   آپ نہ دکھے نہ کسے دکھاؤ
ہمہ اوستی برہم گیانی   جگ بھی دیکھے بہت زبانی
گیانی گیان ایک وِدیا ساری   کلا ساتھ کینے سب راضی

اصلی بھیت نہ جانے گیانی ۔ اِت بدھ گیانی بھی اگیانی
ہم ہیں بندے مسلمان ۔ جانیں نہیں گیان اگیان
مرشد کے فرمائے چلیں ۔ بے مرشد کے سنگ نہ رلیں
مرشد پاک یہی فرمائے ۔ بے مرشد کے سنگ مت جائے
مسلمان وہ مسلمانوں ۔ جا کے ہاتھوں اور زبانوں
مسلمان سلامت رہیں ۔ ورگہ ہیں شکرانے کہیں
پاک محمد نبی رسول ۔ ہمہ اوست ازوست کا مُول
گیان تصوّف کا کہا خلاصہ ۔ سو مومن جس کا یہ خاصہ
بھلا اپنا چاہیے جیسا ۔ مومن بھائی کا چاہے تیسا
نوشہ کرم فضل کا خواہیں ۔ بن کلمہ کچھ آسرا ناہیں

سویہ

جان بُوجھ اجان بھیُو جان بُوجھ اَجان
جھُوٹھ سنگ پھر لاگ رہیو موڈھ سانچ جان
دیکھتے سہنس ہنس تج گئے پران
جوؤ بت سوؤ رت ایہی دھیان گیان

سویہ

جو گرہستھ ماہنہہ آیا سوئی لیسے سنیاس
نوشہ دِل سے گیان کر تو کیسے گراس گراس
یوگ گیان ویراگ جو سویو گرہستھ سنیاس
نوشہ باہر کچھو ناں سُن اور پرکاس

دوھرہ

گیانی اُس کے آسرے جس آسرے اگیان
وہ ناں کسی کے آسرے نوشہ کرے بیان

دوهره

ہم مومن معرفت کہیں ہندو کہیں گیان
نوشہ ایک ہی ایک ہے معرفت اور گیان

دوهره

ناں ہم واقف گیان کے ناں جانیں اگیان
نوشہ کہے سُن پیاریا مرشد وچن پروان

اندر ظہور

معارف النفس

آیت شریف : سَنُرِیۡهِمۡ اٰیٰتِنَا فِی الۡاٰفَاقِ وَ فِیۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ (۴۱/۵۳)

ک

اندر ہی موں عاجزی اندر گربھ ابھمان
اندر ہی موں ہو نماں بسے اندر بسے گیان
اندر ہی موں لوبھ ہے اندر ہی موں کام
اندر ہی موں یاد ہے اندر ہی موں نام
اندر ہی موں کچھ نہیں اندر مجھ سا کون
اندر جل تھل پانچ تت چار جگ چوداں بھون
اندر ہی موں مفلسی اندر دمڑا دام
اندر ہی موں رب ہے اندر ہی موں رام
اندر ہی موں جھوٹھ ہے اندر ہی موں سانچ
اندر ہی موں شانت ہے اندر ہی موں آنچ
اندر قانع بے نیاز اندر ارتھی ہوئے
اندر ہی سے کچھ اُٹھے تو باہر ہسے یا روئے
اندر ہی اشراف ہے اندر نیچ کمین
باہر تو سب ایکساں نوشہ کہے مسکین
اندر ہی موں غنی ہے اندر سوں کنگال
اندر دیکھا چاہیے اندر موں کیا خیال
باہر یوں نہ بولتے اندر بولے آئے
اندر کا کیا جانئے لکھا نہیں کچھ جائے

اندر ہی موں کُفر ہے اندر ہی اسلام
اندر بے آرام ہے اندر ہی آرام
اندر سے اٹھے دیوتا اندر مانگن آئے
اندر سے کوؤ مانگتا تو باہر ہاتھ اٹھائے
اندر ہی موں مت ہے اندر ہی موں ران
اندر ہی موں بولتا سیّد مغل پٹھان
اندر ہی درویش ہے اندر دُنیا دار
اندر ناہہ عزیز ہے اندر ناہہ خوار
اندر ہی موں ساودھ ہے اندر ہی موں چور
اندر ہی ناقوتی اندر ہی موں زور
اندر ہی سنتوکھ ہے اندر چاہ بے حال
اندر مُکت نربندھ ہے اندر بند جنجال
اندر ہی موں گیان ہے اندر ہی اگیان
اندر غفلت جاہلی اندر علم عرفان
سب کو کھینچے آپ کو اِکساں کہے نہ کوئے
باہر تو اکسان ہیں کچھو اندر ہو تو ہوئے
گنا سمندر پُرکھ کا انت نہ پایا جائے
کچھ ہووے تو پائیے بھرم کہاں لگ پائے
پاون ہوا بھرم موں بھرم موں ناہہ یقین
اک پاون اک پائے اک پاون بھلے تین
دُوجا ناہیں ایک بن تین کہاں سوں آئے
بھرم چلتر آپنا آپے آپ بھلائے
بھرم گیا مرشد ملے مرشد آپنا آپ

نوشہ کہے پیاریا دُوجا ہوئے نہ تھاپ

اندر پرتیٔ مِیت ہے اندر ممتا بَیر
اندر سوں جھگڑا اُٹھے اندر ہی سوں خَیر
اندر ہی موں دُکھ ہے اندر ہی موں سُکھ
اندر ہی موں صبر ہے اندر تِشنہ بُھکھ
اندر ہی موں بھرم ہے اندر مانہہ یقین
اندر ہی موں دُنی ہے اندر ہی ہیں دین
جو چاہیے ناں چاہیے سب کچھ اندر مانہہ
نوشہ سب کچھ تجھ میں پر تو جانے نانہہ
اندر مرشد پیر ہے اندر مانہہ مُرید
اندر ہی شب قدر ہے اندر ہی ہیں عید
اندر ہی موں آپ ہے اندر ہی موں غیر
اندر سب کا بیج ہے سمتا ممتا بَیر
جو کچھ اُٹھے سو تجھ سے تجھ سوں باہر نانہہ
ہُوا اُوا کچھ نہیں جو ہُوا تجھ مانہہ
اندر ہی موں خوف ہے اندر ہی اَن بھَے
اندر ہی موں ہار ہے اندر ہی موں جَے
اَن ہُوا تجھ مانیا جب مانا تو تب ہے
تِن کا مانس جانیا مُرگ بیا پالے
اپنے من سے ڈار دے پھر ہوا کچھ نانہہ
نوشہ مرشد یوں کہا سب کچھ کُھپنے مانہہ

ظہور پرکاس

الہام غوثیہ

مَاظَھَرتُ فِی شَیءٍ کَظُھُورِی فِی الاِنسَانِ

دوہرہ

صاحب سب سوں سبل ہے تا سے سبل کوئو ناہنہ
نوشہ اور جو سبل ہیں سو بھرم چھلاوے ماہنہ

سویّہ

حاضر احضور، وہی ظاہر اظہور، وہی نکٹ وہی دُور، نہ وہ نکٹ ہے نہ دُور ہے
یہی ہے پچھان، اُسے سانچ کر مان، کاہے سوتے ندان، کچھو عقل ہے شعور ہے
جہاں چت لا، تہاں دیکھ لے خدا، وہی سا ہن سُہا، تین لوک بھرپور ہے
حق کوں سنبھار، بھرم پوت پھینک ڈار، کہے نوشہ پوکار، کھول آنکھ دیکھ نور ہے

یاد

ظاہر باطن ایک ظہور
خدمت آ درویش کی دیکھا اندر باہر جاگا نور
مل درویش لیا حق پناہ
جپو جپا کر یاد اسی کی جاسوں تیرا ہووے نباہ
سکھ سانت کی یاد کیسے ہوئے
سانسا دکھ مٹاوے صاحب درو مصیبت رہے نہ کوئے
کون درویش مرشد درویش
جھگڑا جھانجا دھوکا بندھن تا کے ملے نہ آوے پیش
مرشد کا مرشد خدائے
نوشہ کامل قسمت تاکے قدر تیں کامل مرشد پائے

دوہرہ

جیسے سُورج سامنے چاندا روشنی پائے
تیسے مرشد ویکھیا طالب جوت جگائے

دوہرہ

چاندا سُورج سامنے جیسے پاوے نور
تیسے مرد خدائے کے روشن پاک حضور

دوہرہ

مظہر پاک خدائے کے نوشہ مردِ خُدا
کبھی مسکین ادھین ہیں کبھی صاحب بے پروا

دوہرہ

نوشہ قادر پاک کا سب موں نور ظہور
اُس بِن اور نہ پائیے وہ دو جگ رہیا بھرپُور

دوہرہ

ایک ایک ظہور موں نتّو نتّو جلوہ دے
کسے پرستش کیجیے حیرت مانہہ پڑے

ے

جیبھ نہ دیکھے آنکھ نہ بولے چلے ہاتھ نہ پاؤں ٹٹولے
ظاہر باطن ایک حاضر حضور ہر ہر محل اور ظہور

مہر پروان

آیت شریف: وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ۔ (۲/۱۶۵)

چوپئی

کر لے بندے سدا سدا — کرنے ہار کی صفت ثنا

اُس نے سب کچھ پیدا کیا — جو کچھ دیا سو اُس نے دیا

جیا جُون بنا سپتی سلا — سب کو سب کے رنگ موں ملا

جل تھل دھرت اکاس وُہی وُہ — اُس سے خالی موہ نہ توہ

جی جی اس کی تسبیح کریں — بَن تن اُس اُسی کی دھریں

ایک کلام بے انت ربانان — ہر موں ہر کے رنگ سمانان

جو بولے سو بولے حق!! — اِس میں تِل بھر ناہیں شک

بھیت بھیت اندر وُہ بسے — وہی بھیت گھٹ گھٹ رَس مَسے

ایک پنتھ بے انت بے چار — انگ انیک ایک لیکھن ہار!!

کوئی اسے پاتھر موں دیکھے — کوئی اسے اندر موں دیکھے

کوئی رُکھ کوئی پانی کہ پُوجے — کسی کوں تاروں میں سُوجھے

کوئی کہے اور کرتا ناھیں — سب کرنے اُس کرتے ماہیں

وہ اس بھید موں اُسے پچھانیں — وہ بھی تِس بن اور نہ جانیں

کوئی کہے ناہیں کوئی کرتا — یہ جگ آیا یونہی پسرتا

چند سوں جیوں دانے سوں دانا — اس کو ایسے رنگ رنگ سمانا

کوئی ایک کرتا کر جانے — وہ اس بھید موں اُسے پچھانے

ہر ہر موں اُس کیا تجلّٰے — ظاہر باطن ایک ہے اللہ

کوئی کہے وُہ سب سوں باہر — سب اُس کا جو ہوا ظاہر

وُہ بھی بھیت اُسی کا کہے — اپنی سمجھ موں مگن ہو رہے

کوئی کتاب قرآن موں پائے
کوئی تان رباب سوں پائے

اُس سے کوؤ خالی نانہہ
سب کھیلیں اُس کے کھیل مانہہ

آپے کھیل آپے کھڈار
آپے کرنی آپ کرتار

باطن کرتا کوئی ظاھر
آپے کھیلے اندر باھر

اندر باھر آپ ہی آپ
آپے جپتا آپ ہی جاپ

آپے آپ اپنے گن گائے
آپے مانے آپ منائے

آپے مرشد آپ ہی طالب
آپے ہینا آپ ہی غالب

آپ بنائے آپ ہی بنے
آپے ایک آپ ہی گھنے

ذات ایک انیک صفات
صفات ذات موں پندھ نہ باٹ

حق کی ذات صفات قدیم
وہی اللہ وہی رحمٰن رحیم

ذات ایک صفات بے انت
ایک انیک ہو کھیل کھلنت

آپے آپ کوں ظاہر کیا
رنگ روپ کا جامہ لیا

آپ لڑے آپ لڑائے
ہر ہر روپ موں آپ دکھلائے

آپ دیکھے آپ ہی کھیلے
آپے ملے آپ ہی میلے

ایک ہی ایک دیکھا سب ٹھور
اُس بن دُوسر ناہیں اور

جو دیکھا سو صفت موں دیکھا
صفت ذات موں کیو بیکھا

وہی اروپ سروپ بھی وہی
وہی انگ روپ بھی وہی

کوئی سب کچھ اُس کا جانے
کوئی اُسی کو سب کچھو جانے

کوئی کہے سب اس موں رہے
کوئی سب موں وُہ ہی کہے

کوئی کہے وہ سب سوں نرالا
جگ اندھیارا آپ اوجالا

کوئی کہے ایک اور اچنبھا
سب بن سب موں ایک اربھا

کوئی کہے سب کچھ ہے آپ
کیسا پُن اور کیسا پاپ

کوئی کچھ کوئی کچھ کہے
بے انتے کا انت کون لہے

کوئی خلق خالق سوں بُوجھے　　کسی کوں خلق سوں خالق سُوجھے
آپ بنائے آپ ہی دیکھے　　آپے اَنتر آئے پر یکھے
اُس کیاں کلاں کو اوہی جانے　　اور نہ جانیں سُگھڑ سیانے
آپے سمجھے آپ سمجھائے　　آپے بھُول کر آپ گوائے
آپے مست آپے ہُشیار　　آپ یادی آپ بھُلّن ہار
آپے آپ بھُلاوے آپ　　آپے آپ جپاوے جاپ
آپے دُکھ آپ ہی دُکھیا　　آپے سُکھ آپ ہی سُکھیا
آپے مگن آپے مدھ ماتا　　آپے منگت آپ ہی داتا
آپے عارف آپ پہچان　　ہر ہر رنگ کھیلے رحمان
جیوں کر چاہے تیوں ہی کھیلے　　سہج سمیں بھچھوڑے میلے
وہ کھلاڑ سب اُس کے رنگ　　کھیلاں کھیلے ہر ہر ڈھنگ
آپے آپ جاں خوش ہوئے　　آپے بھَرم چیت کر روئے
وُہی بھَرم وُہ ہی خوشحالی　　وُہی بھَرمی وُہی مست موالی
ساگر ذات صفات ہیں لہریں　　لہریں ایک طور ناں ٹھہریں
وہی کرے جو مَوج میں آئے　　اس کو کچھو نہ لاگن پائے
لہر ترنگ کا انت نہیں کائے　　جا سیں اُپجیں تاہ سمائے
ناں کچھو ہویا ناں کچھو ہوئے　　ایک اَچل بن ناہیں دوئے
جیوں کا تیوں جیسے کا تیسا　　سَدا رہے ویسے کا وَیسا
بھرنگی پر نوشہ وارے　　ہر ہر رنگ موں کرے نظارے
جو گھٹ گھٹ کے انتر دیکھا　　سو مرشد موں پرگٹ دیکھا
مرشد آپ مرشد ہے جاپ　　جگ جگ مرشد کا پرتاپ
اوّل مرشد آخر مرشد　　باطن مرشد ظاہر مرشد
قائم مرشد دائم مرشد　　دل کوں کرے ملائم مرشد

مرشد دانا مرشد بینا　　مرشد پاک مکّہ مدینہ

مرشد عرش کرسی کوہ طور　　مرشد نور مرشد ظہور

مرشد بہشت مرشد حوضِ کوثر　　مرشد مسجد مرشد منبر

مرشد چن سُورج اُجیالا　　مرشد تسبیح مرشد مالا

جو جو پیر پیغمبر ہوئے　　جو جو سچ اڈنبر ہوئے

جو جو ہوئے معجزہ کرامات　　جو جو ہوئے فقرا وسیں بات

جو جو مت کہہ گئے سیانے　　جو جو گزرے نیک زمانے

جو جو یادی صفتی بھئے　　جو جو صفتاں لِکھ لِکھ گئے

سب موں مرشد پاک سمانا　　سب ظہور مرشد کا جانا

جو جو ہوئے نیک کلام　　وہ مرشد نے کیے تمام

جو جو لکھیا اولیاؤں کا حال　　وہ سب مرشد کا سمجھ خیال

جو جو نبی رسول سدھائے　　سب موں مرشد آپ لکھائے

جو جو مت کسی نے کہی　　وُہ بھی مرشد پاک سے لہی

جو جو ہوئے حاجی غازی　　سب موں تھی مرشد کی بازی

جو جو ہوئے شاہ پت شاہ　　حکم مرشد کا دیکھیا تاہ

جو کوئی صفت کسی کی کہے　　طالب وہ مرشد موں لہے

وہ نہیں صفت اور کی جانے　　مرشد کی سب صفت پچھانے

جن سے ہوئے ظاہر کرامات　　وُہ ان کی ناہیں کچھ بات

ان میں تھا مرشد کا نور　　مرشد گھٹ گھٹ کیو ظہور

جو دیکھا مرشد سنگ دیکھا　　مرشد کا دیکھا سانچا لیکھا

مرشد مرشد مرشد ہی جانا　　مرشد مرشد مرشد پچھانا

مرشد پاک سنگ جب لینا　　تب خیر نام کا مرشد دینا

مہر نظر جب مرشد کئی　　دو جگ کی بادشاہی لئی

مہر مرشد کی جنم سنوارے ۔ مہر مرشد کی پار اوتارے
دودھ پوت موں برکت دیوے ۔ سُکھی رہے جو مرشد سیوے
مہر مرشد کی سُکھ بساوے ۔ جنم جنم کے دُکھ گنواوے
مہر مرشد کی راہ لگائے ۔ مہر مرشد کی تخت بٹھائے
مہر مرشد کی بھرے بھنڈار ۔ مرشد پاک بساوے دُوار
مہر مرشد کشٹن کو کاٹے ۔ مہر مرشد کی ٹُوٹے گانٹھے
مہر مرشد کی دُشٹن مارے ۔ مہر مرشد کی محل اُسارے
مہر مرشد کی آس آسوارے ۔ ناؤ کی سنگت لوہا تارے
مہر مرشد کی پارس رسائن ۔ مہر مرشد کی مَرت جِوائن
مہر مرشد کی ہست در جُھولیں ۔ مرشد پاویں کبھی نہ بھُولیں
مہر مرشد کی بھاگ دھن مال ۔ مہر مرشد کی سَدا نہال
مہر مرشد کی راج بادشاہی ۔ مہر مرشد کی فضل الٰہی
مہر مرشد کی تاج شہاناں ۔ مہر مرشد کی سانچا باناں
مہر مرشد کی فتح بول بالا ۔ مرشد کرے ادنیٰ سوں اعلیٰ
مہر مرشد کی حکم چلاوے ۔ مہر مرشد کی دُھر پہنچاوے
مہر مرشد کی دیہ اروگ ۔ مہر مرشد کی ہرکھ نہ سوگ
مہر مرشد کی خوف نہ شنکا ۔ مہر مرشد کی توڑے گڑھ لنکا
مہر مرشد کی بھاؤ گھنیرا ۔ مرشد سُکھ بساوے ڈیرا
مہر مرشد کی لشکر فوجاں ۔ مہر مرشد کی اَوجاں موجاں
مہر مرشد کی کلگی جِیغا ۔ مہر کرم مرشد کا صِیغا
مہر مرشد کی چھتر جُھلاوے ۔ مہر مرشد کی نگر بساوے
مہر نگاہ مرشد جب رِکینا ۔ تب نوشاہ سدن لا لینا
نِت نت مہر مرشد کی چاہوں ۔ اور چاہ پر تیغا باہوں

جاسوں مرشد کا ہوئے دیدار　　پہلے پور بیڑا بھئو پار
جیوں سورج سوں ہوئے اُجیالا　　تیوں مرشد حق پاک دکھالا
جو ؤ نہ دِیسے سو دکھلایا　　جب دیکھا نت نِت دہی پایا
آدا نت وُہی ایک ہے ایک　　بھرم جت موں ایک انیک
وُہ دیکھا جو دِیسے ظاہر　　جس بِن اور نہ اندر باہر
وُہ دیکھا جو گھٹ گھٹ بسے　　پرگٹ تن من واسوں وَسے
وُہ دیکھا جو دِیسے نِت نِت　　جاسنگ دگار ہے نِت ہِت چِت
وُہ دیکھا جو بچھڑے ناہیں　　وُہ دیکھا جو بسرے ناہیں
وُہ دیکھا جو دیکھے دِکھلائے　　وُہ دیکھا جو ہئو سمائے
وُہ دیکھا جس کی سب کلا　　سب سوں نِربل سب سوں گلا
رُوپ رُوپ موں ایک اروپ　　سب روپ سوں پاک سروپ
آپے آپ اپنے گن گائے　　آپے آپ سُنا رِجھائے
آپے کرے اپنا جاپ　　تا بِن نانہہ پُن نہ پاپ
کرتا آپ کرنی صفت واکی　　ٹھور ٹھور رَچے رچنا تاکی
مرشد پاک بھیت سمجھایا　　اصل مقام کا راہ دِکھلایا
جو دیکھت تھی سوؤ دیکھا　　پرم مرشد ملے سمجھ پرکھا
دیکھت تھی پر کہاں پچھان　　مرشد کیو جان اجان
جب جانا تب بھیو تسلّی　　دیکھا ایک نور تجلّی
جب دیکھا تب وُہی قدیمی　　جس کو سو ہے کرم کریمی
جب دیکھا تب مالم ہُوا　　ناں کوئی جمیاں ناں کوئی مُوا
وُہی مرے جو اُس بن ہووے　　وُہی جانے جو تت کو کھووے
جمن مرن اک کلا بنائی　　تاہیں رچنا آپ رچائی
کہن سنن موں جنمے مرے　　مرشد کے سمجھائے نرترے
کھیل کھلاڑ کی آون جاون　　سمجھ واں کھیلیں جن کھڈاون

وُہی کھیل کھِڈار بھی وُہ ہی — کھیل کا ویکھن ہار بھی وُہ ہی
وُہ ہی کہے وُہ ہی کہلائے — اُس بِن اور نہ سُنے سنائے
نوشہ کو کچھو طاقت ناہیں — وُہ بولے جو نوشہ ماہیں
نوشہ بندہ بھر وچارا — صاحب کی یاد صفت کرنے ہارا
جو نوشہ کوں مرشد سمجھایا — سو نوشہ پرگٹ کر پایا
جیسے گئو کھا کرے اُگالی — جیسے بیج سوں ہوئے پات ڈالی
جیسے پھول سوں پسرے باس — جیسے مینہ سوں ہووے گھاس
جیسے مستی آئے مدھ پیئے — گھر میں ہوئے اُجالا سنگ دیئے
تیسے جو مرشد سمجھایا — آپے آپ جپا پر آیا
سہج سمیں سب ہی کچھ ہووے — مرشد میل حکم سوں دھووے
یاد لئی حق مرشد بھجوایا ! — مرشد پاک دیدار کرایا
مرشد یادی حق یاد نت کرے — طالب طلب مرشد کی دھرے
مرشد بخشے نام کا خیر — تو طالب ہووے نروَیر
طالب سو جو لئے حق کا نام — تو دو جگ موں پاوے آرام
جب طالب پر مرشد مہر کرے — تب حق دیکھے سچ سوں ترے
طالب دیکھ دیدار جب سیجھا — مرشد پاک پر ڈونا رجھا
مرشد پاک جب مہر پر آئے — تو ان آنکھوں سے دکھلائے
کانوں سُنا آنکھوں سے دیکھا — بھیکھ بھیکھ ماںہہ ایک ابھیکھا
صاحب سیتی بندہ بھیا — بن صاحب کوؤ اور نہیں لہیا
جب صاحب سوں بندہ ہوئے — تو کہاں پائیے ایک بن دوئے
بناں ایک ناہیں بے چار — ایک ایک دس بیس ہزار
بوجھن ہارو ہی ایک بوجھے — لاکھ کروڑ میں ایک تس سوجھے
جانے ایک کا سب ظہور — سب سوں نیڑے سب سوں دُور

ٹھور ٹھور موں وُہ ہی لکھے ۔۔۔ بے مکان کو جیو مانہہ رکھے
بن یادی ایسا کون ہووے ۔۔۔ اُس کوں پاوے آپ کوں کھووے
جانے حق حق ہی مانے ۔۔۔ آپا چھاڈ حق من ٹھانے
جو دیکھے سو وُہ ہی دیکھے ۔۔۔ اُس بن اور نہ کوئُو بھیکھے
بے نشان کے سب نشان ۔۔۔ بے مکان کے سب مکان
حق کا امر جہاں کہاں پایا ۔۔۔ کلا دھار گھٹ گھٹ موں آیا
کہیں اہلِ شریعت ہو بیٹھا ۔۔۔ کہیں اہلِ طریقت ہو بیٹھا
کہیں وردی بے ورد کہیں بھیا ۔۔۔ ٹھور ٹھور ہر ٹھور ایک جیہا
جو سب بن سب کے سنگ رہے ۔۔۔ تِس کا انت کیا کوئی لہے
جس پایا تِس کہیا بے اَنت ۔۔۔ اُس پائے بھیا کُشل اَنَنت
واہ واہا صاحب بہہ رنگی ۔۔۔ انگ انگ کے ساتھی سنگی
گھٹ گھٹ کے بیر جان ہارا ۔۔۔ موہ فقید کی لیجے سارا
نوشہ تم بن اور نہیں راکھے ۔۔۔ اور نہ راکھن ہار کوُؤ لاکھے
راکھ لیو پت راکھن ہارے ۔۔۔ چُن چُن مار و دُشٹ ہمارے
جو ہمرا تِس رکھیا کرو ۔۔۔ ہم پر ہاتھ مہر کا دھرو
نوشہ پڑو تمہاری چھاؤں ۔۔۔ یاد کرے نت تمرا ناؤں
تم بن اور نہ جانے میت ۔۔۔ درویشوں سے راکھے پریت
نوشہ تمرے داسن کا داس ۔۔۔ تم بن اور نہ راکھے آس

دوہرہ

مرشد حق کی یاد ہے مرشدی ناہہ کرامات
حق یاد ہے تاہ کو جاہیں مہر کی بات

دوہرہ

پیارے مرنا نہیں وہ راج موں جو مرن فقیری مانہہ
مُول مرنے کا مہر ہے سو مہر راج میں نانہہ

دوہرہ

مہر بناں جو بندگی بادل جوں بن مینہُ
نوشہ اس کوں مہر ہے جسے محمدی نینہُ

دوہرہ

تن زمین من تخم ہے مہر مرشد کی مینہ
نوشہ ساون کی گھٹا مرشد پاک کا نینہ

دوہرہ

مرشد پاک کی مہر سوں نوشہ چڑھے کمان
تاج تخت دھن پائیے نوبت تُورے نشان

دوہرہ

مرشد پاک کی مہر سوں طالب سب کچھ پائے
در مرشد کا چھاڈ کے نوشہ کہیں نہ جائے

مرشد بان

یاد

نِربان

سون ذات صفات پسارا　　دونو رُوپ موں او انکارا
رُوپ اروپا روپ سروپا　　کون لکھے ایسا بہہ رُوپا
غیر ہووے تو اُس کو لکھے　　میٹھے کوں میٹھا کیا چکھے
دُوجا ہو تو دُشٹ بھی پائے　　اپنے آپ کو کیا درشائے
مُلاّ پانڈے گورو گوسائیں　　شیخ مشایخ میاں سائیں
بھگت مونیسر سِدھ مہنت　　جوگی سکھ اور سادھو سنت
باچیں شاستر بید پوران　　پڑھیں پڑھائیں کتیب قرآن
بڑے بڑے مذہب بڑے بڑے پنتھ　　جن کے فتاوے اور گرنتھ
پڑھتے اور پڑھاوتے موئے　　واقف اُس کے ذرا نہ ہوئے
جس جانا تِس یہی بجھانا　　آپا آپ موں اُلکٹ سمانا
جِس دیکھا تِس ایہی کہا　　جیوں کہیں تیوں توہیں لہا
انکھ کہے دیکھوں ناں لہوں　　بول نہ جانوں تو کیا کہوں
جیبھ کہے دیکھا نہیں جائے　　وہی کہوں جو مَن کہلائے
من بولے جو لہوں ناں کہوں　　کہنے موں اس کو ناں لہوں
ناک کہے آوے مجھے باس　　پر مجھ پاس لے آوے ساس
کان کہے مَیں سُنتا رہا　　سُنتے سُنتے سُن ہو رہا
جہاں نِرگُن سُرگُن کہاں　　سورگن ناہیں نِرگُن جہاں
ہون نہ ہون اکٹھا نہیں پائیے　　کیا کریئے کِت چُھپن جائیے
ایک دیکھ کر پاک تجلّیٰ　　اپنے جی کا کریں تسلّیٰ

ایک آپ کو وُہ ہی جانے | انگ انگ موں ایک پچھانے
ایک کہیں وہ سون سمادھی | نِت روپ ہے نہیں اپادھی
ناں کُچھ ہُوا ناں کچھ ہوئے | ہوا ہو تو پُوچھے کوئے
ہوا دیسے عکس اور چھایا | بایا ہوئے سب کن برمایا
برما کون برمایا کیسے | برم برماون موں پائیے تیسے
جیوں کا تیوں نت آپ ہی آپ | کیا نہ جائے کچھ تا کا تھاپ
نوشہ سب کا مرشد ہی جانا | جاسوں پایا بھید نِربانا

یاد

واہ مرشد جی پاتشاہ مرشد جی

جو کُچھ چاہے سو کرے جو کُچھ کرے سو ہوئے
آکھے نوشہ قادری سچا صاحب سوئے
مرشد ہے داتار ہے مرشد ہے کرتار
جَل تھَل دھرت اکاس کا مرشد کرنے ہار
مرشد ہوئے مولیٰ ملا ، مولیٰ مرشد ہوئے
مولیٰ وہی مرشد وہی مولیٰ مرشد سوئے
جو باطن مولیٰ ملے تو ظاہر مرشد دیکھ
نوشہ مولیٰ آئیا مرشد کا کر بھیکھ
نوشہ مرشد لفظ ہے مولیٰ معنی تاہ
ظاہر مرشد ویکھئے باطن موں اللہ
سب کو ویکھے آنکھ کو نظر نظر نہیں آئے
تیسے مرشد ویکھئے ویسے نہیں خدائے
مرشد جوت ہے جات کی جات مرشد کی جوت
جات جوت موں بھن ناں جات جوت ہے ہوت

جو منزل کو پہنچیا ہوا پیادہ سوئے
کرامات تو تگ چلے جو تگ پہنچ نہ ہوئے
اوّل بھی زبان ہے آخر بھی زبان
بیچ بیچ موں بان ہے نوشہ کرے بیان

دوہرہ

نوشہ بان اگیان موں گیان سدا زبان
یوں کر تنہے بکھانیاں جن کو ہوا عرفان

[illegible]

۱۵

واہ مرشد جی آشاہ مرشد جی

جو کچھ چاہے سو کرے جو کرے سو ہوئے

آگے مرشد قادری سچا صاحب سوئے

مرشد ہے دستگیر ہے مرشد حب کرتار

کر اس حضرت الاحسن کہ مرشد کرنے یار

مرشد ہوئے مولیٰ لا مولیٰ مرشد ہوئے

مولیٰ مرشد کی مولیٰ مرشد سوئے

باطن مولیٰ ملے تو ظاہر مرشد دیکھ

ظاہر مولیٰ آپ ہیں مرشد کا کر بھیک

واقعہ مرشد لفظ ہے مولیٰ معنی آہ

کا مرشد دیکھے باطن مولیٰ اللہ

سب کو دیکھے آنکھ کر نظر نقطہ نہیں آئے

نقطہ مرشد دیکھئے دیکھے نہیں نقطہ آئے

مرشد موت ہے جات کی جات مرشد کی موت

جات جوت موہن تاں جات جوت جوت

۹

نام دھیان

(معمولات)

منت شہانا

ہژدہ ہزار عالم نے مانا

واہ مرشد جی، سچے بادشاہ مرشد جی

آیت شریف: اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (۲۷/۳۰)

دوھرہ

کلمہ پڑھا رسول کا آفت بھئی فناہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ السَّمَآءِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْہِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ سَیَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ۔

۵

اللہ مرشد آدم طالب — جیا جون سارے پر غالب
مرشد طالب کو دی خلافت — طالب سوں بھاگی کُل آفت
کُچھ بھاگی کُچھ مرنے پڑی — جو اُنکی سو پل میں جھڑی
آدم بھیا صاحب کا رُوپ — جن بھوت کوں دیا دُھوپ
جن بھُوت اُٹھ چرنیں لاگا — بل چھل تھا سو سبھی تیاگا
دیو پری آدم کا حکم مانا — جس ناں مانا سوئی پچھتانا
جس کو راکھے آپ خداؤ — تس ناں لاگے تاتی باؤ

پاک محمد کا آدم اگوانی
جا کی آن تین لوکی مانی

جو نہ مانے محمد کی آن
اُسے پڑیں غیب کے بان

جب آدم اگوانی ہو آیا
دیو پری کا حکم اُٹھایا

گھوڑے ہاتھی تابع کیٹے
پرند چرند قابو کر لئے

آدم پڑھی حق کی کلام
دفع ہو گئی آفت تمام

پاک محمد کا بخشی سلیمان
جس نے جیتا کُل جہان

ایک لاکھ اسّی ہزار پیغمبر
سب موں حضرت شاہ اگنبر

حضرت کے اصحاب امرائُ
تن کے اگوانی اور فقرائ

اُن میں ایک **نوشہ** فقیر
جس کا پیر پیر دستگیر

مرشد حضرت شاہ سلیمان
جا کی دھانک ہند خراسان

شاہ سلیمان کا نوشہ سچیار
منتر پڑھے پوکار پوکار

سیفی پھرے سیفی چلے
سیفی مُوت دشمن کل دلے

روگ سوگ پاپ سراپ
سب میٹے مرشد کا ملاپ

آنچل سایہ چھو کر اُڑایا
نظر ہٹکار پل موں ہٹایا

قلندر کا سایہ پہنچے کروڑ
خیر پہنچی پاک حضور

پاک حضور سوں چڑھی بھجوائی
کلمہ حضرت کا پڑھتی آئی

اور کا لکھیا پڑھیا کیا کرایا
جنتر منتر تنتر کا عمل گوایا

ایک چلے منت شہانا
ٹھردہ ہزار عالم موں مانا

ناں رہیا جادو نہ جادوگر
اب جادو سحر کا خوف نہ ڈر

باندھے جگت کے کھانڈے دھار
اُلٹے پڑے پری کا وار

ہم پر کرے سو اُس کو لاگے
ہاتھے لگے سو ویر تیاگے

یا مرے یا ٹلے یا بھاگے
ڈنگ دانت کا زہر نہ جاگے

آنکھ دانت اور ہاتھ بیکار
اُڑ کے پڑت سمندر سوں پار

عربی فارسی ہندی تُرکی — جو ہم پڑھیں سو بانی دُھر کی
اور پڑھے سب کچھو نہ ہوئے — لاکھوں جتن کرے جو کوئے
طالب بھیا مُرشد کا پُوت — تا کو پوہ نہ سکے جمدوت
کلمہ کے لشکر کلمہ کے ہتھیار — کلمہ کا جھنڈا کلمہ کا سار
کلمہ کا ڈنکا کلمہ کا تخت — ورگہ والے کے کلمہ سوں لگا بخت
کلمہ سوں فتح کلمہ سوں پناہ — لَا اِلٰہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ
منت شہانا پڑھے جو کوئے — دن دن سوا سوایا ہوئے
منت شہانا پڑھے پڑھائے — ان دکھن پائے سو پائے
جو چاہے سو حاضر ہوئے — تا کی حاجت اٹکے نہیں کوئے
پل میں حاصل ہووے مراد — پڑھن پڑھانے کا ایہی سواد
صاحب چاہے صاحب پائے — دُنیا مانگے دُنیا مل جائے
پڑھے سو چڑھے اڑے سو جھڑے — جو منہ کہے سو حق سوں کھڑے
چوسٹھ جوگنی بونجہ بیر — سو مانیں جو کہیں فقیر

ہماری پڑھت، مرشد کی چڑھت، پڑھو منتر منتر سلیمان بن داؤد علیہ السلام کا۔

تیرا باچا پھرے۔ تن کاچا، قول ساچا۔ پیر کی پھرے۔ فقیر کی ناں پھرے بِحَقِّ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ السَّلَامِ۔ بِحَقِّ غَالِبِ کُلِّ غَالِبٍ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ۔ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

یاد ناد بیان

آیت شریف : فَاذْکُرُوْنِیٓ اَذْکُرْکُمْ ۔ (۲/۱۵۲)

دوہرہ

جا کی یاد سکھ پایئے تا کو کیجے چت
کہہ نوشہ من بانورے رہنا ناہیں نت

دوہرہ

حکم حکومت راج بل اِن سے کو یو تو ہے نانہہ
نوشہ تا کو یاد کر جو سب بن ہے سب بانہہ

یاد اللہ ——— دوہرہ

کریں جو یاد اللہ کی سو بسیں بہشت میں نت
نوشہ اللہ یاد کر نام راکھ لے چت

ناد

راگ بلاول

یاد حق ——— ۵

حق کر یاد بھول مت جائے اس جگ آون کا ایہی لقائے
اب جو نہ کیا یاد خدائے مر گئے یاد نہ کیا جائے
یاد کرن کا ایہی بھتاؤں یاد کر بندے کا حق ناؤں
بناں یاد آون برباد کر لے بندے حق کو یاد
بن بندگی زندگی کچھو نانہہ غافل بوڈا اشہ مندگی مانہہ
یاد نہ کرے سو رونا جائے حق کر یاد بھول نہ جائے
جو موئے بندے مسلمان باغ بہشت موں لئے استھان
آٹھویں دن اُن کے ارواح اکٹھے ہوئے پھریں سیر گاہ

تب محفوظ ہوویں روحانی — تب ملائک کہیں حقانی
اب بھی چاہ کچھو تمہیں ہوئی — بہشتوں سے اعلیٰ ہے سوئی
یہ سن کہیں روحانی پاک — ناں ہمیں ہوس ناں ہم ہوسناک
جو چاہیے سو سب موجود — ہم سوں گئی چاہ کی آلود
اب ہمیں چاہنا کوئی ناںہہ — جو چاہیے سو بہشتاں ماںہہ
اُس بِن اور نہیں کوئی چاہ — دنیا جائیے کہیے اللہ
نوشہ مرشد اِت فرمائے — حق کر یاد بھول مت جائے

کرلے بندے یاد خدائے

راگ گوری

بندے خاوند کاہ بھلاوے

دین دُنی کا داتا جوؤ سو کِت یاد نہ آوے
تس دِن تجھے سنبھارے صاحب توں کاہے بسراوے

رہاؤ

دنیا کی مستی بوڑاناں اندھ کوپ اُٹھ دھاوے
ہست نیست ہست کر جانے نِرگن کے گُن گاوے
نرگن آپے سرگن آپے بھلے آپ بھلاوے
نوشہ کہے لاکھن ہیں کوؤ یاد حق کی پاوے

راگ گوری

یاد حق کی پائی بھائی یاد حق کی پائی
مرشد کو مستک پر راکھا تب سچ سوجھی آئی

رہاؤ

آل اولاد یار دوست قبیلہ دولت مُلک بڈیائی
سب رچناموں صاحب رچیا آپے رچن رچائی

ایہ جگ سپنا مرگ ترسنا یا بادر کی چھائی
بن قادر قدرت کب پائی رہناں خدا خدائی
نوشہ کہے فقیر قادر کا مرشد رمز تبائی

جھُولنا

یاد حق کی آچھی کتنے ہیں دم یاد سوں جوڑتا کوئی ہے
دنیا بُری سب جانتے بُری جان کے چھوڑتا کوئی ہے
دم دام کا کچھ بساہ نہیں جان بُوجھ کے توڑتا کوئی ہے
حرص سب سوں منہ کو موڑتی ہے منہ حرص سوں موڑتا کوئی ہے

دوھڑہ

پیارے لذت حق کی یاد کی سب لذت سوں واہ
تِس دم مزہ امول ہے جِس دم کہا اللہ

دوھڑہ

پیارے اور مزہ کچھ ناں رہے رہے جو حق کا ہوئے
لذت پاویں یاد کی اور کچھ کریں کوئے

دوھڑہ

دُکھ سُکھ سب حق سوں اور کسو سوں ناںہہ
نوشہ حق کوں یاد کر کچھو نہ اوراں ماںہہ

دوھڑہ

عمر گئی جنجال موں لیا نہ کوئی سواد
کہہ نوشہ من باتورے حق کِت کرے نہ یاد

دوھڑہ

کلمہ پڑھ حق یاد کر ویلے وقت صباح
برکت صبح صادقاں نوشہ رب صلاح

دوہرہ

نوشہ حق کی یاد کر جو لگ چلے زبان
جب بولن سوں رہ گیا تب مُورکھ پچھتان

یادِ خدا دوہرہ

آون کا ایہی مزہ جو لیجے نام خدا
نوشہ یادِ بن آونا نر کے کیسے بھا

دوہرہ

نوشہ کہوں جو میں سنا کیا بچن خدائے
کریں جو میری یادگی میں تن سدا سہائے

یادِ صاحب ——— دوہرہ

جو گزرے سو آئے ناں ایویں وقت وہائے
نوشہ صاحب یاد کر عمر بِتیدی جائے

یاد ناد ——— دوہرہ

حق نام کی یاد دیوے تخت بخت دھن بھاگ
نوشہ مرشد یُوں کہے جو یاد ناد سنگ لاگ

دوہرہ

یاد ناد کی دوستی بھرم چیت دیوے ٹال
روگ سوگ کچھ نہ رہیو نوشہ خوشی سنگ جال

نام رس ہر رس

یادِ حق اور اُس کی لذت

آیت شریف: وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔ (۲۹/۴۵)

نام

واہ واہ لذت نام کی نام لئے سو پائے
رسنا پاوے نام رس نام کا ایہی سُبھائے
رسنا پاوے نام رس من کو اور سواد
نوشہ میٹھے نام کی میٹھی لاگے یاد
مصری مصری کے کہے مُنہ نہ میٹھا ہوئے
رسنا پاوے نام رس چاکھے جانے سوئے
جس میٹھے کا نام یہ وہ میٹھا کیا ہوئے
ہرجن ہر رس چاکھتے اور نہ چاکھے کوئے
میٹھا نام نہ کھانڈ کا نوشہ میٹھی کھانڈ
اچرج حق کا نام ہے جا ہیں یہ مشٹانڈ
جا کے کوؤ شٹانڈ ناں تا کے کیا دشٹانڈ
نوشہ ہر رس نام رس دونو مانہہ مشٹانڈ

راگ تلنگ

سدا ہووے لذت حقانی — دنیا کی لذت ہے فانی
وہ پیوے اَلمست متوارا — یہ ڈھونڈے بیخبری مارا
حق کی لذت کہی نہ جائے — چاکھے سو درویشی پائے
لاکھ کروڑیں زمانہ دھور — وُہ پاوے جس لکھا حضور
جن چاکھا وُہ بھئے فنا — فانی ہو کر لئے بقا

نوشہ مرشد مزہ چکھایا اَن رس ہر رس لاگ گوایا

دوہرہ

نوشہ کہے سُن پیاریا تمرا ایہ نصیب
من سیج استھان ہے جاہیں ملے حبیب

آبِ حیات

(انبرت)
شب بیداری

۵

چشمہ آب حیات کا خضـــر پئی جس بُوند
نوشـہ وہ تو تجھ موں ماٹی سوں مت ڈُھونڈ
جو چاہے جگ جیونا تو جاگ اندھاری رات
اندھیرے موں پائیے نوشـہ آب حیات
انبرت ویلا نام کا کوئی ویلا ہوـــئے
کرنئے ڈِھل نہ لائیے جو ساہ بساہ نہ کوئے

دوھرہ

کلمہ انبرت نام ہے کلمہ آب حیات
تاہ پڑھے من پاک ہو خوف سوں ہوئے نجات

دوھرہ

نوشـہ انبرت ایکتا بِچھیا رُوپ دوایت
انبرت کال ہے کال کا بچھ سوں کال سمیت

ذکر و فکر

راگ بلاول

جن حق یاد نہ کیا

تِس مُورکھ یُوں ہی عمر گوائی یہ من سمجھو پیا

رہاو

حج کرے روزے نت راکھے من بس ماہنہ نہ آنے

بھرمت بھرمت پھرے دیوانہ جوگ ایک نہ جانے

پاتھر پانی موں نہ بھیگے جتن نہ کوئی چالے

ذکر فکر بن مرشد پرتھا مرشد سہج سمہالے

دوجگ کلمہ تے چھٹکارا مرشد بھید بتایا

نوشہ وُہ ہی پار اُتریا جس سانچا مرشد پایا

دوھرہ

جَیسے مخلوقات موں خالق بزرگ ہوئے

تیسے ہی سب ذکر موں حق سا ذکر نہ کوئے

دوھرہ

مُکھ موں حق کا نام ہو من موں حق کی یاد

ظاہر باطن کا تبھی نوشہ ہوئے سواد

کلمہ بیان

کلمہ طیبہ

حدیث شریف: مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔

دوہرہ

ایک کلمہ جل تھل مانہہ پڑھے ییجھے سوئے
ایک پل مانہہ پار لانگھے پاک مومن ہوئے
پڑھے مومن پڑھے مومن چڑھے مومن پاک
کافراں کا منہ کالا پڑے مکھ موں خاک
بن کلمہ مکت ناہیں نہیں اَنت نجات
پاک کلمہ نام سانچا سانچ کی سُن بات
کہے نوشہ پاک مرشد پاک کلمہ دیا
کفر کلفت دھوئے سانچی پاک من تن کیا

دوہرہ

کل ہیں موڑی مکت کی کلمہ اور ہتھیار
بن کلمہ جو ناں پھرے آوے بارم بار
بار بار جنمے مرے جب پھر مانس ہوئے
کلمہ پڑھ پاوے مکت تو ہی بھٹکن کھوئے

دوہرہ

کلمہ پاک رسول کا تن من پاک کرے
کافر کلمہ پاک بن ہو پلید مرے
تن پانی سوں پاک ہو من کلمہ سوں پاک
نوشہ کلمہ یاد کر جو تَن مَن ہووے پاک

دوہرہ

تن یادی کا نور ہے من یادی کا نور
نوشہ کلمہ یاد کر جو تن من ہووے نور

دوہرہ

کلمہ کا مٹھ پایا مرشد کے پگ لاگ
مرشد مل مومن بھئے نوشہ جاگا بھاگ

دوہرہ

سورج ناہیں چاندنا چاند چراغ نہ کار
نوشہ کلمہ پاک بن دو جگ اندھ غبار

دوہرہ

جگ جگ موں جو نام تھا سو کلمہ نام
نوشہ کلمہ پاک پڑھ کلمیوں لے آرام !!

دوہرہ

کلمہ پڑھنا صدق سوں پل ہیں کفر گوائے
نوشہ کلمہ جو کہے دوزخ کبھی نہ جائے

دوہرہ

کلمہ درپن سانچ کا سانچے سانچ دکھائے
نوشہ مرشد یوں کہا کلمہ پڑھ پڑھائے

دوہرہ

اوّل دین ضعیف تھا، آخر بھی ضعیف
نوشہ دین کے ضعف موں فرض کلمہ شریف

دوہرہ

صفت کرو جس نام کی سو تو کلمہ نام
نوشہ کہے سُن رام گر ہم اُس کے بے نام

دوہرہ

زہد ریاضت بندگی اوراں کو فرمان
نوشہ کہے سُن پیاریا ہمیں کلمہ پروان

کلمہ طیّبہ

دوہرہ

ہاتھ مرشد کے بیچیا سیس ربانے راہ
لا الٰہ الا اللہ محمّد رسول اللہ

دوہرہ

دیکھا نور رسول کا کلمہ نانہہ نوشاہ
لا الٰہ الا اللہ محمّد رسول اللہ

دوہرہ

کلمہ پونجی چاہیے کہے فقیر نوشاہ
لا الٰہ الا اللہ محمّد رسول اللہ

دوہرہ

سکہ خطبہ فقر کا کہے فقیر نوشاہ
لا الٰہ الا اللہ محمّد رسول اللہ

۱۰

مرشد سمجھاونی

دوہرہ

[illegible]

[illegible]

دوہرہ

[illegible]

[illegible]

دوہرہ

[illegible]

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

دوہرہ

[illegible]

[illegible]

دوہرہ

[illegible] نوشاہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

دوہرہ

[illegible] نوشاہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ساچی مت

حدیث شریف: اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ

یاد

سچ سچ سچ سچا سچ سچ مرشد آپے
سچ قول مرشد کے نوشہ سمجھ بوجھ جس پاپے
سچ سچ صاحب کا میلا سچا میلن ہارا
آپ میلے آپ ملاوے وہ آپے ملے پیارا
سچ طلب سچ عشق حقیقی جا سیں ہووے ملاوا
سچ سچ سچیار پیارا جس موں سانچ بساوا
بن مرشد یہ سمجھ نہ آوے سمجھے طالب ساچا
ساچی مت مرشد سوں پائی تو من رنگ رس راچا

دوھرہ

سچا مرشد پائیا ساچی پائی مت
نوشہ ساچ سمائیا رہیا تت کا تت

دوھرہ

مرشد یوں فرمائیا جو لگ ہلّے جیبھ
حق کی یاد نہ چھوڑیئے مت ہووے دیدار نصیب

غافل پرکھ

غفلت اور اُس کا انجام

آیت شریف : وَ اَعرِض عَنِ الجَاھِلِینَ ۔ (۷/۱۹۹)

سویہ

جاگت ہے سو تاگت ہے سووت ہے مت کھووت ھے
یاد کرے لے سا گر اُترے غفلت مار ڈبووت ہے
جس رس یاد کرے حق یادی غافل دَر دَر رووت ھے
نوشہ کہے فقیر قادر کا جو ہونا سو ہووت ہے

دوھڑہ

نوشہ جاگے رَین کے جاگے جگ مگ جوت
جو غفلت سوں سو رہا تِس کیوں اُجلا ہوت

دوھڑہ

نن بے کار بے یار دل غفلت ایہی ہوئے
کلمہ پڑھے جو صدق سوں نوشہ یادی سوئے

رسالہ گرب

نہی عن المنکر

آیت شریف : وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۔ (۹/۱۱۲)

دوہرہ

گربی گرب بکمائے ہے اندھی سوجھی ماںہہ
جو جو گرب کمائے ہیں انت نِرگ کو جانہہ

کبت

گرب روگ مہا بیماری مرشد ملے ہوئی کاری
گرب ارب کھرب کاری گرب سرب پاپ ہے

گرب تمر اندھکاری گرب اگنی دھن ہاری
گرب دُکھ گرب خواری گرب ہی سراپ ہے

گرب سوں سمندر کھاری گرب نِنگ چار داری
ٹنگ دیکھے گرب کاری لِنگ ہے نہ آپ ہے

گرب کریں ہاں دھاری کیا کرے نوشہ بھکھاری
گرب پھَل نہ پھُول ڈاری گرب کلن کھاپ ہے

کبت

گرب موہ لوبھ تیاگ سیل گر سنتوکھ لاگ
بے فرمان حکم زور ظلمی کا مُول ہے

بھرم توڑ دوئی چھوڑ ایکتا سے جی جوڑ
ایک برچھ لاکھ ڈال پات پھل پھول ہے

گھاس ہون کو مرگ کھات سنگھ مرگ کرے گھات
سنگھن کے مارنے کو اور سر ڈول ہے

کہے نوشہ فقیر ہووے بھیڑ پڑے دھیر
وے ظالم کے مارنے کو ظلم ہے ترسول ہے

دوھڑہ

دن وایا بالک جگت کھیڈاں لکھ کھڈائے
نوشہ دائی رات ہے گودی پا سوائے
پانی پیو بھوئیں مانو ہے

سادھ کہانی

انبرت بانی

تلقین مریداں

آیت شریف : ذٰلِکَ بِاَنَّ مِنۡهُمۡ قِسِّیۡسِیۡنَ وَ رُهۡبَانًا وَّ اَنَّهُمۡ لَا یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ (۵/۸۲)

واہ مرشد جی

(۱)

سُن رے سادھو سادھ کہانی — سادھ جیون کی انبرت بانی
گت مَت پائے سادھ جن سنگ — انگ انگ دِیکھے سَر بنگ
پربھاو کا بھرم مِٹ جائے — اِکتا سمتا من رہے سمائے
سبد سادھ کا سادھے دھیان — سادھ ملے اُپجے تت گیان
سادھک پائے سادھ جن ملے — سب مٹ جائیں خوشامد گِلے
راجس تامس رود کے رُوپ — راجے ہوویں اِت بھی بھُوپ
جوگ، گیان، سنیاس، ویراگ — ان ہیں رہے سادھ جن لاگ
جپ، تپ، دیا، دھرم، اناتھی — پانچ سُبھاؤ سادھ کے ساتھی
کام، کرودھ، لوبھ، موہ، ہنکار — راجس تامس کے پانچوں یار
جَیسے سوں تَیسا مِل بَیٹھے — ڈنڈ سادھ نہ ہوویں اکیٹھے
نوشہ کہے پوکار پوکار — سانچ سنگ سوہے بچیار

(۲)

ایک سمیں ایک سادھ کے انس — ہوا کوشنی راجس ہنس
سادھوؤں کو یہ بات نہ بھائی — جو ہوئے جانے گیانی اگیانی
تب مل سادھاں کے بچار — دیکھے اسے سادھ کی کار
ایک سادھ سادھوؤں ہیں لولا — وہ بچارے بھرم بھلائے ڈولا

جو بھولا کہے ہیں بھولا نانہہ — تو نِت رہے بھُولن ہی مانہہ
ایسے کو پہلے سمجھائیے — پاچھے سیدھی بات بتائیے
سادھوؤں کہا تمھیں سمجھائیو — بھولا سیدھے راہ لگائیو
انس سادھ کی بگڑے ناہیں — پڑے نہ گنگا جل موری ماہیں
اتم ہوئے نہ جاوے نیچ — پڑے نہ پُنگ کیچ کے بیچ
وہیں سادھ اٹھ واکن گیا — کتھا سنائے یُوں کر دیا
سُن رے سادھ سادھاں کی جائے — جَیسا رُکھ تَیسا پَھل آئے
آنب اُوپر آنب کو پیوند — جیسا پنکھی ویسے ہی تیر
ایک اروپ سروپ ہو آئے — پر رُوپ رُوپ کا اور سُبھائے
آگ جلاوے پانی ٹھارے — دَھرتی جھلے پَوَن جھلارے
سُنے کان اور رسنا بولے — دیکھے آنکھ، ہاتھ ٹٹولے
سُونگھے ناک پچھانے بُدھ — سب کو اپنے کار کی سُدھ
تُوں کیوں اپنی سُدھ نہ لے — کوڈی مانگے مانک دے
کاجل سوہے آنکھ ہی ماہیں — ماتھے اوپر سوہے ناہیں
سر کو پگڑی پاؤں کو جُوتی — مخل مخل کیجے مضبوطی
موتی پگڑی جوتی زردوزی — پھر پگڑی کو عزت روزی
سادھوؤں کو صاحب بڈیایا — خود صاحب سادھوؤں گھر آیا
جن کو آپ بڈائی دے — تن کی رِیس نہ کوئی کرے
تُوں ہے سادھ سادھوؤں کی انس — کیوں کاگا ہوون چاہیں ہنس

(۳)

بھرم بھیک سانت سمائے — لوبھ سادھ کی کرے بلائے
لوبھ ٹھگ نیچ دکھ دائک — ناٹک کو کر دیوے پاٹک
بھرم مانہہ سُدھ بُدھ سرائیں — تو باندا کہلائے گوسائیں

برہما بشن مہیس تر روپ — رُوپ رُوپ سَر رُوپ نِرُروپ
سب کو رُوپ کا آگیا کاری — رُوپ رُوپ کی کھیل نیاری
بَرَن بَرَن کا اندھا رُوپ — سادھ رُوپ ہے رُوپ انوپ
اور اوتار نمت اوتار — نوشہ سادھ مت اوتار
سادھ مِلے اوچی ہو مت — سادھ ملے پائیے گت پَت
اتم سادھ راجہ ہیں نیچ — وہ جل نِرمل یہ جوں کیچ
راجہ بِس اور سادھ ہیں کھنڈ — کہاں پریم بھاؤ کہاں ڈنڈ
راجہ جَم اور سادھ رکھپال — کہاں برھمن کہاں چنڈال
سادھ رِکس اور راکس راجہ — ایہاں پُن اوہاں پاپ براجہ
راجہ اگن سادھ ہیں نیر — کہاں گھور نرگ کہاں تیر
سَن مکھ سادھ راجہ من مکھ — سکھ چھاڈ کیوں پائیے دکھ
نامی سادھ اور راجہ کامی — کہاں چور اور کہاں سوامی ،
راجہ دینت دیوتے سادھ — کہاں دھرم کہاں اپرادھ
راجہ اسی سادھ اوتار — مٹّا نہ ہوئے جہاں ہنکار
راجہ سنگھ سادھ جیوں گئو — کیونکر ہوویں ایکتے دوو
میش سادھ ۔راجہ قصائی — کہاں بھلائی کہاں بُرائی
راج سبھا موں جائے نہ سادھ — راج سبھا موں کوٹ اپرادھ
راج سبھا کے اوگن انگ — جہاں تامس یاں لوبھ ہے ڈھنگ
راج سبھا کا راجس بھاؤ — راجس تامس لئے بلاؤ
راجس وَیر سامک نروَیر — جہاں وَیر تہاں کیسے خیر
تامس آئے سامک ناں رہی — سامک تامس راجن سوں ڈھہی
راجس پایا تامس موہ — دویو ملے تو جنما دوہ
سامک مکت راجس برجان — تامس ہوئے سروپ کی کھان

تامس روگ ساتک ویدنگ — راجس بھاو ابتہ سکھ بھنگ
راجس نیاں تامس تکڑائی — ساتک ہر ہر سے بھلیائی
راجس تامس ساتک پدتین — چونہیں بان کچھ ہور ناں کین

نوشہ راج سبھا موں آئے
جت ست پت گت مت سب جائے

حد پروان

کبیر و نوشہ

سوال کبیر صاحب

کبیرا: جے توں چاہیں پریم رس جوگی ہوئے نہ سیکھ
یا من کوں کر درپنا وا کوں یا موں دیکھ

جواب نوشہ صاحب

نوشہ: جے توں چاہے پریم رس ہٹ درویشی لائے
مرشد مَن درپن کرے یا ہیں وا دِکھلائے

سوال کبیر صاحب

کبیرا: حد چلیں سو آدمی بے حد چلیں سو پیر
حد بے حد ڈویو تجیں جن کا ناؤں فقیر
کبیرا: حد حد سب کو چلے بے حد چلے نہ کوئے
بے حد کے میدان موں رہے کبیر کھڑوئے

جواب نوشہ صاحب

نوشہ: حد نہ کوؤ چل سکے بے حد چلے سو کون
کہنے آئے جگت موں کیتی کر کئے گون
نوشہ: حد چلے تو کیا ہُوا بے حد چلا تو کیا
حد چلے کیا گھٹ گیا بے حد بَدھا سو کیا
نوشہ: حد بے حد ڈویو بھرم موں بھرمی نانہہ فقیر
نوشہ آپ مرید ہے آپلے آپ ہے پیر
نوشہ: ناں کچھ لاگے حد موں بے حد بھی کچھ نانہہ
حد چلے بے حد چلے غافل ہووے نانہہ

نوشہ : حد بے حد موں آپ ہے دُوجا اُس بِن نا نہہ
حد چلے بے حد چلے ہووے آپ ہی ما نہہ
نوشہ : حد بے حد ڈوہو کہن موں ایک بِناں نہیں دوئے
حد چلے بے حد چلے دوجا کہیں نہ ہوئے
نوشہ : دعوٰی حد دعوٰی بے حد نِر دعوٰی درویش
نِر دعوائے نِرویر کوں ایک بیگانہ خویش
نوشہ : درویشاں دعوے نہیں ان بے دعوے لاکھ
سیدھا چلے سو ماریئے یہ دنیا کی ساکھ
نوشہ : توحیدی کو بد کہیں توحیدی کہے نیک
ہم سب سوں اکسان رہیں ہم سیں کوئی ایک
نوشہ : توحیدی کو بد کہیں توحیدی کہے نیک
یہ سب سوں اکسان ہے اِن سوں کوئی ایک

یوگ وِدیا

آیت شریف : ذٰلِکَ ذِکْریٰ لِلذَّاکِرِیْنَ (۱۱۴/۱۱)

اپنا آپ —— دوہرہ

سب کو اپنے آپ کا اپنا کوئی ناںہہ
نوشہ اس جگ دیکھیا سب اپنے اپنے مانہہ

ادب —— دوہرہ

نوشہ ادب درویش کا چاہے آپ خدا
دو جگ بھٹکے بےادب اِت اُت ٹھور نہ پا

دوہرہ

ایک نہ بگڑا بے ادب دیا جگت بگاڑ
اِس جُھگیا کی آگ نے کیا دیس اُجاڑ

دوہرہ

تاج صاحب کی مہر کا نوشہ ادب پچھان
یاکوں سر پر راکھ لے آدر پائے جہان

اربعہ عناصر —— دوہرہ

آتش کھائے، آب لے سوئے، کارج باد کرائے
خاک امید پر قائم راکھے نوشہ دے سُنائے

اقرار و تصدیق —— ھ

اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ

ایک حق رسول بحق مکھ سوں کیا اقرار
من مانا رب رسول سوں تو پایا دیدار
اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ ہے درویشی کا فال

تَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ ہے درویشی کا حال
اسلام اقرار زبان کا دل کا صدق ایمان
حال صدق اقرار قال نوشہ کرے بیان

انا (میں) ——— دوھرہ

صوفی جِس دم میں کہے تِس دم اُسے نہ دیکھ
مُرلی موں میں دیکھتا نوشہ ناد ابھیکھ

ایمان بالغیب ——— ۵

ھُدًی لِلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ (۲/۲-۳)

مرشد جی مخبر صادق کا کہا دیکھا پہنچ حضور
دیکھا جیسا تھا سُنا ظاھر وُہی ظہور
جو ایمان بالغیب تھا بھیا شہود حضور
پر مجھے نہ صدق شہود پر ایمان بالغیب منظور
ایمان شہودی کیا کروں واہ ایمان بالغیب
کیا اعتبار شہود کا خبر موں شک نہ ریب
نوشہ سُن پتیجیا دیکھ پتیجیں اور
ساچا پاک رسول ہے ساچ ساچے کے طور

بندگی ——— دوھرہ

نوشہ کہوں جو میں سُنا صاحب کے دیدار
کریں جو ساچی بندگی تن کو سدا دیدار

پارس ——— دوھرہ

آیا تو کنگال تھا اب تو ہُوا غنی
دھنی درس پارس پرس نوشہ کرے دھنی

پرکاس ــــــــ دوہرہ

کُفر اسلام پرکاس ہے ہندو تُرک پرکاس
اُتپت پرکاس ہے نوشہ سُن ہے ناس

پریت ــــــــ

لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَاَ مَحَبَّۃَ لَہٗ

دوہرہ

دھن جوبن بل چاتری راج بھاگ تو ہے ناہہ
نوشہ تاسوں پریت کر جو اِن بِن اور اِن ماہہ

دوہرہ

جو دھی رہن نہ جدھ بِن گیانی بِناں گیان
نوشہ تیسے پریت موں پریمی ہون غلطان

پُلصراط ــــــــ

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ (۱/۵)

دوہرہ

پلصراط پر جبرائیل رکھے پنکھ پسار
نوشہ مومن تاہ پر پڑھ کلمہ اُترے پار

دوہرہ

ہے ساگر موں اگن جل کھنڈے دھار پُل تاہ
کلمہ پار اُتاریا کہے فقیر نوشاہ

پیری مریدی ــــــــ دوہرہ

دیسے پیر مرید ماہہ پیر میں دیسے حق
پیری اور مریدگی یا بدھ ہوئے تو سچ

تصوّرِ شیخ ——— **آیت شریف:** وَلَا تَعْدُ عَیْنٰکَ عَنْهُمْ۔ (۱۵/۲۸)

قول علی مرتضیٰ: صَوِّرْ صُوْرَتِیْ فِیْ قَلْبِکَ۔

دوہرہ

مرشد کا دھیان ہے سَر دھیان کو دھیان

صورت مرشد پاک کی نوشہ دھیان موں ٹھان

تغیّرِ زمانہ ——— **آیت شریف:** وَتِلْکَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ۔ (۴/۱۴۰)

دوہرہ

ایک سمیں تِل کی کھَلی دیتی مزہ تمام

اب لذّت کچھو دئیے ناں مصری اور بادام

جمال وجلال ——— **دوہرہ**

نوشہ جو درویش ہیں تن کا ہے یہ حال

کبھی رُوپ جمال کے کبھی دکھاویں جلال

جیون مرن ——— **دوہرہ**

ناں تَن مرے ناں مَن مرے مرنا کہئے کاہ

جوڑ توڑ جیون مرن کہے فقیر نوشاہ

حُبِّ خُدا ——— **آیت شریف:** وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ (۲/۱۶۵)

دوہرہ

نوشہ حُبّ خدائے کی ایسی نیکی ہوئے

سانچے مرد محب کو بدی نہ پوہے کوئے

حق چاریار ——— **آیت شریف:** وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ

رُحَمَاءُ بَیْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا۔ (۲۹/۴۸)

حدیث شریف: عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ۔

دوھڑہ

داڑ حق چہار مانہہ حق مانہہ دوڑے چار
نوشہ کہے فقیر چار یاری بر حق چارو یار

حکومتِ الٰہیہ ——— **آیت شریف**: اِنِ الحُکمُ اِلاَّ لِلّٰہِ (۱۲/۶۷)

دوھڑہ

مہاراج کا راج ہے نوشہ انت اور آد
اِشٹ شِشٹ جس آیکے شو آپ اَننت اناد

حکیمانہ ارشادات ——— **آیت شریف**: وَمَوعِظَۃٌ وَّذِکرٰی لِلمُؤمِنِینَ (۱۱/۱۲۰)

دوھڑہ

پاپ دلدر مٹ گئے رہا نہ سنسا کوئے
مہاراج کی دِشٹ میں اَشت انوکھی ہوئے

دوھڑہ

ماس نہ کھاویں دیوتے مدھ کی نکٹ نہ جائیں
نوشہ مرشد کے وٹے ساچی اوہ رس کھائیں

دوھڑہ

ماس اہارے دینت جن مدھ ماٹی اَپوِت
نوشہ ماس مدھ چھاڈ کے ہوا پاک پَوِت

خدمت (ٹہل) ——— دوھڑہ

نوشہ ٹہل درویش کی ایک سوں ہوئے پچاس
دیویں انبرت دُودھ کر جو گئوواں کھاویں گھاس

خودی ——— دوھڑہ

نوشہ جو لگ ہے خودی تو لگ نہیں خدا
خودی چھوڈ خود سوں ملے دیکھے نہیں جدا

درپن ــــــــ **حدیث شریف : اَلْمُؤْمِنُ مِرْآۃُ الْمُؤْمِنِ۔**

ف

درپن تو زر ویر ہے جیسا ہو دکھلائے
سیّد ہووے دیکھتا کیونکر مغل بنائے
درپن سوں بھی صاف ہے نوشہ مرد فقیر
کرے سلام سلام ہو کرے اہیر توں دھیر

دِڑھتا ــــــــ **دوہرہ**

چلتا دیکھا کاندھ پر دِڑھتا کرے سو ناں گرے
نوشہ کہے خیال کر جب من پھرے تو یگ پھرے

دُوئی ــــــــ **دوہرہ**

مُلاّ پُوچھے کیا مجھے توں پیغمبر یا پیر
دُوئی دُور کر جیو سوں نوشہ جان فقیر

دیدارِ الٰہی ــــ **آیت شریف : لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ (۶/۱۰۳)**

دوہرہ

نوشہ ایک دعویٰ کریں جو دکھلاویں دیدار
موسیٰ دیکھ نہ سکیا طُور نہ تھانبیو بھار

دوہرہ

دیکھ سکے کیا اور کو ذوالجلال کی ذات
چیونٹی ساگر پی لیا یہ نوشہ انوکھی بات

رضا ــــــــ **دوہرہ**

بھرم بھٹکنا سب دُور کر چِتوَن من کی ڈھاہ
راضی ہوئے رضا پر کہے فقیر نوشاہ

زبان و دل ـــــــــ سہ

صحبت دولتمند کی قابو ہوئے زبان
دل قابو درویش بھی نوشہ کرنے بیان
دولتمند بولی تکیں مرد درویش خیال
نوشہ مرد درویش بھی اپنا آپ سمہال

دوہرہ

بے زبان گوشے پڑا ناں کچھ حرف بیان
نوشہ تا سوں وہ بھلا جا کے حکم زبان

سادات ـــــــــ دوہرہ

دنیا کے سادات سخی عقبیٰ کے سادات فقیر
نوشہ کہے سنو سپیارو یوں فرمایا شاہ امیر

سادھ ـــــــــ دوہرہ

ماتا دیوی پوجتے جپیں جو ناہیں رام
پوت جنیں چوں بیسوا سوئی میّا کا نام

دوہرہ

بیسوا جیسے پوت وہ لٹے میّا کا نام
دیوی ماتا سیوتے جپیں جو ناہیں رام

دوہرہ

میل جو لاگے آد کی تیرتھ سکے نہ دھو
سادھ سنگت بن ہر بھجن نرمل کیسے ہو

ستھرائی ـــــــــ آیت شریف : وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّہِّرِیْنَ (پ۹۱۱)

دوہرہ

پانی تن ستھرا کرے کلمہ ستھرا من
نوشہ کلمہ پاک کہو کر ستھرا تن من

دوھڑہ

سُتھرا من درویش کا جو راکھے ناہیں کھوٹ
نوشہ مرد درویش کی عالم لیوے اوٹ

سِدّھ کارج ——— دوھڑہ

جو آیا تیرے سرن کارج سِدّھ بھئے تاہ
تیرے سرن سورن گر کہے فقیر نوشاہ

سگت ——— ۵

سگتوان کا آونا نوشہ جگ پروان
بر سگتا آوے نہیں تو نہچل پائے استھان
نِت نِت پلٹی جو کرے اُتریں نِت اوتار
نوشہ سگتا جو کرے سو کرے آپ کرتار

سلام ——— آیت شریف: سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ - (۱۳/۲۴)

دوھڑہ

نوشہ کہے سلام کا دیکھا عجب سُبھائے
ہاتھ اپنا سر اپنا لیجے مُفت دُعائے

سنت اللہ ——— آیت شریف: وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا (۴۸/۲۳)

دوھڑہ

نوشہ قدرت حق کی چاہے کرے سو ہوئے
پر جو عادت حق کی نِت نِت ہووے سوئے

شاہد مشہود ——— آیت شریف: وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ - (۸۵/۳)

دوھڑہ

ظاہر ماہنہ سجود ہو باطن ماہنہ شہود
نوشہ یوں ہی پائیے شاہد اور مشہود

شجرہ طیّبہ قادری ـــــ آیت شریف: کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصۡلُھَا ثَابِتٌ وَّ فَرۡعُھَا فِی السَّمَآءِ۔ (۱۴/۲۴)

دوہرہ

شجرہ طیّبہ قادری بہشتی طوبیٰ پائے
جو چاہے سو مانگ لے اینہاں کمی نہ کائے
شجرہ طیّبہ قادری قدرت کا ماسار
جڑھ ثابت پاتال موں چوٹی عرش سوں پار
نوشہ شجرہ قادری دیکھا سچ استھان
پات پات کلمہ لکھا ڈال ڈال قرآن

صاحبِ دین ـــــ دوہرہ

نوشہ صاحب دین کا وُہ جا کو صاحب دین
دُنیا دُونی آئے ہے مانگے جو مَت ہین

صبر ـــــ آیت شریف: وَالَّذِیۡنَ صَبَرُوا ابۡتِغَآءَ وَجۡہِ رَبِّہِمۡ۔ (۱۳/۲۲)

دوہرہ

پیارے صبر نہ دنیا دار کوں صبر فقیری مانہہ
جاہیں صبر نہ پائیے تاہیں لذّت نانہہ

دوہرہ

پیارے تَن مَن دویو جلا دئیے بےصبری کی آگ
صبر صبوری وا کریں منک جن کے بھاگ

عارف ـــــ قولِ مشایخ: اَلۡوَلِیُّ یَعۡرِفُ الۡوَلِیَّ۔

دوہرہ

نوشہ عارف حق کا جانے نبی ولی
خط خفی جو پڑھ سکے کیوں نہ پڑھے جلی

عشق و عاشق ——— دوہرہ

جا کو چلے نہ کاتی عشق کی کلمہ کی تکبیر
وُہ مُوا مردار ہو نوشہ کہے فقیر

دوہرہ

زاہد چھوڑے دین کو صوفی چھوڑے اعتقاد
کافر ہووے محمدی عاشق جیوں تیوں شاد

عقائد ——

(۱) اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَ اَلْکُفْرُ بَاطِلٌ
(۲) اَلرَّبُّ رَبٌّ وَ الْعَبْدُ عَبْدٌ

؎

مومن کلمہ کے پڑھے تن من سو چم لین
کافر کلمہ نہ پڑھے سوئی ملیچھ ملین
ہم بندہ بندہ کہیں کہیں خدا خدا
نوشہ پیر پیغمبروں اللہ پاک کہا
جو جنمے اور پھر مرے بے حاجت نہ ہوئے
نوشہ وُہ اللہ نہیں اللہ لوچ نہ کوئے

عملِ نیک ——— آیت شریف : وَاعْمَلُوْا صَالِحًا۔ (۳۴/۱۱)

دوہرہ

پھیر نہیں ایہاں آونا آون کی ایہی بار
جو کرنا سو نیک کر نوشہ کہے پوکار

عید کا چاند ——— دوہرہ

فقیرا۔ چڑھیا چاند عید کا خوشی بھئی سنسار
سدا انند بدھاوڑا نوشہ کے دربار

دوھرہ

چڑھیا چاندا عید کا بھئی مبارک باد
سدا مبارک باد ہے نوشہ جس گھر یاد

عیسیٰ (اِلیس) —— حدیث شریف: ینزلُ فیکمُ عیسیٰ ابنِ مَریَمَ مِنَ السَّمآءِ۔

دوھرہ

اُترے الیس اکاس سوں مکّے کے استھان
سُکھ بسے جگ دُکھ مِٹے لِکھے بھگت بھگوان

غرض —— اٹ

حق پُوجے جس غرض کو، حق تیرا وُہ غرض ہے
بندگی کر بے غرض ہو، آکھے نوشہ قادری

فنا —— آیت شریف: کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ (۵۵/۲۶)

دوھرہ

دئیے سوں جاگے دیا مَن کا بھرم کھوئے
پڑے جو لُون کی کھان میں وُہ بھی لُون ہی ہوئے

فال —— دوھرہ

جو تیرے پھُرنے پھُرے سو کلپ برچھ موں چاہ
جو چاہے سو پھَل لگے من چندری پھَل کھاہ

دوھرہ

جیا جون ترلوک میں جا کے دان اکھائے
سو بالک گھر نند کے ماکھن مانگن جائے

کافر کی دوستی —— آیت شریف: وَلَا تَتَّخِذُوا الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ (۴/۱۴۴)

دوہرہ

کافر سوں یاری نہ کر بندے مسلمان
جیسے سوں تیسا ملے نوشہ کرے بیان

کَل ——————— دوہرہ

کل پائیے کلمہ پائیے بیکل رہیو نہ جیو
مرشد ملے دُبھتا گئی نوشہ پایا پیو

دوہرہ

کلمہ کل ماں نہ کہے تو پل میں پلمیں کھوہ
کلمہ من ماں پائیے جیسے تن موں رُوح

دوہرہ

کلمہ کہا رسول کا پل موں اُترے پار
کَل کَل تھی سو مٹ گئی اب من بھیؤ قرار

کھاجا ——————— دوہرہ

جو کچھ کھاویں آدمی کھاویں کُتّے کاگ
کھاجا کُتّے کاگ کا مانس دینا تیاگ

لطائفِ ستّہ — **حدیث قدسی:** ان فی الجسد آدم لمضغۃ وفی المضغۃ قلب وفی القلب فؤاد وفی الفؤاد سرّ وفی السرّ خفیٌ وفی الخفی اخفٰی وفی الاخفٰی انا۔

یاد

قدس ذات قدوس حق اقدس پاک خدائے
ذات مقدس نبی موں یوں کر بولا آئے
تن موں مضغہ پائیے مضغہ قلب کی جائے
قلب بیچ فؤاد ہے تا ہیں سرّ چھپائے

ستّر مانہہ خفی ہے خفی مانہہ اخفائے
اخفیٰ اندر آپ ہے قدرت لکھی نہ جائے
آپ لکھے جو آپ ہو یا جس دے لکھائے
مرشد پاک لکھائیا نوشہ دے سُنائے

مرید ——— **قول مشایخ**: اَلْمُرِیْدُ لَا یُرِیْدُ اِلَّا اللّٰہ۔

دوھرہ

یہ فرمانا پیر کا سُن پیارے سچیار
نوشہ وہی مرید ہے جس کلمہ اور ہتھیار

مسجد (مسیت) ——— **آیت شریف**: وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰہِ
فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا۔ (۷۲/۱۸)

دوھرہ

جس مسجد مُلّا بسے وہ مسجد بھری ناںہہ
نوشہ مسجد وہی ہے مولیٰ ملے جس ماںہہ

دوھرہ

ایک مسیت اور ڈیرہ ایک رام رحمان
نوشہ کہے پیاریا مجھے مسیت پروان

معرفت توحید ——— **حدیث شریف**: اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا لَمْ
یَضُرَّہٗ ذَنْبٌ۔

دوھرہ

معرفت اور توحید موں اثر نہ کرے گناہ
یوں ہی کہا توحید اں کہے فقیر نوشاہ

مُلّا ——— **آیت شریف**: لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا
تَفْعَلُوْنَ۔ (۶۱/۲)

ناد

مُلّا وہ جو مولیٰ کلہ ہو ‏ ‏ دِل کی مَیل مہہ کر دھو
حرص نہ رکھے حجت ناں کرے ‏ ‏ گند گمان سوں مَن ناں بھرے
مُلّا اور پڑھے اور کرے ‏ ‏ اور لیاوے اور کر دھرے
اوراں کہے کرے نہ آپ ‏ ‏ من موں حرص کا رکھے ملاپ
جیسی رشوت فتوے تیسیا ‏ ‏ سب پڑھن لکھن کا مطلب پیسیا
صورت ولیاں کار شیطاناں ‏ ‏ سو مُلّا ہم کبھی نہ ماناں
ھمرا مُلّا پیر اُستاد ‏ ‏ نوشہ مرشد کا ارشاد

موت ——— حدیث شریف: وَلِدُوْا لِلْمَوْتِ۔

دوھرہ

تن جھگیا سوں پیاریا جب جیڑا بھیا اُداس
جَیسا مرنا تخت پَے تَیسیا اُوپر گھاس

مُورکھ ——— آیت شریف: وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ (۷/۱۹۹)

دوھرہ

نوشہ مرد نرویر سوں مُورکھ وَیر کمائے
جَیسے تھُوکے چاند کو اُلٹ تاہ پر آئے

مومن ——— حدیث قدسی: لَا يَسَعُنِيْ اَرْضِيْ وَلَا سَمَائِيْ وَيَسَعُنِيْ فِيْ قَلْبِ عَبْدِيَ الْمُؤْمِن۔

دوھرہ

مومن موں صاحب بسے مومن صاحب مانہہ
نوشہ جہاں صاحب بسے تہاں بھرم بھئے ناںہہ

میلہ ——— حدیث شریف: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ عِيْدًا۔

دوھڑہ

جا کو اَنتر میل ناں میلے جاوے سوئے
گھٹ پرگٹ جگ پُرکھ کا نوشہ میلی ہوئے

نام ——— آیت شریف : وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ ۔ (۲۹ / ۷۳)

دوھڑہ

میٹھے نام کمائیاں کوڑے لاگے دام
جس مرشد سمجھائیا نوشہ تِس بے نام

دوھڑہ

جس لو لاگے نام سے رِیس نہ تنہاں کوئے
نوشہ سہج سبھاؤ میں آپے سب کچھ ہوئے

نِرویر ——— آیت شریف : وَالصُّلْحُ خَیْرٌ ۔ (۴ / ۱۲۸)

یاد

صلح کُل درویش ہے جو سمجھے ناہیں غیر
وَیر کرے نِرویر سوں تا کو کیسی خیر
وَیر کرے نِرویر سوں وَیری کرے جہان
وَیر نہیں نِرویر موں جانے نہیں اجان
ماتھا مارے تیگ موں آپے گھائل ہوئے
نوشہ مرد نِرویر سوں ویر کرد نہیں کوئے

دوھڑہ

نوشہ مرد نِرویر سوں کرے جو ویر کی بات
آپے کھنڈے دھار پر مورکھ مارے لات

نصیحت ——— آیت شریف : ھُدًی وَّذِکْرٰی لِاُولِی الْاَلْبَابِ ۔ (۴۰ / ۵۴)

چیونٹی پاؤں لناڑناں رکھے پاؤں سمھال
ہاتھی پگ سوں مل ولے کیسا ہو تجھ حال
چیونٹی نے پگ راکھتے نوشہ سمجھ خیال
ہاتھی ملے جو پاؤں دھر تو تیرا کیا ہو حال
جیسا تجھ میں جی ہے تیسا چیونٹی مانہہ
بھن بھجن نو دیہ ہے جی بجن بھن نانہہ

دوھرہ

خویش قبیلہ مال دھن اپنا جانے کاہ
ان سے کو ساتھی نہیں کہے فقیر نوشاہ

واعظ ——— حدیث شریف: اَلْمُؤْمِنُ وُعِظَ بِغَیْرِہٖ۔

دوھرہ

واعظ وُہ ہی جانئے نوشہ کہے فقیر
کرے امیر فقیہ کوں کرے فقیر امیر

وحدت ——— آیت شریف: قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (۱۱۲/۱)

دوھرہ

نوشہ مانے امر کے امر بھیا درویش
مرنا ڈرنا مٹ گیا پایا ایک ہمیش

وحی ظاہر و باطن ——— دوھرہ

ظاہر وحی پیغمبراں ولیاں باطن مانہہ
نوشہ کہے سُن پیاریا اس میں شک کچھ نانہہ

یکسوئی ——— دوھرہ

ٹھہرے پانی دیکھئے تو اپنا آپ دِکھائے
اندر ہووے بھٹکیا سو باہر بھی بھٹکائے

یقین ——— آیت شریف: ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ (۱۰۲/۷)

دوھرہ

نوشہ جو بو یقین ہے وُہ ہی ہے اعتقاد
کلمہ کہو یقین سے یہ مرشد کیا ارشاد

حال پروان

آیت شریف: وَ اَمَّا بِنِعمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّث ۔ (۹۳/۱۱)

مسکنت ______ ؎

جو طالب کرامات کا کراماتی تے جاہ
ہم درویش مسکین ہیں کہے فقیر نوشاہ
جو طالب درویش کا سو آوے ہمرے پاس
مسکینی ہم جانتے اور نہ ہمیں شناس

لاقیدیت ______ دوہرہ

نوشہ ہم لاقید ہیں ہمیں کون بیگانہ خویش
جگت تماشا دیکھنے آئے ہیں درویش

مغفرت ______ ؎

ایک سمیں من سونچیا مجھ اوگن انت نہ کا
جو تقصیراں مجھ ماں کیونکر بخشیاں جا
صدا ہوئی درگاہ کی کھاہ نہ نوشہ غم
اپنے لایق تو کرے اپنے لایق ہم
صاحب صاحب کہا کئے صاحب موں کر واس
پانی پانی کے کہے اترے نہیں پیاس

فقیر ______ دوہرہ

مٹی پیاس جہان کی پیا نام کا نیر
سب دشمن ساجن بھئے جب نوشہ بھئے فقیر

اقرار ______ دوہرہ

ایک روپ انکار کا ایک روپ اقرار
ہم ہیں روپ اقرار کے نوشہ کہے پوکار

گیان ——— دوهره

ایک برن گیان کا ایک برن اگیان
ہمرا برن گیان ہے نوشہ کرے بیان

جمال ——— دوہرہ

ایک ظہور جمال کے ایک ظہور جلال
ہم ظہور جمال کے درویشی کے حال

نوشاہ ——— دوہرہ

جہاں رہے تہاں مگن رہ بھرم کٹے کیا ہوئے
توں توخود نوشاہ ہے اور کھنی توں سوئے

توحید ——— دوہرہ

راج ماہنہ راجا تو ہیں یوگ ماہنہ یوگی توں
بان پرستھ گرہستھ کا نوشہ بھوگی توں

فنا فی اللہ ——— سے

آگ آگ موں جارلی پَوَن رلی جیا پَوَن
پانی موں پانی ملا ماٹی ماٹی بھُوَن
جوت جوت مل گئی ملا نُور میں نُور
نوشہ مرشد کے ملے حاضر بھیا حضور

فنا وبقا ——— دوہرہ

ہم فانی اللہ میں اللہ باقی نت
نوشہ بختہ فقر کا دم دم راکھے چت

وصول الی اللہ ——— دوہرہ

موکو مرشد مَن ملا باھر ڈھونڈوں کاہ
سہج ملاوا ہو گیا کہے فقیر نوشاہ

خلافت من جانب اللہ ــــ دوہرہ

حکم ہوا درگاہ کا من پر اُپجیو آ
نوشہ تو مجھے یاد کر اوراں یاد کرا

دیدارِ الٰہی ــــــــ دوہرہ

نوشہ سانچے رب کی کینی صفت صلاح
تو دیکھا دیدار کو دیکھ بھیا نوشاہ

حضورِ حق ــــــــ دوہرہ

بھُول بھٹکنا ناں رہی لاگے سیدھی راہ
پہنچے پاک حضور موں کہہ کلمہ نوشاہ

دوہرہ

حق پوچھا کیا لائیا نوشہ پاک حضور
طلب لے آئیا پیش کش کہا قبول منظور

دوہرہ

نوشہ کہوں جو مَیں سُنا دیکھا جاہ حضور
ایک بار کی یاد موں لاکھ گناہ ہوں دُور

دوہرہ

نوشہ کہوں جو مَیں سُنا دیکھ سچ دربار
ایک بار کی یاد موں حق یاد کرے دس بار

نوشاہی خاندان کو بخشش کی بشارت

یاد

حکم آیا درگاہ سوں نوشہ کر مجھے یاد
اوراں کو کہہ کرو یاد جو یادی ہے آزاد

نوشہ ہیں تجھے بخشیا ساتھ تیرے سچیار
برکت کلمہ پاک کی بیڑا کیِا پار
جو آوے تیرے پنتھ موں اور یاد کرے دل لا
نوشہ اُس سچیار کو ہیں ہوواں رنت سُہا
لاکھ کروڑاں بندگی اوراں کو فرمان
نوشہ تیرے سچیار سوں کلمہ ہے پروان
کلمہ پڑھے یقین سوں تے ہیں بخشنہار
نوشہ کہہ توں خلق سوں جو ہوویں مرد سچیار

۱۱

سنسار بلاس

(دنیا و اہلِ دنیا)

دنیا پروان

دنیا کی بے ثباتی

قول علی مرتضیٰؓ : اَلنَّاسُ نِیَامٌ اِذَا مَاتُوا انْتَبَهُوا۔

ناد

نوشہ ہو نماں چھاڈیئے مرشد ناو سماۓ
بِل سنگت درویش کی ہو نماں اگن مٹائے
جیوں ساگر موں اگن ہے پل پل جل بھسماۓ
تیوں من ساگر دیہ موں ہو نماں اگن کھپاۓ

سب کوئی اپنے آپ کا تیرا کوئی نا نہہ
جو تجھ بن پل ناں رہیں سو تجھ بن سمیں لگانہہ
جن بِن تو کھاوے نہیں سو تجھ بن سب کچھ کھانہہ
یہ جگ سُپنا رَین کا بھرم رَین ہی مانہہ

سورج چڑھے گیان کا تو یہ بھرم رَین اٹھ جاۓ
وحدت کا دِن چاندنا اندھ غبار گواۓ

جو کچھ ہُوا دیکھئے سو ہوا سُپنے مانہہ
سُپنے سویا جاگیا سُپنا آوے جانہہ
سُپنا بھرمن بھٹکنا سُپنا سانت سمانہہ
سُپنا سُپنا دیکھنا سُپنا سُپنا مانہہ

درویشی سُپنا سُکھ کا سُکھ سووِیں درویس
دُکھ سُپنا دُنی دار کوں بھرم چِت کے دیس
جاگے دُکھ سُکھ ناں رہے رہے جو اصلی ویس
سُپنا رَین سدا نہیں وحدت اکتا یہاں ہمیس

سب کو ایکساں جان لے بَیری مِیت نہ کوئے
ان ہونی ناں ہووے گی ہونی ہو سو ہوئے
ہون انہوں بھی بھرم ہیں بھرم جیو کا کھوئے
ایک ایک ماںہہ ایک ہے ایک انیک سے سوئے

آپے مرشد ہوئے کے رمز بتاوے تَت
آپے طالب ہوئے کے لیوے آچھی مَت
جَتی سَتی بھی آپ ہو کرے آپ جَت سَت
جگت بناون ہار ہے آپے آپ جگت

آپے بولن ہار ہے آپ بُلاون ہار
آپے داتا منگتا کرتی آپ کرتار
آپے آپ برھم ہے آپے اپر اپار
آپے دھرت اکاس ہے آپے آپ پلار

آپے آپ اُتپت کرے کرے آپ ہی نیس
لاکھ برھما رام کشن لاکھ بشن مہیس
آپے ناتھ اناتھ بھی آپ ڈنڈوت ادیس

راجا پرجا آپ ہے آپے آپ درویس

آپے دیوی دیوتا آپے آپ اوتار
پیر پیغمبر آپ ہے آپے فوج سردار
آپے مسجد دیہرا آپے دیال نروار
نرناری کوؤ اور ناں آپے بھوگ سیگار

آپے ایک سوانگ ہو کیا پسارا
بیج برچھ ہو پسریا پھر کیا نظارا
آپے آپ کو دیکھیا اروپ رُوپ دھارا
آپے آپ سروپ ہو بہروپ سنوارا

سُپنے ڈرا تو کیا لگا سُپنے بھگا تو کیا
سُپنے بہرہ کیا بھیا سُپنے چلا تو کیا
ناں کوئی مارے ناں مرے سُپنے موا تو کیا
ناں کچھ ہُوا ہوئے ناں سُپنا ہوا تو کیا

دوھرہ

نوشہ دنیا ہے نہیں صبر شکر کی جائے
دنیا حرص مقام ہے نِت کھٹے دُونی آئے

دوھرہ

نوشہ کیا سنسار ہے توڑ جوڑ سنسار
جاں خود آہا موج مانہہ موج سوں بھیا پسار

دوھڑہ

نوشہ دُنیا جھوٹھ ہے اس سے سانچ نہ بھال
جیسے جھُوٹھی خواب موں دیکھے لاکھ خیال

دوھڑہ

سانچا نام سُبحان کا سانچا آپ سُبحان
نوشہ دُنیا جھُوٹھ ہے ایہی سانچ کر مان

دوھڑہ

نوشہ ایہ جگ دیکھیا آنے جانے ماہنہ
جوں چھلنی موں جل پڑے اک پل ٹھہرے ناہنہ

دوھڑہ

آئے تھے تب روئے کے جب چالے تب روئے
اس دنیا کی چال یہی کیونکر ہنسی نہ ہوئے

دُنیادار ——— دوھڑہ

دُنی دار تو مال مست حال مست فقیر
نوشہ نیت گریب ہے گر بی ہوئے امیر

مایا، مایک

دولت اور دولتمند

دوھرہ

تَن مَن دھَن جن بخشیو تاسوں کیا نہ نیہہ
سماں یاد کا ہو چکا اب کیا ہووے کھیہہ

دوھرہ

تن دھن لذّت خواب کی جب جاگا تب ہیچ
کہہ نوشہ من بانورے مایا دنیا ہیچ

دوھرہ

مایا اُپجے میاسوں میا رُوپ مہاراج
نوشہ جا کے مَن مَیا تا کا اَبچل راج

دوھرہ

مایا بن مایک نہیں مایک بن مایا
نوشہ مایا میاسوں بیا جگت اُپایا

دوھرہ

مایا موں جگ مایا مایا میں جگ جائے
نوشہ مایا جاہ کے تا میں جگت سمائے

دوھرہ

مایا موں مایک بسے مایا مایک مانُہہ
نوشہ مرشد دسیا بن مایا مایک نانُہہ

دوہرہ

بابا ہے بھگوان کی بھگتوں کا بھگوان
نوشہ دان بھگوان کا بابا بھگت گیان

دوہرہ

بابا دیا جا کے ہئے تا کے من سکھ سانت
نوشہ جا کو نہیں دھن یا کو جیسے تانت

دوہرہ

میا مانہہ مایک بسے مایک بابا مانہہ
نوشہ جا کے من میا سو بابا بن کبھی نانہہ

دوہرہ

مرشد بابا موں ملے بابا مانہہ گیان
نوشہ بابا جاہ کے تا پر پڑا دھیان

دوہرہ

نر بابا جو نر میا میا سوں بابا ہوئے
نوشہ جا کے من میا بابا دھاری سوئے

تخلیقِ انسان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ
قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا
الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ
فَتَبٰرَكَ اللهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۔ (۲۳/ ۱۲-۱۳-۱۴)

ناد

بند پڑے جب گربھ موں ٹھہرے گربھ موں جائے
تس پاچھے کیا ہوئے ہے **نوشہ** دے سُنائے
تیس[۳۰] روز میں کرے انگوری بنے ناف کی جائے
تاسوں آئے معتاد کا لوہو بند کو دے جمائے
ساٹھ[۶۰] روز موں بنے لوتھڑا لوہو بندھے تمام
جاگ دُودھ موں دہی بناوے تَیا بسے قوام
نوّے[۹۰] روز موں بنے سب جُتا ایک ایک اندام
چوتھے[۴] ماہ صورت نر مادہ خلقت کامل تمام
ماہ پانچویں[۵] رُوح تن آوے حکم سوں دے بلا
چھٹویں[۶] اپنا آپ پچھانے گربھ پچھانے جا
ماہ ساتویں[۷] قوت کامل تندرست توانائی
ماہ آٹھویں[۸] حق پچھانے سر سجدے موں پائی
لیوے نام صاحب اپنے کا کرے صفت ثنا
راہ ناف کے کھاج رس لیوے لوہو ہو کر آ
نانویں[۹] ماہ موں پیدا ہووے نوشہ دے سُنا

۱۲

سَتپچن

٦١

نیست

اُلٹا گاؤں

دوھرہ

اُلٹا نگر دیہ ویہڑا اُلٹا جہان بیپار
نوشہ مرشد کے ملے سیدھا ہوئے گُزار

یادشہانا

دیہ ویہڑا اُلٹا گاؤں اُلٹ بید کا چرچا تس تھاؤں
بُھول گئو تہاں بُھولا مٹواں بھرم ڈولائے ڈولا منواں
جُھوٹھی بات سانچی کر جانے جو سانچی ہو کبھو نہ مانے
اپنا نانہہ سو اپنا کر جانا چھوڑ جائے سو ساتھی پچھانا
کہہ شیخا اب کیونکر پائیے جس سوں ہٹ کے تس سوں من لائیے
جیدھر راہ تیدھر راہ نانہہ سیدھ چھوڈ بُڈن تیڈھ ماہ
جو کچھ حق تِس موں پڑو شک جانا حق جو ہتا ناحق
اپنا جانا مُلک پرایا ربے نانہہ سو تت کر پایا
چلنے نانہہ جیدھر کو چلنا جس سوں منع تِس سوں نہیں ٹلنا
سانچ چھوڈ کر جھوٹھ کوں گہئے نت نت جُھوٹھ کے فکر موں رہئے

راہ راہ کا خاوند آپ
نوشہ ترے جس کرے ملاپ

بھرم کرم

دوھرہ

ہندو ترُک ایک ہے بھرم بنائے وڈے
نوشہ بھوکھن انگ ہیں کنچن ایک ہی ہوئے

دوھرہ

تن کھادا ساگر مناں موج انگ سُبھا
بھرم بھی اپنی موج ہے جو ہوا تو کیا

دوھرہ

برف نہیں پانی بناں نوشہ دے بتا
جو جانا تو کیا ہوا ناں جانا تو کیا

دوھرہ

نوشہ جانن بھرم ہے انجانن بھی بھرم
بھرم بناں ناں پائیے جب تپ کرم اور دھرم

دوھرہ

نوشہ ایہ جگ بھرم ہے بھرم بناں کچھ ناںہہ
جو ہویا سو بھرم ہیں ہونا بھرم ہی ماںہہ

دوھرہ

پنتھ دھرم سب بھرم ہے بھرم گورو گرنتھ
نوشہ ایہ یقین کر جو یہ جگ بھرم کا پنتھ

دوھرہ

بھرم گورائی سیو کی رنپچا دڑھتا بھرم
نوشہ جگ اور جگ بکھے سب ہی بھرم کا کرم

دوہرہ

بھرم پڑے کرنی بھیا نوشہ کرتا آپ
بھرم بھگتائی ایکتا دھرم کرم جپ تپ جاپ

۵

جنم بھرم بنسا بھی بھرم   نوشہ کیسا دھرم کیا بھرم
بھرم کرم اور بھرم ہی دھرم   نوشہ یہ بولن بھی بھرم

جات پات

آیت شریف وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (۴۹/۱۳)

سویہ

سیّد کون قریشی کون کسے کہو مغل پٹھان ہے
اُتم نیچ سبھی بھرم بیچ دھیان کرو تو ہمہ اکسان ہے
ماٹی کی دیہ سواتت کو کھیہ کو ڈو دم ناس موں سانس روان ہے
مرشد واہ کہے نوشاہ زمین زمان موں عیان ہے

سویہ

اے سُجان جہان کے جان جان انجان تو ہو سے اکھاوے
اُتم نیچ تو ہیں سب بیچ تیرے بن کون بناؤ بناوے
یہ پران تیرو سب دان تمہارے حسان کو کون بھلاوے
ساہ بساہ بناہ کے ساہ سدا نوشاہ تیرے گُن گاوے

حق یاد کرے حق والا — سبھنوں سوں رتبہ اعلیٰ
حق مانے حق مناوے — تو جات موں جات سماوے
جوت جات کی یاد پیاری — بن جوت سب اندھ غباری
جب نوشہ نے مرشد پایا — تب منوّر ہو نُور سمایا

ذاتوں پر حق نہ ریجھے — حق یاد کرے سو سیجھے
ذاتیں کہاں سوں آئیاں — یہ آپے آپ بنائیاں
ذاتیں سب ناد ھنکارا — کیا جانے حاف بیچارا
جیں بولے سو سر دیوے — سر دیوے تو ستر لیوے

منصور انا الحق بولا — وھر سُولی تکڑ تولا
جب شمس آپ کھائیا — تب پوست کھڑے اُترائیا
جب شیخ عطار سر دیا — تب بے سر نامہ کیا
جیوں سلطان گور تاناں — سچّے صاحب کو بھاناں
بھگت کبیر جولاہا — حق میلا جب حق چاہا
نانک ہتھیں واہا — پایا درویشی راہا
بانا کاہن اہیر اوتارا — جس گاویں بید شاستر سارا
مجھ کچھ بار آہا — وہی اچھا جو تِس چاہا
ہنومنت لنگور سالاہیں — تِس روپ بنایا چاہیں
کچھ کہن سنن کی ناہیں — من اٹکا بھیکھن ناہیں
کوئی کرے آگ کی پُوجا — کیوں مُورکھ پُوجے دُوجا
بُت پوجا کریں دیوانے — بِن مرشد کیا کو جانے
اِک مُورکھ پُوچھے ذاتاں — وہ کرے دیوانیاں باتاں
سیتا راون اُدھالی — تب آٹے لنکا جالی
کوئیو انت نہ پایا جاوے — یہ نوشہ بول سناوے

دوھرہ

جات پات سب بھرم مانہہ بھرمی نانہہ سپچیار
جات ایک کرتار کی اور بھرم بے کار

دوھرہ

جات پات سب بھرم ہے بھرمی نہیں سپچیار
بھرم گیا مرشد ملے نوشہ کہے پوکار

دوھرہ

جات جنم اگیان ہیں گیان ہیں جنم نہ جات
ہم گیانی درویش ہیں چھوڑ اگیان کی بات

دوھرہ

نوشہ یادی جات کا جوت جات کی پات
جات یادی کی جوت ہے اور نہ جات نہ پات

دوھرہ

جات جنم اگیان موں گیان بکھے کچھ ناہہ
نوشہ لہر سمندر کی اٹھت سماوت ماہہ

دوھرہ

جنم یہی درویش کا درویشی موں آ
جات درویش کی جوت ہے نوشہ دے سُنا

دوھرہ

جات ہماری جوت ہے جنم فقیری حال
پات پریم ست سنگ سوں نوشہ بے جنجال

دوھرہ

ذات ہماری نور ہے ھمرا جنم ظہور
ویس ہمارا فقر ہے ھمرا دیس حضور

دوھرہ

اعلیٰ یادی حق کا غافل نیچ کمجات
نوشہ کہے سُن پیاریا اور نہ جات نہ پات

موت حیاتی

حدیث شریف : مُوتُوا قَبلَ اَن تَمُوتُوا

ناد

آد شودر برہمارے مشر جا سوں شودر ہوئے
شُودر باہر ناہہ برہما سوں تم کت ہوئے دوئے
جو تم کہو ہم مُکھ سے ہوئے تو تھوک کہاں سوں آوے
اس میں کچھ بڈیائی ناہیں کرنی کرے سو پاوے
چار برن اک برہمے دھارے آگے چار چلائے
برہمن سب سوں اُتم کیتا دُوجے چھتری پائے
تیجے ویس اور شودر چوتھے ، یہ چار برن کا لیکھا
چھن چکر موں انتر ناھیں فرق نہ کوؤ دیکھا
چھتری کہیں ہم باہی سوں ہوئے تاں تیں کھنڈا ماریں
برہمن کہیں ہم مُکھ سے ہوئے یا بدھ بید اچاریں
میل پسینہ آئے باہی کوں تا ہیں کیا بڈیائی
بُرا بھلا دو یو مُکھ سوں کہئے یہ تو بات نہ بھائی
شودر ہوئے جو بند سوں جنمے برہمن بند سوں ناہیں
ہم تو ہوے بند سوں مشر تم ہو ناڈھے ماہیں
جھگڑا گھٹے نہیں بن موئے جیتے ہی مر جائیے
نوشہ کہے فقیر الٰہی جیون مکت یوں پائیے

مسلمان نامہ

مسلمان اور ہندو

آیت شریف : مِلَّةَ اَبِیْكُمْ اِبْرَاهِیْمَ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ - (۲۲)

چار برن کہاں سے آئے — بنے ایک سے ایک بنائے
ماٹی جل پون پاوک ایک — پانچ تت سوں بھئے انیک
آتم کو کچھو ناھیں لاگا — دیہ سبھاؤ کسو نہیں تیاگا
اُتم نیچ کسے کو کہیے — اُتم نیچ ایک سے لہیے
ہندو دھرم بڑا ھنکاری — ایک ایک کو دیت خواری
مسلمانی گھر ہے آسانی — مسلمان دوئی نہیں مانی
اُوچ نیچ نہ کو کہلائے — ایک دُوسر کا جُوٹھا کھائے
ایک دُوسر کو بھائی کہیں — آدم زاد کو آدمی لہیں
ہند ایک سے ایک سی جند — ایک دُوسر کی ہوئے نہ نِند
کلمہ کہے سو ایک سا ہوئے — کلمہ بھرم نہ چھاڈے کوئے
ناں ہم بھرمی ناں ہنکاری — ہم مسکین مرد چار یاری
ہمہ اوست اور ہمہ از وست — ایک جیو پر ہاڈ گوشت پوست
مَن نیچا تو اوچی مَت — اوچی مت اور ساچی پَت
نوشہ کہے سنو سچیارو — چلو دین پر ہمت نہ ہارو

دوھرہ

کلمہ ھمرا دین ہے کہے فقیر نوشاہ
لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

۵

مرشد پاک کی مانے آن — سوئی بندہ مسلمان

اور کسی کی آن نہ مانے   حاکم ایک مرشد کو جانے
ساچا مرشد مانے سچیار   تو نوشہ پہنچے دربار

دوهره

جس بندے چھوڑی خودی صاحب ایک پچھان
کہہ نوشہ سن رے جیا سو سانچا مسلمان

کرنی پروان

عمل کا کمال

آیت شریف : مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْھَا ۔ (۲۴/۱۱)

ناد

کرنی اُتم نیچ ہے بخشش اُتم نیچ
وُہ ہی جل کا رنگ ہے وُہ ہی جل کا کیچ
رام چند چھتری سُوربنس برہمن تاہ سنگھارا
راون برہمن کرنی کارن رام اوتار نے مارا
پرس رام برہمن ہُوا چھتری ناس کرائے
جدھ جوگ نہیں برہمن کو پر پاپ ادھاری آئے
کِشنا اوتار کنس کا گھاتی آپ اہیر کا جایا
کہہ برھمن شودر کس کہیے جب کشن اوتار ہوآیا
کرنی اُتم بخشش اُتم اور نہ اتم کوئیو
نوشہ کہے فقیر الٰہی ہم جانیں ایک نہ دوئیو

دوھرہ

اُتم برمہا نہ چھتری سُودر وَیش نہ نیچ
کرنی ہی پروان ہے نوشہ درگہ بیچ

دوھرہ

کرنی اُتم نیچ ہے اور نہ اُتم نیچ
نوشہ جو کچھ پایئے سو کچھ کرنی بیچ

دوھرہ

کرنی اُتم نیچ ہے اُتم نیچ ہے مت
اور نہ اُتم نیچ ہے ایہ بھگتائی گت

اواگون متھیا

تناسخ کا ردّ

یاد

پھر آوے نو اب کیوں جائے — لکھ چوراسی جُون نہیں پائے
جُونوں کی ھم بات نہ مانی — بالک ہوئے سو سُنی کہانی
خاوند کے گھر کمی نہ کائے — لاکھ دیہ موں ایک کیوں پائے
جا کو ایک بِن اور نہ ہوئے — ایتے جتن کرے ہے سوئے
جیتے رُوح تیتے ہی تن — بھانت بھانت کے ڈھاوے بَن
لاکھ ترنگ دریاؤ سے چھوٹے — وُہ تو پھیر نہ بنے جو ٹُوٹے
جُون جُون موں ہم ناں پھریں — وحدت کے دریاؤ میں گھریں
جو ناں مانے موڑھ اجان — **نوشہ** ہم پایا عرفان

یاد

وہ ہی مرشد مان ہے وہ ہی مُسلمان
مرشد پاک رسول ہے **نوشہ** مرشد مان
مرشد جیو کا آسرا مرشد جیو کا مان
مرشد جیو کی مہر سوں چڑھے سچ استھان
مرشد ملا تو ہر ملا ہر مرشد مرشد ھر
ذات رَلی تو کیا رَلا دیکھا ھر ہیں ھر
سنگ مرشد کے جو ملے تا کو کیسی سنگ
اب باتیں توحید کی **نوشہ** کے نِنگ
جب سب موں صاحب ملا تو خویش بیگانہ کون
نوشہ مرشد مہر کر بیٹے اواگون

نوشہ کلمہ جو کہے تاہ نہ اواگون
لکھ چوراسی وُہ پھرے ہوئے مہر شیا جوَن
لکھ چوراسی وُہ پھرے جاکو بھٹکنا ہوئے
مرشد ملے کلمہ پڑھا اب ہم کو بھٹک نہ کوئے
لکھ چوراسی سو پھرے جاکو ایک نہ ٹیک
ایک کہا ایک مانیا نوشہ ایک کا ایک
دُوجا ہوئے نہ ایک بن لکھ چوراسی کون
نوشہ ہمیں یقین ہے یہ بھرم سے اواگون
کلمہ پڑھا توکل پڑی جو لکھ چوراسی نانہہ
نوشہ کلمہ پاک بن سب دیکھے بھٹکس مانہہ
لکھ چوراسی جھُوٹھ ہے ایک سچ نوشاہ
لا الٰہ الاّ اللہ مُحمّد رسول اللہ

فرہنگ

الف

آپا - اپنا آپ

آتم - روح، دل، نفس ناطقہ، خداوند تعالی

اَجات - آزاد

آچھا - اچھا

آچھی - اچھی

آچھے - اچھے

آد - اول، آغاز، افضل، اصل

آدبدھ - افضل، دانا

آدر - عزت، احترام، تواضع، توقیر

آس - امید، بھروسہ، توقع، آسرا

آسا - امید

آستھان - آستان، مقام، جگہ، مسکن

آسن - تخت، مسند، بیٹھنے کی جگہ، نشست

آفت - بلا، مصیبت، تکلیف، دکھ

اکاس - خلا، حدِ نگاہ، آسمان

آگیاکاری - حکم ماننے والا، تابعدار، ملازم

آن - اقرار، عہد

آنچل - نظر بد

آنچ - گرمی، حرارت، عشق

آننت - بے شمار، بے انتہا

آنند - خوشی، آرام، تسکین، شادمان، راضی

آوت - آنا

آون کی - آنے کی۔

آئندہ - آنے والا

اُبارا - رہا کیا، آزاد کیا

اُبارن - رہا کرنا، آزاد کرنا، محفوظ کرنا

اَبچل - مستقل، مضبوط، مستحکم،

ابد - بادل، سال، سنہ

ابھالا - جو تلاش میں نہ آسکے

ابھمان - غرور، نخوت، کبر، خود پسندی۔

ابھوگ - وہ جو استعمال میں نہ آسکے۔

اَبھُول - جو کبھی نہ بھولے۔

اَبھے - بے خوف، نڈر۔

اَبھیرا - بے قصور، بے ڈر۔

ابھیکھ - بے صورت، جس کی کوئی شکل نہ ہو۔

اپادھی - علت، ظالم، فسادی۔

اُپجن - پیدا ہونا، اُگنا۔ نئی بات ہونا۔

اُپجے - نکلے، اٹھے۔

اُپجیا - اُگا ہوا۔

اُپجیو - اُگا۔

اپراپار - ناپیدا کنار، لامحدود۔

اپرادھ - قصور، گناہ، ظلم۔

اپرم پار - لا انتہا، غیر محدود، نا متناہی۔

اَپوت - ناپاک، ناصاف۔

اِت - یہاں، اتنا۔

اُتاریو - اتارا۔

اِت بدھ - اِس طرح

اُتپت - پیدائش، طلوع، نمود، ابتدا
اِت سار - اِس طرح -
اُتّم - اعلیٰ، افضل، اعظم، شریف، خاص -
اَٹا - اٹاری، بالاخانہ، بلند مقام، بام -
اَٹکا - رُکا -
اَٹکی - رُک گئی -
اَٹکے - رُک جائے -
اٹکیں - رُک جائیں -
اَٹل - جو ٹالے نہ ٹلے، قائم، لازوال -
اُٹھنت - اُوپر ہونا، بلند ہونا -
اَجال - برداشت نہیں کرنا -
اُجالا - روشنی، صبح کا تڑکا، رونق -
اَجان - بے خبر، نادان، احمق، جاہل
اجپا جاپ - وہ ذکر جو بولنے میں نہ آئے -
اَجَل - بہت بزرگ، ذیشان -
اُجَل - صاف، سفید، چمکدار، خالص، شفاف
اُجلا - روشن، صاف، سفید
اُجلے - روشن، براق
اَجُونی - جو ذات جسم سے منزّہ ہو -
اَجہ - ازلی،
اُجیارا - روشنی
اُجیالا - روشنی، چمک، رونق
اُچاریں - پکاریں
اَچرج - نئی بات، اچنبھا، انوکھا، حیرت -
اَچَل - غیر متغیر، قائم، صفتِ باری تعالیٰ -
اَچنبھا - عجب، تعجب، حیرت -
اَچنبھے - عجب

اخفیٰ - بہت پوشیدہ، ایک لطیفہ کا نام جس کا
مقام دماغ ہے -
اُدھار - سنبھالنا، اٹھانا، پرورش -
اُدھاری - وہ شخص جس کی زندگی صرف دودھ پر ہو -
اُدھالی - اغوا کی -
اَدِھیرن - عاجزوں، بے قراروں، پریشانوں
اَدِھین - تابعدار، محکوم، مطیع، لازم -
اَدِھینا - فرمانبردار، آسرے میں رہنے والا، بے حیثیت
اَدِھین پناہ - عاجز، قابو کا، بس کا، احسان مند
اُدیس - پردیس، خبر، کیفیت -
ادیکھ - جو دیکھا نہ جاسکے -
اَڈنبر - کارنامہ -
اَرتھ - معنی، مطلب، مفہوم، مقصد -
اَرتھی - آرزومند، جنازہ اٹھانے کا پلنگ -
اَرداس - معروضہ، التماس، اُمید،
نذر و نیاز، آس، توقع، آسرا -
اَرگاہ - علیحدہ، جُدا، نیارا -
ارنبھا - کام شروع کیا -
اَرُوپ - بے جسم، بھدا -
اَروگ - بھلا چنگا، تندرست، جس کو کوئی بیماری نہ ہو -
اَریکھ - جس کی حقیقت معلوم نہ ہو سکے -
اَڑا - رُکا، پھنسا -
اَڑاؤ - رُکاوٹ -
اَڑیک - اَڑنے والا، رُکنے والا -
اڑیکے گا - اَڑے گا -
اڑے - مقابلہ کرے -
ازل - وہ زمانہ جس کی ابتدا نہ ہو، دوام، شروع -

اُس - سانس ، زندگی ، جان -

اُساس - سانس ، اُمید

اَسُت - مغرب کا وقت ، غائب ، باطل

اَسَت - غیر صحیح ، غیر منصف ، خراب ، ظالم

اَسِت - کالا ، ٹیڑھا ، بُرا -

اِسْتُت - تعریف ، ستائش ، حمد و ثنا -

اِستِقبال - آنیوالا زمانہ ، آگے بڑھ کر لینا -

اَسُدھ - نادرست ، غلط ، ناپاک -

اَسُر - جو الحان ، آواز ، لہجہ سے پاک ہو -

اَسر - گوشہ ، نوک -

اَسراں - ؟

اُس کیاں - اُس کی -

اسلام - مسلمان ہونا - خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری -
دین محمدی کا نام -

اسمِ اعظم - اللہ تعالیٰ کا خاص نام ، بعض کے نزدیک
اللہ ، بعض کے نزدیک صمد ، حی ، قیوم ، رحمٰن ، رحیم ، مہیمن ہے

اَشنُس - بے فکر ، بے خوف

اسوگ - جس کو کوئی رنج یا غم نہ ہو -

اسیس - دعائے خیر و برکت ، نیکی کا بدلہ -

اِشٹ - خواہش ، محبوب ، معبود -

اشراف - شریف کی جمع ، عالی خاندان ، مہذب -

اَشِشٹ - غیر تربیت یافتہ ، جاہل -

اِقرار - عہد و پیمان ، اعتراف ، تسلیم کرنا -

اکابر - بڑے لوگ ، بزرگ ، مقتدر آدمی -

اکال - یکتا ، نہ مرنے والا -

اِکتا - ایک -

اَکرمی - گنہگار ، بداطوار

اِکسان - یکساں ، ایک طرح -

اکنگ - ایک بات والا ، اپنے قول سے نہ پھرنے والا -

اکھاوے - کھلائے -

اکیٹھے - اکٹھے -

اُگالی - جُگالی -

اگلا - آگے والا -

اگن - آگ -

اگنبر - آگے چلنے والا ، بلند مرتبہ -

اگن جل - آگ کا دریا -

اگنی - آگ ، بھوکھ

اگوانی - پیشوائی ، استقبال ، رہنمائی -

اگیان - نادانی ، جہالت -

اگیانی - نادان ، جاہل ، وہ شخص جسے خدا کی
معرفت حاصل نہ ہو -

اَلَب - نایاب - جو مل نہ سکے -

الٹ بید - ٹیڑھا -

اَلَست - اشارہ طرف عہد میثاق کی -

اَلکھ - بے نشان ، غائب - جس کی حقیقت سمجھ میں نہ آسکے -

الوبھ - بے حرص ، بے لالچ ، جس کو کوئی تمنا نہ ہو -

اُلیکھ - گفتگو ، تعریف -

اَمُول - بے بنیاد ، بے اصل -

امول - بیش بہا ، انوکھا ، جس کی قیمت پائی جا سکے -

اُن - اُس -

اناتھ - جس کا کوئی سرپرست نہ ہو ، مطلق العنان -

اناتھی - آزاد طبع آدمی

اناد - جس کی کوئی ابتدا نہ ہو - قدیم - ازلی -

اناسا دان اَسویہ) - جو بغض نہ رکھتا ہو -

اَنبر - آسمان

اَنبرت (امرت) - آبِ حیات، شربت، شہد

اَنبرت بانی - وعظ و نصیحت والا کلام -

اَن بھے - بے خوف، بے اندیشہ -

اَن پاون - نایاب -

اَنت - اندازہ -

انت - آخر، انتہا، خاتمہ، انجام

اَنتر - اندر، فاصلہ، دُوری، فرق، بھیتر

اَنت کال - آخر وقت، مرنے کا وقت، جانکنی

اَن جان - بے عقل، بے وقوف، ناواقف -

انجانن - نہ جاننا -

اَندھ - نابینا -

اندھا رُوپ - جو صورت دیکھنے میں نہ آسکے -

اندھاری - اندھیری -

اندھ اندھاری - گھٹاٹوپ اندھیری

اندھ رُوپ - جو حُسن و جمال دکھائی نہ دے سکے -

اندھ کاری - اندھیرا، تاریکی، بے عقلی -

اندھ کوپ - اندھا کنواں، چاہِ تاریک -

اندھلوں - اندھوں -

اندھلے - اندھے -

اندھن - عدم بینائی -

اندھیارا - تاریکی -

اَن رَس - بے رَس، بے مزہ، بد ذائقہ -

اَنس - ملکیت، تصرف، وُہ حصّہ جو شمار میں
نہ آسکے، حق، طاقت، توانائی -

انک - ہندسہ، شمار، نشان -

انکار - مخالفت، کسی بات کو نہ ماننا، انحراف -

انگ - جسم، عضو، تن، اندام -

انگوری - انگور کا رنگ -

اَنَنت - بے حد، بے انتہا، لامحدود، ازلی ابدی

انوپ - بے نظیر، بے مثل، لاثانی -

انوتھی (انوٹھی) - نئی بات، نادر بات -

انوکھی - عجیب، نادر، نرالی -

ان ہوت - نہ ہونا، نہایت غریبی -

ان ہون - نہ ہونا -

ان ہونی - نہ ہونیوالی، محال، ناممکن -

ان ہویا - معدوم -

ان ہوئی - نہ ہونا -

انی - تکلیف، مصیبت، قسمت -

انیک - ایک سے زیادہ، بہت -

اواگون - تناسخ -

اوتار - اوپر سے نیچے اترنا - خداوند تعالیٰ کا کسی
میں ظہور کرنا، رسول، استاد، مرشد،
فرشتہ خو، مقدس، نیک -

اوتارن ہار - اُتارنے والا -

اوٹ - پناہ، پردہ، حفاظت، آڑ -

اوٹھی - پناہ گزین -

اودھر - اُس طرف -

اَوُرن - اوروں -

اوڑ - حد -

اوگن - عیب، نقص، خرابی، بدی -

اونگھے - غنودگی، نیند کی جھپکی -

اوہاں - وہاں -

اوہلا - پردہ -

اہاری (اہار) ۔ کھانا ، خوراک ، غذا ، طعمہ ۔
اہارے ۔ الاؤ ۔
اہیر ۔ گوالی ، گوالا ، گھوسی ۔
ایتہ ۔ یہاں ۔
ایتے ۔ اس جگہ ۔
ایٹھا ۔ عزت کیا گیا ، چاہا گیا ۔
ایدھر ۔ اِس طرف ۔
ایسر ۔ دولت ۔
ایسو ۔ ایسا
ایش ۔ مالک ، آقا ، بادشاہ ، خداوند تعالیٰ
ایکتا ۔ ایک
ایکتے ۔ ایک
ایکس ۔ ایک
ایکساں ۔ یکساں ۔ ایک طرح
ایکن ۔ ایک
ایکی ۔ ایک ہی
ایمان ۔ مذہب ، بے خوف کرنا ۔
اینگھے ۔ یہاں ، اس جگہ
ایہاں ۔ یہیں ، یہاں
ایہی ۔ یہی ۔

ب

باتاں ۔ باتیں
باتی ۔ بتی
باتی ۔ باتیں کرنے والا ۔
باٹ ۔ فاصلہ ، راستہ ، سڑک ۔
باجاری ۔ بازاری ۔
باچا ۔ زبان ، کلام ، گفتگو
باچیں ۔ کلام کریں ، بات کریں ۔
بادر ۔ بادل ، ابر
بارم بار ۔ بار بار ، کئی مرتبہ ، گھڑی گھڑی ۔
باس ۔ خوشبو ، مہک ۔
باس ۔ بسنا ، رہنا ، قیام کرنا ۔
باسا ۔ رہائش ، مہمان سرا ، بسنے کی جگہ ۔
باسنا ۔ خوشبو ۔
باسنا باس ۔ خوشبو میں بسنا ۔
باسی ۔ بسنے والا ، ساکن رہنے والا ۔
باشِشٹ ۔ وحدت فی الکثرت ۔
باشنکی ۔ ؟
بالک ۔ بچہ ، بچے ، کودک
بان ۔ تیر ، خدنگ ، خصلت ، مزاج ۔
باناں ۔ لباس ، وضع ، رُوپ ، پوشاک ۔
بان پرستھ ۔ جو خانہ دار گھر بار چھوڑ کر جنگل میں
یکسوئی قلب کے ساتھ رہتا ہے ۔
باندہ ۔ بندہ ۔
بانورے ۔ دیوانے ۔
بانہہ ۔ بازو ، وسیلہ ، سہارا ، مددگار
بانی ۔ کلام ، آواز ، گفتگو ، وعظ ، نصیحت ۔
باہی ۔ بازو ، کندھا ، دوش
باہے ۔ واہے ۔
تباوتا ۔ تباتا ۔
تبیرن ۔ بہتیروں ۔
بٹھلایا ۔ بٹھایا ۔
بجھاون ہارا ۔ بجھانے والا ۔

بِچار - وچار، سوچ، غور وفکر۔
بچن - بات، گفتگو، عہد -
بچھوڑے - دُور کرے - جُدا کرے -
بخشی - فوج کی تنخواہ تقسیم کرنے اور حساب کتاب رکھنے والا عہدہ دار، سپہ سالار، جنرل یا کمانڈر انچیف -
بخشیاں جا - بخشی جائیں -
بخشیو - بخشا -
بدار - جدا کر، توڑ پھوڑ، چیر
بدھ - بُڑھ
بِدھ - طریقہ، طور، دستور، رواج، ڈھب
بُدھ - عقل، دانش، تمیز، ہوش
بدھا - بڑھا -
بدھاوا - مبارک باد، خوشی، تہنیت
بدھاوڑا - مبارکباد
بدھاوے - مبارکبادیں
بدیس - پردیس، ملکِ غیر، دیارِ غریب -
بُڈائی - بڑائی -
بُڈن - ڈوبیں
بڈیایا - بڑائی کی -
بڈیائی - بڑائی
برت بالا - قابلیت، طاقت
برتھا - بے کار، بے فائدہ، فضول، نکما
بُرجان - ڈاکوؤں کا گروہ -
بُرجے - روکے
بِرچھ - درخت، دُکھ
برچھانہہ - ؟

برد - ناموری، علامت، بزرگی
برزخ - عالمِ مثال، پردہ، آڑ -
برسکتا - ؟
بِرکھ - برج ثور -
برگ - پات، پتے، سامان
بِرلا - کوئی نہ کوئی، خال خال، انوکھا، نایاب
بَرما - زرہ، بکتر
بَرمایا - سوراخ کیا
بَرن - رنگ رُوپ، قوم، مذہب -
برہم - واجب الوجود، روحِ اعظم، ہر جگہ موجود، خدا -
برہم گیانی - عارفِ خدا
برہمن - خداشناس، پنڈت -
بُڑبھاگی - بڑے بھاگ والا، خوش نصیب -
بڑیوں - بڑوں -
بِس - زہر، سم - ہلاہل
بساوا - آباد کرنا -
بِساہ - وِساہ
بِسرام - آرام، راحت، آسودگی، سکون -
بِسراوے - بھلائے
بِسمارت (بِسمرن) - بھول، فراموشی
بُسنتر - ایک دریا جو راوی کا معاون ہے (بسندر) آگ -
بَسے - آباد رہے -
بسیر - بسیرا، شب باشی، آرام کرنا، مکان
بسیکھا - خاص، مخصوص، خاصیت، عادت
بکاری - بگڑنا، خرابی، نقص -
بِکھ - زہر، بِس -

بکھانا ۔ ظاہر، بیان، تشریح کرنا، تعریف کرنا ۔
بکھرار ۔ ؟
بکھے ۔ پہچانے
بکھیا ۔ پوشیدہ عیوب کھولے
بکھیڑے ۔ الجھاؤ، جنجال، کام دھندا
بَل ۔ طاقت، قوت، توانائی
بُلاون ہار ۔ بُلانے والا
بَل چھل ۔ داؤ فریب
بَلہار ۔ قربان، صدقہ، نثار
بَلہاری ۔ قربان جانا، تصدق، نچھاور
بَلی ۔ صاحبِ قوت، زور اور
بَن ۔ بند ۔
بِن ۔ سوا، بغیر، بِدُوں
بناس ۔ بربادی، تباہی، رذیل ۔
بناسا ۔ تباہ کیا، ستیاناس کیا ۔
بناسپتی ۔ نباتات، گھاس پھوس ۔
بِناں ۔ بغیر
بَن باسی ۔ جنگل میں رہنے والا، جلاوطن، بیراگی ۔
بَنت ۔ عورت، جورو
بِند ۔ بوند، قطرہ، نقطہ، دھبہ
بندھن ۔ قید، روک، بندش، دستور العمل
بندھوا ۔ بندش
بَنس ۔ خاندان، اولاد، نسل، گھرانہ
بَنسا ۔ اولاد، نسل، خاندان
بو ۔ وُہ
بوڈا ۔ ڈوبا

بَورا ۔ دیوانہ، باولا، پاگل، سودائی ۔
بوڑاناں ۔ ڈُبایا
بوڑیں ۔ ڈُباویں
بولن ۔ بولنا
بولن ۔ بولنے
بولن ہار ۔ بولنے والا ۔
بولی ۔ کلام، گفتگو، زبان
بونجھ بِیر[52] ۔ ؟
بُوند ۔ قطرہ
بھاجیو ۔ دوڑ جاؤ
بھاد ۔ ؟
بہاری ۔ جھاڑو، جاروب
بھاسے ۔ ظاہر ہو، نمودار ہو، مشہور ہو ۔
بھاناں ۔ پسند ہوا، بھلا لگا، گوارا ہوا ۔
بھانت بھانت ۔ طرح طرح، گوناگوں ۔
بھانتو بھانت ۔ قسم قسم، وضع وضع
بھانڈے ۔ برتن، مٹی کے برتن
بھاونی ۔ مطلب، خواہش
بھایا ۔ پسند آیا
بھٹک ۔ گمراہی، آوارگی
بھٹکائے ۔ گمراہ کرے
بھٹکن ۔ گمراہ ہونا، گم ہو جانا
بھٹکنا ۔ راہ بھولنا، آوارہ پھرنا
بھرا ۔ حصّہ، نصیب، قسمت
بھرپور ۔ لبریز، لبالب، پورا، کامل ۔
بھرم ۔ شک، شبہ، اندیشہ ۔
بھرمت بھرمت ۔ چکر، دَور، غلطی ۔

بھَرمی ۔ وہمی، اندیشناک، ڈرپوک۔
بھرواسہ ۔ بھروسہ، اعتبار، یقین۔
بہروپ ۔ مختلف شکلوں والا، کثیر الوضع،
طرح طرح کے بھیس بدلنا۔
بہروپا، بہروپیا ۔ اقسام کے بھیس بدلنے والا۔
بھرٹنگ ۔ فضول باتیں کرنے والا، بیوقوف
بھسمائے ۔ راکھ بنائے۔
بُھکھ ۔ بھوکھ
بھکھاری ۔ سائل، مانگنے والا۔
بھکھیاری ۔ گداگر، منگتا
بھگت ۔ معتقد، زاہد، عابد، متقی، پجاری
بھگتائی ۔ پارسائی، عابد ہونا۔
بھگتوں کا ۔ درویشوں کا۔
بھگوان ۔ تعظیم و پرستش کے لائق یعنی قادر مطلق، خدا تعالےٰ
بھگو ہے ۔ بھاگ گئے
بُھلاوا ۔ مغالطہ، بہکاوا، دھوکا، فریب۔
بھلاوُلے ۔ بُھلاوے
بہنا ۔ بیٹھنا
بِھن بِھن ۔ الگ الگ، جدا جدا، مختلف النوع
بھنڈار ۔ کوٹھا، مخزن، گنجینہ، ذخیرہ۔
بھَنگ ۔ شک، شُبہ۔
بھَواں ۔ ابرُو۔
بُھوپ ۔ محافظِ زمین، بادشاہ
بُھوت ۔ جن، شیطان، خبیث، ناپاک روح
بھوجل ۔؟
بھوجن ۔ کھانا، غذا، طعام
بھَور ۔ بھنورا۔

بھوگ ۔ نیک و بد یا غم و راحت کا بُھگتنا، سہنا،
بھوجن، کھانا، تبرک۔
بھوگی ۔ سہنے والا، بھوگنے والا
بہومان ۔ بڑی عزت، بڑی توقیر، بڑی عظمت۔
بُھوَن ۔ جہان، پانی، بہشت
بھُیا ۔ ہُوا
بِھیتر ۔ اندر، درمیان، پوشیدہ، مخفی۔
بھیجک ۔ بھیجنے والا۔
بِھیڑ ۔ مشکل، انبوہ، ہجوم، مصیبت۔
بِھیک ۔ گدائی، خیرات، سوال۔
بھیکھ ۔ لباس
بھیکھا ۔ شکل
بھیکھی ۔ تشابہت
بھیکھیا ۔ وضع
بِھیل ۔ ایک پہاڑی قوم کا نام
بھَینگا ۔ اَحوَل، آنکھ دبا کر دیکھنے والا۔
بَھیو ۔ ہُوا
بَھئے ۔ ہُوئے
بِیا ۔ دُوسرا، اور
بیام ۔ بیوپار
بیامی ۔ بیوپاری
بے انت ۔ بے شمار
بے انتا ۔ لاتعداد
بے چارن ۔ بے چارون، بے بس، مجبور۔
بے چون ۔ بے مثل، بے نظیر
بید (وید) ۔ ہندوؤں کی چار کتابیں جو اُن کے
زعم میں آسمانی ہیں۔

بَیر - عداوت، مخالفت
بیراگ - فراق، جدائی، مہجوری
بیراگ - حظوظ نفسانی ولذائذ شہوانی کو ترک کر دینا، زہد، ریاضت -
بَیری - دشمن
بیسوا - کنجری، کسبی، طوائف، فاحشہ، قحبہ -
بَیسیں - بیٹھیں
بیشش - زیادہ
بیکل - بے چین، بے قرار، بے تاب
بیگ - جلدی، تیزی، شتابی
بیگاڑ - مخالفت
بے مُکھ - بے صورت
بے وَس - بے اختیار
بے وسواس - بے خوف
بیوگ - فراق، علیحدگی، مہجوری، جدائی -
بیوہار - بیوپار، پیشہ، چال چلن، تجارت -

پ

پاپ - گناہ، قصور، عذاب، جُرم - خطا -
پات - پتّا، ورق، ساگ
پاتال - اسفل السافلین، تحت الثریٰ
پات پات - پتّے پتّے
پاتھر - پتھر
پاچھے - پیچھے
پادک - خوب چلنے والا
پارس - وہ پتھر جو لوہے کو لگے تو لوہا سونا ہو جاتا ہے - اکسیر، داتا -
پاسارا - پسارا، پھیلاؤ، فراخی -
پالن ہارا - پالنے والا -
پانچ تت - اربعہ عناصر اور پانچواں رُوح
پانچ سبھاؤ - پانچ عادتیں، پانچ خصلتیں -
پانڈھے - (پانڈے) برہمنوں کی ایک قوم، پنڈت، عالم
پانڈے - پنڈت، عالم، اُستاد
پاون - پانا، پانے
پاون کی - پانے کی
پائک - پیش رو، پیغام لے جانیوالا، ایلچی، پیادہ
پائندہ - ہمیشہ
پائو - پایا
پائیوں - پاؤں
پائیے - پائیں
پَت - عزّت، آبرو، نیک نامی
پِتا - باپ، والد
پِتاس - ساس، چچانی
پِتال - تحت الثریٰ
پت شاہ - بادشاہ
پَت شاہن - بادشاہوں
پُتلا - جسم، تصویر، ڈھانچا، خوبصورت -
پتیان - اعتبار کرنا -
پتیجیا - بھروسہ کیا -
پتیجیں - بھروسہ کریں -
پچھاڑ - پیٹھ کے بل زمین پر گرنا، بے ہوش ہو کر گرنا -
پدتیں - ؟
پدھر - ہموار زمین

پراپت ۔ پایا گیا ، ملا ہوا ، حاصل ، قسمت
پران ۔ سانس ، رُوح ، حواس
پرایا ۔ اجنبی ، بیگانہ ، پردیسی
پربھ (پربھو) ۔ برتر ، اعلیٰ ، طاقت ور ، بزرگ تر ، حاکم ، آقا ، قادر ، بڑا ۔
پربھات ۔ صبح صادق ، فجر کی سفیدی
پربھاؤ ۔ رونق ، طاقت ، عزّت ، برکت
پرتاپ ۔ شان ، عزّت ، چمک ، پرتو ، ذریعہ ، وسیلہ ، طفیل ، باعث ، مہربانی ، سخاوت ، اقبال ، جلال ، مردانگی ، جرأت ، بہادری ، بزرگی ، روشنی ، نور ۔
پرتِ پال ۔ مدد کرنا ، پناہ دینا ، پرورش کرنا ، حفاظت کرنا ، نگرانی ، سرپرستی ۔
پرتِ پالا ۔ سہارا ، حمایت ۔
پرتِ پکھ (پرت پکش) ۔ دشمن ، مدعی علیہ ، نظیر ، برابری ، جواب دہ ۔
پرجا ۔ رعیت ، عوام الناس ، پبلک
پرجے ۔ رعایا
پردیس (پردیش) ۔ ملکِ غیر ، دیارِ غریب ، دوسرا ملک ، غربت ، بدیش ۔
پرس ۔ چھُونا ، گھِسنا
پرستھ ۔ کشادہ
پرسن ۔ خوش ، پاک ، محفوظ ، بے فکر ۔
پرسے ۔ چھُوئے
پرش ۔ آدمی ، مرد ، شوہر ، شخص ، انسان ، مالک ، خدا ۔

پرکاس (پرکاش) ۔ روشنی ، چمک ، اجیالا ، نور ، جلوہ ، نمایاں ، دُھوپ ، ضیاء ، آفتاب کی روشنی ، پھیلاؤ ، ظہور ، مشہور ، شہرت ، صاف ، آشکارا ، کشادہ ، روشن ، رونق ، منور ، چمکیلا ، فروغ ، تابش ، چاندنی ، لمع ، کھلا ، عام ، شان وشوکت ، جاہ وجلال ، اظہار ۔
پُرکھ (پُرش) ۔ مرد ، انسان ، رُوح ، خدا ، مالک ، خاوند ، شخص ، معزز لوگ ۔
پرکھے ۔ پہچانے ، شناخت کرے
پرگٹ ۔ مشہور ، ظاہر
پرگھٹ ۔ نمودار ، عیاں ، آشکارا
پروان ۔ کامیاب ، مکمل ، ثمر ، نتیجہ ۔
پرے ۔ دُور
پریت ۔ محبّت ، مہربانی ، عشق ، اُلفت ۔
پریکھا ۔ دیکھا ، غور کیا
پریکھے ۔ دیکھے ، غور کرے
پریم ۔ پیار ، محبّت ، لاڈ ، عشق ، دوستی ۔
پریم بھاؤ ۔ محبّت کا طریقہ ۔
پریم رَس ۔ محبّت کی لذت
پریمی ۔ محبّت کرنے والا ، عاشق ، آشنا ۔
پرئی ۔ ؟
پڑو ۔ پڑا
پڑھاوتے ۔ پڑھاتے
پسار ۔ پھیلاؤ
پسارا ۔ فراخی ، دالان
پُستک ۔ کتاب ، صحیفہ

پسرنا - پھیلنا
پسرے - پھیلے
پسریا - پھیلا ، ظہور کیا
پکھانوں - پہچانوں
پچھ پال - حمایت کرنے والا ، طرف دار
پگ - پاؤں ، قدم ، چرن
پگڑی - دستار ، عمامہ ، عزت ، آبرو
پل - پلک ، لمحہ ، منٹ ، آن
پلار - ؟
پلتی (پلیتھی) - چوتڑوں کے بل ٹانگیں اوپر نیچے
کر کے بیٹھنے کا طریقہ -
پلشٹ - پلید ، ناپاک ، نجس
پلک - پل ، لمحہ ، آنکھ کی جھپک
پلک - خوشی کی وجہ سے رونگٹے کھڑے ہو جانا ،
خوشی کی لہر
پلک دریا - سیر چشم ، فیاض ، داتا ، کریم ،
سخی ، دریا دل -
پلیں - پلکے -
پن - ثواب کا کام ، خیرات ، صدقہ ، عطا -
پن اہاری - نیکی کرنے والا
پنتھ - راستہ ، طریقہ ، گروہ ، دستور -
پنج گنج - حواس خمسہ ، پانچوں نمازیں
پندھ - سفر
پنکھ - پر ، بازو ، بال ، دامن
پوت - بیٹا ، فرزند -
پوت - پاک ، متبرک -
پوجے - پرستش کرے -

پوران - قدیم
پورن - پوری ، مکمل ، بھرپور ، کامل ، ٹھیک -
پوست - چمڑا ، کھال ، چھلکا -
پَوَن - ہوا ، رُوح ، سانس ، باد ، صبا -
پونجی - دولت ، سرمایہ ، راس المال -
پھرا - چلا
پھرنے پھرے - تعمیل کرے
پھڑنگ - ٹڈا ، ٹڈی
پھڑی - پکڑی
پھلباری - باغیچہ ، گلزار
پھندا - کمند ، جال ، فریب ، قید -
پھوڑ دیں ہیں - پھوڑ دیں گے -
پھوڑے - توڑ دے
پیت - محبت ، پریت ، پیار ، عشق -
پیٹ - شکم ، بطن ، معدہ ، گرب -
پیر - پیوند لگانا
پیرن - پیروں
پیکھن - دیکھنا ، کھیل ، سوانگ
پینک - افیون یا پوست کی اونگھ ، نشہ
کی غنودگی -
پینکھی - پردار پرندہ
پیو - پیارا ، دوست ، محبوب ، معشوق -
پیوستہ - ملا ہوا -

ت

تا پر - اُس پر -
تاتی باؤ - گرم ہوا -

تاخیر - دیر
تاسوں - اُس سے، اُس کے بعد -
تاسے - اُس سے
تاسیں - اُس سے
تاک - دیکھ کر
تاکا - اُس کا
تاکو - اُس کو
تاکوں - اُس کو
تاکی - اُس کی -
تاکے - اُس کو، اُس کے
تاگت - کچھ زمانہ گزارا
تامَس - شہوت، غصّہ، غرور، رنج -
تامَس رُوپ - غصّے والا، شہوت پرست
تاموں - اُس لیے
تامیں - اُس میں
تان - سُر، گت، نال
تانت - تھکا ہوا
تانگھ - انتظار
تانگھا - انتظار کیا
تانگھے - انتظار کرے
تاہ - اُس پر، اُس کا، اُس کو، تب، جہاں، وہاں
تاہ پر - اُس پر
تاہ سمائے - اُس میں سمائے
تاہ سنگ - اُس کے ساتھ
تاہ سوں - اُس سے
تاہ کو - اُس کو
تاہی - تُو ہی

تَپ - حرارت، عبادت، ریاضت،
تَت - ہوا، روح، لب لباب، خدا تعالیٰ کی معرفت
تَتُ - اُس وقت، تب
تِت - وہاں
تَت کا تَت - ویسے کا ویسا
تِت کو - اُس کو
تت زبان - وہ جو مزاج سے مبرا ہو -
تَج - چھوڑ، ترک کر
تجا - چھوڑا
تجے - چھوڑ دے
تجیں - چھوڑیں
تُرت پھُرت - جھٹ پٹ، فوراً، اُسی وقت -
تر رُوپ - حسن و جمال والا -
تِرسول (ترشُول) - سہ شاخہ بھالا
تُرکا - مُسلمان
ترکھ - تیز رفتار، چُست، ہوشیار
ترگ - تیز چلنے والا، مجازاً گھوڑا، خیال
ترلوکی (ترلوک) - تین لوک، عوالم ثلاثہ،
پاتال، آسمان، زمین - یعنی دوزخ،
بہشت اور دُنیا -
ترمان - بڑی عزّت والا
ترنگ - لہر، موج، تلاطم، خیال، دھیان
ترنگن - ندی، نالہ، جوئبار
تَردار - تلوار، شمشیر
تِس - اُس، اُس کو، اُس کی، اُس کے، اُس نے
تِس بِن - اُس کے بغیر
تِس دِن - اُس دن

تِس سے ۔ اُس سے ۔
تِس کا ۔ اُس کا ۔
تِس کی ۔ اُس کی
تِس کے ۔ اُس کے
تسلیم ۔ مان لینا ، سلام کرنا ، قبول کرنا ، آداب ، سونپنا ۔
تِس مانہہ ۔ اُس میں
تِس موں ۔ اُس میں
تِس ہیں ۔ اُس میں
تِسے ۔ اُس کو
تشبیہ ۔ مشابہ ہونا ، ایک چیز کو دوسری چیز سے مثال دینا ، مشابہت ، تمثیل ۔
تِشنہ ۔ پیاسا ، خواہشمند
تصدیق ۔ سچا کرنا ، مان لینا ، ثبوت ، سچائی
تصوف ۔ دنیا سے کنارہ کش ہوکر خدا کا بن جانا ، خواہشِ نفسانی سے پاک ہونا
تعال ۔ عالی مرتبہ ، بلند ہونا ، سبحان اللہ
تفنگ ۔ بندوق ، توپ
تقدیم ۔ آگے ہونا ، پہل ، پیش قدمی
تقلید ۔ گردن میں ہار ڈالنا ، نقل ، پیروی ، کسی کے قدم بقدم چلنا ۔
تکڑ ۔ میزان ، ترازو
تکڑائی ۔ طاقت ، مضبوطی
تکیں گے ۔ ڈورے ڈالے جائیں گے ، نٹپیں گے
تُل ۔ مانند ، برابر ، موافق ، مماثل ، یکساں ۔
تلقین ۔ سمجھانا ، تعلیم دینا ، نصیحت ،
تلے ۔ نیچے

تُمر ۔ تُم ، تُو
تُمرا ۔ تیرا
تُمری ۔ تیری
تُمرے ۔ تیرے
تَن ۔ جسم ، بدن
تِن ۔ اُنھوں نے
تَنتر ۔ سُوت ، منتر ، جادُو ، ٹونا ، ٹوٹکا ، مکر فریب ، حکمت ، تدبیر ، تانت ۔
تنزیہہ ۔ پاک کرنا ، اوصاف ذمیمہ سے پاک ہونا ، صاف کرنا ۔
تِن کوں ۔ اُن کو
تِن کی ۔ اُن کی
تِن کے ۔ اُن کے
تُنگ ۔ اُونچا ، لمبا ، پہاڑ
تِنھوں ۔ اُن سے ، اُن کو
تُوا ۔ تمھارا ، تیرا
توانا ۔ طاقت ور
توحید ۔ خدا کو ایک جاننا ، ایک ماننا ، خدا کے ایک ہونے پر یقین کرنا ۔
تُورا ۔ نقارہ
توگ ۔ نوبت ، نقارہ
تولگ ۔ تب تک
توہ ۔ تمھارا ، تو
توہو سے ۔ تجھی سے
توہیں ۔ تُوہی ، تیرا
تھاپ ۔ جانوروں کے پیر کی علامت ، تھپڑ ۔
تھاپنا ۔ تھاپڑا

تہارو - تمہارا
تہاروں - جپوں، ذکر کروں
تہارے - تمہارے
تہاں - وہاں
تھانب - ستون، عماد، تھام لینا -
تھانبیو - تھما
تھتا - انبار، ڈھیر، تودہ
تھِڑن - ڈولنا
تھَل - جگہ، مقام، زمین، ٹھکانا
تھوک - ڈھیر، انبار، اکٹھا
تیاگ - ترک، جدائی، قطع علائق، کنارہ کشی
تیاگا - چھوڑا
تیتا - اسی قدر
تیتے - اُتنے ہی
تیدھر - اُدھر، اُس طرف
تیڑھ - اُلٹے کام کرنا، ترچھا
تیر - کنارہ، دریا، ساحل، نزدیک
تیرتھ - زیارت گاہ، مقدس، ندی، پاک جگہ
تیرو - تیرا
تیک - تاکنا
تیکھی - تیز، ترچھی
تیگ - تلوار
تیگا - تلوار
تیں - اُس نے
تین لوک، تین لوکی - عوالم ثلاثہ، بہشت،
دنیا اور دوزخ -
تیوں - اُس طرح، اُسی طرح

ٹ

ٹٹولے - مَس کرے، چھُوئے، تلاش کرے
ٹکٹکی - برابر دیکھے جانا، گھورنا، نظارہ -
ٹلنا - ہٹنا، سرک جانا، ہٹ جانا
ٹلے - جگہ سے ہٹے، سرکے
ٹھاروں - سردی پہنچاؤں
ٹھارے - ٹھنڈک پہنچائے
ٹھاکر - مالک، سردار، بزرگ، دیوتا
ٹھان - پکا ارادہ کر -
ٹھانے - پکا ارادہ کرے
ٹھگ - دغا باز، چور، مکار، فریبی -
ٹھگو ہے - ٹھگ لیا ہے
ٹہل - خدمت، سیوا، غلامی
ٹہلیا - خدمت گار
ٹھور - چونچ، جگہ، موقع، ٹھکانا
ٹھور ٹھور - جگہ جگہ
ٹیک - پشتی، سہارا، عزت، آبرو

ث

ثابوت، ثبوت - اپنی جگہ قرار پکڑنا، قیام، مضبوطی، استحکام، صداقت، تحقیق، دلیل

ج

جاپ - ذکر کرنا، وظیفہ کرنا، وِرد کرنا، تسبیح پڑھنا -
جات - جانا، قوم، مذہب - فرقہ -

جات پات ۔ حسب ونسب، قوم، خاندان ۔
جاسوں ۔ جس سے، جہاں سے ۔
جاسیں ۔ جہاں سے
جاکا ۔ جس کا
جاکو ۔ جس کو
جاکی ۔ جس کی
جاکے ۔ جس کے
جاگ ۔ جو دُودھ کو لگائی جاتی ہے ۔ بیدار ہوا، بیخوابی، ہوشیاری ۔
جاگت ۔ جاگنا ہے، بیداری، ہوشیاری
جاگے ۔ بیدار رہے
جاماں ۔ جنا گیا
جامیں ۔ تولد ہو، جتے، جس میں
جان ۔ جاننے والا، رُوح
جانن ۔ جاننا
جاہ کو ۔ جس کو
جاہ کے ۔ جس کے
جاہوں ۔ جاؤں
جُبا ۔ کم سن، جوان
جبروت ۔ عظمت، بزرگی، تکبر، آسمان کا عالم، صفاتِ الٰہی ۔
جبھ ۔ زبان
جپ ۔ دل میں خدا تعالیٰ کا ذکر کرنا، وظیفہ پڑھنا، وِرد کر، بندگی، پرستش
جپے ۔ ذکر کرے
جت ۔ جتنا، جس مقدار کا
جت ۔ جہاں، کہاں، جس جگہ، کہیں

جَت سَت ۔ حضور
جتّی ستی ۔ نیک، پارسا، مجرد، تارک الدنیا
جتن ۔ کوشش، تدبیر، بندوبست
جُجھ ۔ معرکۂ کارزار، جنگ، لڑائی
جُدھ ۔ لڑائی، مجاہدہ، جنگ، معرکۂ کارزار
جَرے ۔ برداشت کرے
جَس (دیس) ۔ ناموری، تعریف، نیک نامی
جگ ۔ دُنیا، جہان، عالم، مخلوق
جگ (دیگ) ۔ زمانہ دراز، عہد، وقت، ہمیشہ، جوڑا، دُو ۔
جگت ۔ جہان، دنیا، سنسار، عالم، زمانہ
جُگت ۔ چالاکی، حکمت، دانائی، معنی خیز بات
جُگ جُگ ۔ ہمیشہ، دائم، سدا، مدام
جگ مگ ۔ نور، چندھیا دینے والی روشنی ۔
جگ مگے ۔ جگمگائے
جگ موں ۔ جہان میں
جگو ہے ۔ جگا ہے
جل ۔ پانی
جلال ۔ بزرگی، عظمت، شان وشوکت، رعب داب
جلاون ہار ۔ جلانے والا
جم ۔ ہمزاد، موت، ملک الموت
جمال ۔ خوبی، خوب صورتی، حُسن، جوبن
جم دُوت (یم دُوت) ۔ موت کا پیغام لانے والا ۔ تلوار
جن ۔ جس، جنھوں نے
جن بن ۔ جن کے بغیر
جنتر (ینتر) ۔ اوزار، کل، آلہ، تعویذ ۔

جنجال ۔ دنیاوی کاروبار کے مشکلات، پریشانی، تکلیف، آفت، جھگڑا، الجھن ۔
جِند ۔ جان، رُوح، آتما
جِن سَنگ ۔ جِن کے ساتھ
جنگم جوگی ۔ چلنے پھرنے والا، بھکاری
جنم ۔ پیدا ہونا، زندگی، رُوح ۔
جنما ۔ پیدا ہوا، جنا
جنم جنم ۔ ہمیشہ، سدا، نت
جنمن ۔ تولد ہونا
جِن ملے ۔ جِس کو ملے
جِنہوں ۔ جن لوگوں نے
جِنہوں کی ۔ جِن کی
جِوائن ۔ جِلانے والی
جوبن (یوون) ۔ نئی جوانی، آغاز، شباب، حسن وجمال، امنگ ۔
جوت ۔ آب وتاب، چمک، نور، روشنی، بینائی ۔
جوتی ۔ روشن، رونق
جودھا ۔ بہادر، شجاع، جنگ آور، سپاہی
جودھی ۔ غازی، پہلوان، سپاہی ۔
جوکو ۔ جوکوئی
جوکے ۔ اُس کے
جوگ (یوگ) ۔ ملاپ، پیوستگی، عبادت، مراقبہ کے ذریعہ خداوند تعالیٰ سے وصال حاصل کرنا
جوگی ۔ تارک الدنیا، مُرتاض، عابد، زاہد
جولگ ۔ جیب تک
جومون ۔ جس میں

جُون ۔ جو
جُون ۔ جسم
جوڈُ ۔ جو
جوئیو ۔ جو
جہاں ۔ جِس جگہ
جھانجا ۔ سخت طوفان، آندھی
جہاں کانہاں ۔ اُسی مقام پر
جھروکھا ۔ کھڑکی، دریچہ، روشندان، تماشاگاہ
جَھڑ ۔ بادل ہونا ۔
جھڑجاوے ۔ گِر جائے
جُھکھ ۔ غصّہ، جنون، بکواس ۔
جُھگیا ۔ گُٹّا
جُھلارے ۔ جھُولے
جَھلّے ۔ ٹھہرائے
جھوجھ ۔ (جھوجھا ۔ پُورب میں) معدہ، اوجھ ۔
جھورا ۔ افسوس
جَے ۔ جیت، فتح، کامیابی، مرحبا
جیاجنت (جیاجون) ۔ اہل وعیال
جِیبھ ۔ زبان
جِیبھا ۔ زبان
جیتیا ۔ جتنا، جس قدر
جیتی ۔ جتنی
جیتے ۔ جتنے
جیدھر ۔ جس طرف
جیڑا ۔ دل
جیغا ۔ ایک مرصّع زیور جو پگڑی پر باندھا جاتا ہے
جَیں ۔ جس نے

جیو - جی، جان، دل، رُوح، جانور - مرجا
جیون - جینا، وجہ معاشں، روزی، پانی
جیوں - جس طرح -
جیوں کا تیوں - الآن کماکان، ویسے کا ویسا۔

چ

چاپ - کمان
چاتری - چترائی، چالاکی، ہوشیاری، عقلمندی
چار برن (برن، ورن)، قوم، مذہب،
فرقہ، ہندوؤں کے چاروں ورن یعنی برہمن
چھتری، بیس، شودر۔
چار بھانت (بھانت) - طرح، قسم، انداز، طور طریقہ
چار تت - اربعہ عناصر، مٹی، پانی، آگ،
ہوا۔
چار جگ - اربعہ ادوار، ست جگ، ترتیا جگ،
دواپر جگ اور کلجگ۔
چار گونٹ - جہاتِ اربعہ، مشرق، مغرب، جنوب،
شمال، چاروں اطراف، چاردانگ عالم
چاڑ - چڑھاکر
چاکر - نوکر، ملازم، خدمت گار، اہل کار۔
چاکھتے - چکھتے
چاکھوں - چکھوں
چالے - چلے
چام - چمڑا، کھال
چاندن - روشنی، چاندنی رات کے پندرہ دن
چاندنا - چاند کی روشنی، مہتاب، چمک، رونق
چاہیں - چاہے

چت - دل، خیال، جان، قوتِ متفکرہ
چتون - جھانکنے کا ارادہ، تاکنے کا ڈھنگ۔
چٹیا (چٹی) - جماعت، انبوہ
چٹھا - تحریری پروانہ، روزانہ فردحساب
چرتر (چرت)، حکایت، قصّہ، تاریخ، سرگزشت
چرچا - ذکر، تعریف، بیان، شہرہ
چرن - پاؤں - قدم
چک چورا - خراب، خستہ حال۔
چکردھار (چکر) - دائرہ، حلقہ، بھنور، گرداب
چلتر - مکر، فریب، چال
چنتا - غور، فکر، اندیشہ
چندری - جس کی کھوپری پر بال نہ ہوں۔
چندن - صندل جو ایک مشہور خوشبودار درخت ہے
چنڈال - کمینہ، بدذات، نیچ، ظالم۔
چوپئی - نظم کی ایک قسم ہے۔
چوداں بھون - چودہ عالم، زمین چھ زمین کے اُوپر اور
سات زمین کے نیچے۔
چودھار - چاروں طرف
چورن - چوروں
چوسٹھ جوگنی - ؟
چوک - مربع میدان، صحن
چون چگون - حجت، تکرار
چونہیں - چاروں
چووے - ٹپکے
چھاڈ - چھوڑ
چھاڈ کے - چھوڑکر
چھاڈلے - چھوڑدے

چھاڈے - چھوڑے
چھاڈئے - چھوڑدیں
چھاں - سایہ
چھاؤں - سایہ
چھایا - سایہ، عکس، پرتو، ظل، نقل،
چھائی - سایہ، پرچھاواں، کرن
چھتری (کشتری)۔ ہندوؤں کے چار فرقوں میں سے دُوسرا فرقہ۔
چھٹکارا - خلاصی، رہائی، فرصت۔
چھرے - چھلکا اتارے، صاف کرے
چھلاوے - فریب کرے، دھوکا دے۔
چھن - لمحہ، پل، دم
چھناویں گے - تباہ کریں گے۔
چھن چکر - داؤ فریب
چھند - علم قوافی، علم عروض، شلوک، بیت، نظم، گانے کی ایک مال، مطلب، خواہش، ارادہ، آرزو، مراد، پوشیدہ۔
چھوڈ - چھوڑ۔
چیرا - نوکر، غلام، خادم، ملازم
چیری - ملازمہ، خادمہ، کنیز، باندی
چیلا - مرید، غلام، شاگرد، خدمتی۔

ح

حال - زمانہ حال، موجودہ زمانہ، کیفیت جو دل پر وارد ہو۔
حبس - ذکر، بند رکھنا، قید
حجت - طعن
حسان - احسان
حق رس - خدا کو پانے والا، عارف۔
حقیقت - اصلیت، ماہیت، اصل
حق یقین - یقین کا سب سے اُونچا مرتبہ۔
حکمت - دانائی، عقلمندی، تدبیر
حیف - ظلم کرنا، دریغ، افسوس

خ

خارجی - وُہ لوگ جنہوں نے حضرت علی مرتضیٰ رض پر خروج کیا تھا - بے ایمان۔
خاموش - چُپ، بُجھی ہُوئی
خبر - حدیث نبوی، اطلاع، پیغام
خراباتی - شراب خور، جواری
خطبہ - کتاب کا دیباچہ، جمعہ کا وعظ، وہ تعریف یا حمد و نعت یا وعظ جو لوگوں کو مخاطب کر کے سنایا جائے۔
خفی - پوشیدہ، مخفی - ایک لطیفہ کا نام جس کا مقام دونوں ابرُوں کے درمیان ہے۔
خفیہ - پوشیدہ، درپردہ، چھپا ہوا
خلاصہ - اصل، پاک، صاف، برگزیدہ
خلافت - کسی کا قائم مقام ہونا
خلعت - سروپا، اپنا باس اتار کر دوسرے کو بخشنا۔
خلقت - پیدائش، فطرت، سرشت
خوف - ڈر، خطرہ، اندیشہ، وحشت۔
خیرات - سخاوت، نیکیاں، دان، صدقہ
خیری - بھلائی چاہنے والا۔

د

داب (داپ) ۔ گھمنڈ، غرور، شیخی، زور
داتا ۔ دینے والا، سخی، فیاض، خدا۔
داتار ۔ مخیّر، کریم، درویش، فقیر، سائیں۔
داس ۔ نوکر، شاگرد، مرید، چیلا، غلام
داسن داس ۔ غلاموں کا غلام
دان ۔ خیرات، سخاوت، ایثار، صدقہ
داوا ۔ دعویٰ
داہا ۔ غلام، نوکر
دائم ۔ ہمیشہ
دُبھتا ۔ عداوت، دشمنی
درباسا ۔ دربان
درپن ۔ شیشہ، آرسی
دُرپنا ۔ شیشہ
درس (درش) ۔ دیکھنا، نظر، نظارہ ۔ وعظ
درسن (درشن) ۔ دیکھنا، ظاہر ہونا، دیدار
درشٹائے ۔ دیکھنے والا۔
درشٹی ۔ نظر کرنے والا
درشنائے ۔ دیدار کرائے
درویشن ۔ درویشوں
دریاؤ ۔ دریا
دِڑھتا ۔ یقین
دسو کوند ۔ مجلس عام
دُشٹ ۔ بُرا، خراب، نیچ، بدکار، ظالم، دشمن
دُشٹانڈ ۔ خراب کرنے والا
دُشٹن ۔ ظالموں، گنہگاروں

دعوٰی ۔ درخواست، خواہش، مطالبہ
دُکھ ۔ درد، رنج، غم، مصیبت
دُکھاؤ ۔ دُکھائے
دُکھ ٹال ۔ تکلیف دُور کرنے والا
دُکھ دائک ۔ تکلیف دینے والا
دَل ۔ انبوہ، جماعت، لشکر
دَلِدّر ۔ افلاس، محتاجی، نحوست
دَلوں ۔ لشکروں، افواج
دمڑا دام ۔ روپیہ پیسہ
دُنی ۔ دُنیا
دُنی دار ۔ دُنیا دار
دُوُا ۔ دُوسرا
دوایت ۔ دُو
دُوت ۔ دشمن
دُوجا ۔ دُوسرا
دُودھا دھاری ۔ دُودھ پی کر زندگی
گزارنے والا۔
دُوسر ۔ دُوسرا
دُونا ۔ دُگنا
دُونی ۔ دُگنی
دوُو ۔ دُو
دوئے ۔ دُو
دویت ۔ دُو
دوئیو ۔ دونو
دھار ۔ لکیر، صورت، سیلاب، نوک، فوارہ
دھارا ۔ آب رواں کی دھار، چشمہ، گزرگاہ۔
دھام ۔ جگہ، مُلک، دنیا، گھر، جسم، لگام

ڈھانک ۔ تیر انداز، رعب، شہرت
دِھراج ۔ مہاراجہ، شہنشاہ
دَھرت ۔ زمین، دُنیا
دَھرتی ۔ زمین، جہان
دھرکاویں گے ۔ چیر دیں گے
دھرم ۔ ثواب، انصاف، قانون، ایمان، عدل، نیکی
دھرمی ۔ وہ جو فرائضِ دینی کی انجام دہی کا راغب ہو ۔ نیک خو ۔ سادھو۔
دَھرے ۔ رکھے ۔
دَھڑکا ۔ خطرہ، خوف، دل کی دھڑکن
دَھن ۔ دولت، روپیہ پیسہ، مال، جائداد، خوشحالی، واہ واہ
دُھن ۔ خیال، دھیان، شوق، چاہ، آرزو، ارادہ، ضبط، آواز، لفظ، لہر
دَھنتا ۔ رعب، شہرت
دَھن دھن ۔ خوش اقبالی، شاباش
دَھنوَنتا ۔ دولت مند
دَھنوَنتے ۔ دولتمند لوگ
دَھن ہاری ۔ دولت والا
دَھنی ۔ دولت مند، مالک، صاحبِ اقبال
دُھوپ ۔ خوشبودار، بخور، حرارتِ آفتاب
دُھور ۔ زمانے
دُھورا (دھور) ۔ گرد، غبار
دَہی ۔ گجرات، جما ہوا دودھ
دھیان ۔ غور، فکر، یاد، توجہ، خیال، تصور، مراقبہ، یکسوئی ۔

دِھیر ۔ صاحبِ ہمت، شجیع، سلیم الطبع، متحمل، عاقل، دانا، دلیری
دَیا ۔ محبت، عنایت، مہربانی، بخشش
دِیا ۔ چراغ، لیمپ
دیال (دیالا) ۔ مہربان، رحیم، کریم، شفیق، فیاض، بہت سخی ۔
دِیپک ۔ دِیا، چراغ، روشن، منور، چمکیلا
دیت ۔ دیتا ہے
دیتو ۔ دیا
دیدار محل ۔ دیدار پانے کی جگہ
دیس (دیش) ۔ ملک، دیار، وطن، مقام، ولایت، کشور
دِیستا ۔ دکھائی دیتا
دِیسے ۔ دکھائی دے
دیکھ نہ سا کیا ۔ دیکھ نہ سکا
دیکھن ہار ۔ دیکھنے والا۔
دِین ۔ غریب، محتاج، مفلس، عاجز، مجبور
دِینا ۔ دیا، بخش دیا، حوالے کر دیا ۔
دِینَت (دِینتا) ۔ محتاجی، غریبی، مفلسی، عاجزی، مسکینی ۔
دِین دَیال ۔ عاجز نواز، غریب نواز، مجازاً خداوند تعالیٰ
دین ہار ۔ دینے والا
دینی ۔ دی، بخش دی
دِینے ۔ دیئے
دیو ۔ دیا
دیو ۔ دو

دیوا - دینے والا - خداوند تعالیٰ ، دیوتا
دیوان - دربار شاہی ، عدالت ، کچہری ، وزیر اعظم ، رکنِ سلطنت -
دیوتا - ہندوؤں کی اصطلاح میں یہ تین ہیں :-
(۱) برہما (۲) بشن (۳) رُدر ،
بزرگ ، بھولا بھالا ، سادہ لوح
دیوتے - بھولے بھالے آدمی ، بزرگ لوگ
دیون - دینا
دیونا - دینا
دیون ہار - دینے والا
دیوی - دیوتا کی زوجہ بھوانی ، دیبی ، کنواری -
دِیوے - آنکھیں
دیوے - دے
دیہ - جسم ، بدن
دیہ - گاؤں
دیہرا - گاؤں ، دیوتا کا مندر ، دیوالیہ -
دیہڑا - گاؤں
دیہی - بدن ، جسم
دُئی - دی

ڈ

ڈار - ڈال
ڈار دے - ڈال دے
ڈاری - ڈالی ، ٹہنی ، شاخ
ڈاریں - ڈالیں
ڈاریں گے - ڈالیں گے
ڈبووت - ڈبوتا ، غرق کرتا ، تباہ کرتا -
ڈَنڈ - تاوان ، سزا ، جُرمانہ
ڈنڈوَت - مثل چوب افتادہ کے درست زمین پر گر کر سجدہ کرنا ، تسلیم -
ڈنک - ڈنکا ، طبل ، نقارہ
ڈنکا - طبل ، نقارہ بجانے کی لکڑی
ڈولا - آوارہ پھرنا
ڈولت ہے - ڈولتا ہے
ڈولن - ڈولنا
ڈھاوے - گرائے
ڈھاہ - گرا کر ، توڑ کر
ڈِھل - دیر
ڈھنگ - طریقہ ، طور ، چال چلن ، وضع قطع
ڈھویا - نزدیک کیا
ڈھے - گرے
ڈیل ڈول - تن و توش ، قد و قامت ، شکل و صورت

ذ

ذوالجلال - صاحبِ جلال ، مرتبے والا ، دبدبے والا -

ر

راج - بادشاہت ، حکومت ، سلطنت
راجا - حاکم ، سردار ، بادشاہ ، سخی
راج بھاگ - حکومت ، سلطنت
راجس - ہوا و ہوس ، غرور ، غصہ ، موہ ، شہوت ، عیاشی -

راج سبھا - دربار شاہی، دیوانِ عام
راجن - راجوں
راجن کے - راجوں کے
راجے راؤ - بادشاہ، امیر
راجیوں - راجوں
راچا - رچا
راڑس - شور، غل، ہلہ
راکس - جن، بھوت، شیطان، سرکش لوگ
راکھ - رکھ
راکھ - رکھ لو
راکھا - رکھا
راکھن ہار - رکھنے والا
راکھن ہارا - رکھنے والا
راکھتے - رکھتے
راکھے - رکھے
رام گر - ایک سلطنت
ران - ورغلا
رانیو - ورغلایا
راؤ - راجہ، بادشاہ، سردار
ربابان - ساز کا نام، سارنگی
رُپا - چاندی
رتن جوت - ایک پودا اور اسی کا پھل، آنکھوں کی ایک دوا۔
رُجا - روگ، بیماری، سیاہی
رَچ - معطر ہونا، رونق دینا۔
رَچنا - بنانا، پیدا کرنا، ایجاد کرنا۔ صناعی، کاریگری، ترتیب دینا۔

رچن رچائی (رچانا) - کرنا، بنانا، نیک کام شروع کرنا۔
رچھ پال (رچھ) - رکھوالا۔
رچھ پالا - حفاظت کرنے والا۔
رُچھیا - محافظت، مدد، سرپرستی، حمایت۔
رچیا - سمایا، بسا
رَس - ذائقہ، لذت، محبت، عشق
رسائن - کیمیا، اکسیر
رَس مسے - پانی وغیرہ سے تر۔
رَسنا - زبان، جیبھ
رَسے - آہستہ سے، نرمی سے
رضا - رضامندی، خوشنودی، مرضی
رکت - لہو، خُون
رکس (رکش) حفاظت، رکھوالی۔
رُکھ - درخت
رکھپال - حفاظت کرنے والا
رکھیا - حفاظت
رلائیے - ملائیں، آمیزش کریں
رما - رچا
رماں - رچا
رَن - لڑائی، جنگ، میدانِ جنگ
رنگ ڈھنگ - چال چلن، عادت، خصلت
رنگ رس - خوشی، آرام، عیش
رنو - رَچ
روالا - چاندی یا سونے کا ذرہ۔
روبھ - ؟
رُوپ - شکل، چہرہ، خوبصورتی، آب و تاب۔

رُوپ رُوپ ۔ سب صورتوں میں ۔
رُودھ ۔ رکاوٹ ، کنارہ ، دریا ، ساحل
رُوسیں ۔ رُوٹھ جائیں
روگ ۔ بیماری ، درد ، جنجال ، فتنہ فساد ۔
رُوم رُوم ۔ بال بال
رووت ۔ روتا
رہاڑ ۔ ضد
رہیا ۔ رہا
رہیو ۔ رہا
رے ۔ اے
رَیب ۔ شک
ریجھا ۔ رغبت کی ، عاشق ہُوا ، فریفتہ ہوا ۔
ریجھائے ۔ عاشق بنائے ۔
رِیجھے ۔ رغبت کرے ، فریفتہ ہوجائے ۔
ریس ۔ غصہ ، برابری ، رقابت ، رشک
ریسے ۔ برابری کرے ۔
ریکھ ۔ لکیر ، قسمت کا لکھا ، سرنوشت ،
تقدیر ، بھاگ ، نشان ، علامت ۔
ریکھے ۔ قسمت کا لکھا معلوم کرے ۔
رے مَن ۔ اے دِل
رَین ۔ رات ، غم ، اندوہ

ز

زاد بوم ۔ جائے پیدائش ، جنم بھوم ،
وطن ، دیس ۔

س

ساتھی ۔ دوست ، ہمراہی
ساچا ۔ سچا
ساچی ۔ سچی
ساچے ۔ سچے
سادھ ۔ زاہد ، متقی ، پرہیزگار ، فقیر ،
درویش ، جوگی ، سنت ، سادھو ۔
سادھاں ۔ سادھوؤں
سادھ جیون ۔ درویشوں کی زندگی
سادھ رُوپ ۔ درویش صورت
سادھ کہانی ۔ فقیروں کی سرگزشت
سادھو ۔ پارسا ، عابد ، خداترس ، عارف ،
پرہیزگار ، بھلامانس
سادھے ۔ پُورا کرے ، ثابت کرے
سار ۔ خبر ، کیفیت
سارا ۔ خبر ، کیفیت
سارُوپ ۔ ہم شکل ہونا ، مرتبہ فنافی الشیخ
حاصل کرنا ، خوب صُورتی ۔
سانس ۔ سانس
ساکھ ۔ اعتبار ، نیک نامی ، شہرت
ساگر ۔ سمندر ، دریا ، بڑا تالاب
سامک (سامیک) ۔ موقع کے ساتھ
رہنے والا ، درویش ۔
سانت ۔ خاموشی ، سکون ، تصوف ۔
سانت بسیرا ۔ خانقاہ ، درویشوں کا تکیہ
سانچ ۔ سچائی ، درستی ، صحیح ، ٹھیک ۔

سانچا۔ سچا، راستگو
سانچا۔ فرمہ، قالب
سانچی۔ سچی، راستی
سانچے۔ سچے
سانسا۔ خیال، تصور، اندیشہ، فکر، گمان۔
سانگے (سانگ)۔ برچھی، نیزہ
ساہ۔ سانس
ساہس سُبھا (ساہس)۔ ہمت، دلیری، بہادری
ساہنساہ۔ شاہنشاہ
ساہن سُبھا۔ دلیر، بہادر، شجاع
سایہ۔ آسیب
سائیں۔ آقا، مالک، درویش، خدا، خاوند
سبد (شبد)۔ لفظ، کلمہ، گیت
سب کو۔ سب کوئی
سب گُنی۔ نیک اوصاف
سبّل۔ مضبوط، طاقت ور، چالاک
سبل گر۔ طاقت والا، ہمت والا
سب مانہہ۔ سب میں
سُبھا۔ عادت، خُو، طریقہ
سُبھاؤ۔ نیک خصلت، اچھی طبیعت، خلق، فطرت
سبھناں۔ سب نے
سبھنوں سوں۔ سب سے
سبھنوں کو۔ سب کو
سبھنوں میں۔ سب میں
سبھی۔ سب
سبھی چھوڑ۔ سب کو چھوڑ کر
سَپنا۔ خواب، خیال، وہم

سپنے۔ خوابیں
ست سنگ۔ اچھی صحبت، صحبتِ صالح۔
ستگور۔ اچھا مرشد، اچھا اُستاد۔
ستھول (مستقل)۔ جگہ، مقام، خیمہ
سُجان۔ دانا، ہوشیار، گیانی، عالِم
سدا۔ لگاتار، روزانہ، دائم
سدا شیو۔ ہمیشہ بھلا کرنے والا
سِدّھ۔ پُورا، کامل، خاص
سُدّھ۔ یاد، علم، واقفیت، صحیح، ایماندار
سِدھانا۔ چلا گیا
سُدھرے۔ سنور جائے، درست ہو جائے۔
سَدھرے سَدھرے۔ شوق سے۔
سِدّھ کارج۔ صحیح کام
سِرّ۔ راز، بھید
سراپ۔ دُعائے بد، لعنت، کوسنا۔
سرب۔ سارا، تمام، پُورا، سب، ہر ایک
سرب سُکھ۔ سب آرام
سربنگ (سربنگی)۔ ایک فرقہ جو ذات پات کا خیال نہیں رکھتا۔
سُرت۔ عقل، ہوش، خیال
سرجنہار۔ پیدا کرنے والا، خالق مطلق
سرڈول۔ ؟
سُرگ۔ بہشت، آسمان
سُرگُن۔ تمام خاصیتیں، اوصافِ الٰہی۔
سرن (سرنا)۔ مقامِ حفاظت، پناہ، بھروسہ، مدد
سرنگ۔ نقب، رخنہ، بادشاہت۔

سُرُوپ (سَرُوپا) ۔ ہم شکل، چہرہ، خوبصورتی ۔
سروتھا ۔ سب طرح سے، بالکل، سب، سچ مچ
سِری ۔ اقبال مندی، دولت، ثروت
سریر ۔ جسم، طبیعت، مزاج ۔
سقیم ۔ بیمار، عیبی
سکت ۔ طاقت، زور، توانائی
سکل ۔ سب، پُورا، ہر ایک، تمام، کُل
سکہ ۔ ٹھپا، مُہر، طرز، قانون
سُکھ ۔ راحت، آرام، تندرستی
سِکھ ۔ شاگرد، رشید، معتقد، نانک پنتھی
سُکھ باسنا ۔ آرام سے بسنا ۔
سُکھ پال ۔ آرام پالکی
سُکھ دیوا ۔ آرام دینے والا، راحت بخش ۔
سُکھ ساز ۔ تسلی دینے والا
سُکھ سانت ۔ چین، سکون
سُکھ لہر ۔ خوشی کی موج
سُکھ مندر ۔ امن کا گھر، فارغ البالی
سُکھی ۔ آسُودہ
سگتواں ۔ خرم، خوشحال
سگرا ۔ کُل، تمام، ہر ایک
سگرے ۔ سب، تمام
سگل ۔ سارا
سگل جگت ۔ سارا جہان
سگل رُوپ ۔ پُورا حسن و جمال
سگل محل ۔ سب جگہ
سُگھڑ ۔ خوش سلیقہ، ذی شعور، دانشمند ۔
سِل (سِلا) ۔ پتھر، چٹان

سلاح فروش ۔ ہتھیار بیچنے والا ۔
سلاہیں ۔ صلاحیں
سلطان ۔ بادشاہ
سماوھ (سمادھی) ۔ مزار، مراقبہ کرنا، استغراق، حبس دم ۔
سمان ۔ برابر، موافق، ہم شکل، مانند ۔
سماوت ۔ سماتے، جذب ہو کر غائب ہوئے ۔
سماویں ۔ سمائیں، جذب ہوں
سمایا ۔ بس گیا، جذب ہو گیا
سَمتا ۔ برابری، مشابہت، مطابقت ۔
سمجھائیو ۔ سمجھاؤ ۔
سمجھدان ۔ عقلمند
سمجھیا ۔ سمجھا
سمرتھ منتھ (سمرتھ) ۔ طاقت، قدرت، لائق
سمیت ۔ ساتھ، ہمراہ، معیت
سمیں ۔ زمانے
سُن (سون) ۔ ؟
سُناون ۔ سنانے
سنبھار ۔ سمہال
سنبھاری ۔ سمہالی
سنبھارے ۔ سمہالے
سنبھالن ہارا ۔ سمہالنے والا
سنت ۔ عابد، پارسا، ولی، عارف، زاہد، درویش
سنتاپ ۔ حرارت، دُکھ، غم، غصہ، حسد
سنتوکھ ۔ قناعت، صبر، راحت، تسکین
سنجاد (سنجات) ۔ پیدائش
سنجھاتے ۔ پچھانے

سنجھ صباح (سنجھا)۔ شام، صبح، ظہر،
شام کی دُعا۔
سندیہہ۔ گمان، خوف، احتمال، شک۔
سنسا۔ خوف، شک، اندیشہ
سنسار۔ دنیائے گزشتنی وگزاشتنی، جہان
سنساریاں۔ اہلِ جہان
سَنکھ۔ سیپی، ناقوس، کوڑی، گھونگا۔
سنگ۔ ہمراہ، ملاپ، دوستی، شرم، حیا
سنگار۔ زیب، زینت، آرائش،
زیبائش، سجاوٹ۔
سنگت۔ ساتھ، مجلس، جماعت
سِنگھ۔ شیر
سنگھار۔ مارڈالنا، قتل کرنا
سنگھارا۔ مارڈالا
سِنگھن کے۔ شیروں کے
سَنمکھ۔ سامنے، بالمواجہ، بالمشافہ
سُنن۔ سُننے
سنیاس۔ تعلقاتِ دنیاوی کو ترک کرنا، فقیری
سواپ۔ نیند، خواب، لاعلمی
سواد۔ لذت، ذائقہ، حلاوت، لطف، مزہ
سوادھان۔ رُوبرو، ظاہر
سوامی۔ بڑا، بزرگ، آقا، عاشق، مرشد،
استاد، حضرت، بادشاہ، خداوند
سوانگ۔ سانگ، نقل، شبیہ، کھیل
سوبھا۔ خوبصورتی، جلوہ، زینت، آرائش،
زیبائش، تحسین۔
سووت ہے۔ سوتا ہے۔

سوجاکھا۔ بینا، دیکھنے والا
سوجھی۔ سیدھی، کھڑی، درست
سوچم (سوچھم شریر)۔ جسم لطیف، ہیکل
لطیف۔
سودھ۔ کھوجنا، تلاش، بھید، سراغ
سُورا۔ پہلوان، دلیر، بہادر
سُوربنس (سُورج بنسی)۔ راجپوتوں کا ایک
فرقہ جو شمسی خاندان سے ہے۔
سُورن۔ خوش رنگ، مجازاً سونا، چمکیلا،
منور، خوب صورت۔
سُوکے۔ خشک، دُبلا
سوگ۔ فکر، غم، دُکھ، اندوہ، مصیبت
سُولی۔ صلیب، پھانسی
سوں۔ سے
سون۔ سونا، خون، اداسی، تارک دنیا
سُوتن۔ پیدائش، کلی، پھول، پھل، بیٹا
سُونا۔ خالی، ویران، اجاڑ
سونچیا۔ سوچا
سوُو۔ وُہی
سووت ہے۔ سوتا ہے
سوہو۔ وُہی
سوہے۔ اچھا لگے
سولو۔ وُہی
سُہا۔ خوبصورت، دلربا، دلکش۔
سَہج۔ فطرت، خصلت، آسان
سَہنس۔ سینکڑوں
سے۔ سیوا کرا

سیتل - سرد، خشک -
سیج - بستر
سیجھا - کھولا
سیجھے - کھولے
سیدھ - سیدھی طرف، سامنے کی طرف
سیس - سر، شعلہ نار، پیشانی
سیس نوار - عاجزی کرنے والا -
سیک - گرمی، حرارت
سیکھ - شیخ
سیکھا - شیخ
سینکار (سینگ) - فوجی، لشکری، سپاہی
سینہ - شیر
سیوا - خدمت، حفاظت، نوکری
سیورے - ظاہر میں اچھے باطن میں بُرے
سیوکی - مریدی، خادمی
سیوے - پکارے

ش

شادمانی - خوشی، خرمی
شاستر - کسی رشی یا مُنی کی لکھی ہوئی کتاب
فلسفہ -
شاکر - قدردان، شکرگزار، صابر، قانع
شانت - ٹھنڈا، تسکین، اطمینان، صبر
شاہن - شاہوں
شبیہ - تصویر، مانند
شٹانڈ - ؟
شریعت - راستہ، خدا کا دین، دین کا قانون

شِشٹ - عمدہ خصلت والا، دلیر، حاکم
شمشیر - تلوار
شمع - چراغ، موم بتی
شناس - پہچان
شنکا - شک و شبہ، اعتراض، خطرہ -
شُودر - ہندوؤں کی نیچ ذات -
شہود - حاضر ہونا، وہ درجہ جس میں جلوۂ حق بلکہ
ہر شے میں عین حق نظر آئے -
شہید - گواہ، حاضر، وہ شخص جس کے علم سے
کوئی چیز پوشیدہ نہ ہو -
شیخ - بزرگ، پیر، عالم، فاضل، پیشوا -

ص

صابر - صبر کرنے والا
صاحب - مالک، دوست، خدا تعالیٰ، معشوق
صاحب لوکن - اللہ والے
صادق - سچا، منصف، وفادار
صدق - یقین، سچائی
صفات - اوصاف، خواص، تعریفیں، خوبیاں
صیغا - سونے کا ڈھالنا، ڈھلی ہوئی چیز -

ض

ضعیف - کمزور، بُوڑھا، سُست

ط

طالب - طلب کرنے والا -
طبا - علم طب

طریقت ۔ راستہ ، مذہب ، تزکیہ باطن ، دل کی صفائی
طِلا ۔ سونا
طمع ۔ لالچ ، خواہش
طُوبیٰ ۔ جنت کا ایک درخت ، خوشبودار
طَور طَور ۔ طرز وروش ، رنگ ڈھنگ ، چال چلن ۔

ظ

ظاہر ۔ کُھلا ہوا ، بے پردہ ، واضح
ظہور ۔ شہرت ، ظاہر ہونا ، اظہار ، وقوع

ع

عرفان ۔ شناخت ، حق تعالیٰ کی معرفت ، خداشناسی
عظیم ۔ بڑا ، کلان ، بزرگ
عکس ۔ سایہ ، ظل ، پرتو
عیاں ۔ ظاہر

غ

غازی ۔ بہادر ، شجاع ، فتحمند
غافل ۔ بے خبر ، بے فکر ، بے پروا
غالب ۔ غلبہ والا ، زبردست ، فتحیاب
غبار ۔ گرد ، راکھ ، دُھند ، دشمنی
غباری ۔ خاک آلوُد
غریب نواز ۔ غریبوں کی پرورش کرنے والا ۔
غنچہ ۔ کلی ۔ بے کِھلا پھُول
غنیاؤ ۔ دولت مند
غنیمن کار ۔ کافر کا مال لُوٹنے والا

ف

فتاویٰ ۔ فتویٰ کی جمع
فدوی ۔ جاں نثار ، قربان ہونے والا ، نوکر ۔
فراق ۔ جدائی ، خیال ، عشق
فرمان ۔ حکم ، حکم شاہی
فقیر ۔ درویش ، خدا پرست
فواد ۔ دل

ق

قاضی ۔ مسلمانوں کا منصف جو شرع کے بموجب فیصلہ کرتا ہے ، جج
قال ۔ گفتگو ، مقولہ ، ظاہری اور دکھاوے کی بات
قالب ۔ سانچا ڈھانچا ، انسانی جسم
قائم ۔ کھڑا ہونے والا ، مضبوط ، مستقیم
قدرت ۔ طاقت ، شانِ الٰہی ، اختیار
قدیم ۔ دیرینہ ، ازلی
قرآن ۔ کلام اللہ
قصائی ۔ قصاب
قلب ۔ دل ، درمیان
قلبوت ۔ جسم
قلم ۔ خامہ ، لکھنے کا آلہ
قلندر ۔ اصطلاحِ فقرا میں دین و دنیا سے آزاد آدمی
قناعت ۔ تھوڑی چیز پر راضی اور خوش رہنا ، اکتفا
قوام ۔ قیام ، ٹھہراؤ ، نظام

ک

کا ۔ کچھ
کاتی ۔ تلوار
کاٹھ ۔ لکڑی
کاج ۔ کام، دھندا، سبب، شغل، عمل
کاجل ۔ سُرمہ
کاچا ۔ کچّا، خام
کاڈھ ۔ نکال
کاڈھا ۔ نکالا
کاڈھ کے ۔ نکال کر
کاڈھ لیں ۔ نکال لیں
کاڈھے ۔ کاٹے
کارج ۔ کام، عمل، شغل، پیشہ
کارج واسی ۔ کام کرنے والا
کاسے ۔ کِس سے
کاگ ۔ کوّا
کاگا ۔ کوّا
کال ۔ وقت، زمانہ، موسم، موت
کام ۔ ہوس، سُکھ، شہوتِ نفسانی
کامی ۔ پُرشہوت، عیاش، صاحبِ ہوس
کاہ ۔ کِس لیے
کاہوسے ۔ کِس سے
کاہو کی ۔ کسی کی
کاہے ۔ کس لیے، کیوں
کاہے کریں ۔ کس لیے کریں
کاہے کو ۔ کس لیے

کبھو ۔ کبھی
کبھوں ۔ کبھی
کپوت ۔ نافرمان لڑکا، ناخلف، نالائق بیٹا
کِت ۔ کہاں، کدھر، کس طرح، کیوں
کتھا ۔ بات، کہانی، سرگزشت
کتیب ۔ کتاب
کٹکوں (کٹک) ۔ فوج، لشکر، پڑاؤ
کچھ ۔ کچھوا
کچھو ۔ کچھ، تھوڑا
کر ۔ ہاتھ
کرامات ۔ کرامتیں، بزرگیاں، اعجاز
کراونہار ۔ کرانے والا
کرپا ۔ مہربانی، عنایت، محبت ۔ بکسرِ اول غلط ہے
کرپال ۔ مہربان، کرم گستر، خداوند تعالیٰ
کرتا ۔ بنانیوالا، ایجاد کرنیوالا، فاعل، مالک
کرتار ۔ کارساز، مختار، خالق مطلق، خدا تعالیٰ
کردار ۔ کام، طرز، طریق
کرّ فر ۔ شان و شوکت
کرم ۔ کام، قسمت، تقدیر
کرمی ۔ کام کرنے والا ۔
کرمیں ۔ قسمت میں
کرنتا ۔ کرنے والا
کرن ہار ۔ کرنے والا
کرن ہارا ۔ کرنے والا
کرنی ۔ کام
کرودھ ۔ غصہ، خفگی، عتاب
کرودھی ۔ غصے والا، خشمگین

کڑکا ۔ سخت اور مہیب آواز ۔ میدانِ جنگ
میں دل بڑھانے والے اشعار
کڑکار ۔ سخت ، مضبوط
کسو ۔ کسی نے
کسوسوں ۔ کسی سے
کسوکو ۔ کسی کو
کسے ۔ کس کو
کسیوں ۔ کسی نے
کشٹن (کشٹ) ۔ تکلیف ، مصیبت ،
آفت ، سختی ، رنج ۔
کُشَل ۔ صحت ، خیروعافیت ، امن وامان
کفو ۔ ہمسر ، مثیل ، ہم جنس
کَل ۔ خوش آواز ، نغمہ ، میٹھا ، خوبصورت
کُل ۔ خاندان ، نسل ، قبیلہ ۔
کلا ۔ دقیقہ ، تیزی ، خصلت
کلادھار (کلادھر) ۔ چاند
کلاسمرتھ ۔ بہت بڑی طاقت
کلپ ۔ قیامت ، مطلب ، لیاقت
کلر ۔ سراب ، شور زمین
کلفت ۔ کدورت ، رنج ، تکلیف
کلگی ۔ پھُندنا
کلگی سلطان ۔ صاحب تاج
کلمہ ۔ کلمہ طیبہ
کلمیوں ۔ کلمہ سے
کلُن ۔ درد ، زخم کی ٹیس
کلول ۔ کھیل ، اٹکھیلی ، چنچلاہٹ ، خوشی ،
بڑی لہر ، کھیل کود ، دل لگی

کلیش ۔ تکلیف ، فکر ، بیماری ، غم
کمجات ۔ کمذات
کمین ۔ کمینہ ، نالائق
کنت ۔ مالک ، خاوند ، دوست
کنتھ ۔ دوست ، پیارا ۔
کندھی ۔ کنارے
کنس (کمس) ۔ کانسا ، گلاس ، کٹورا
کنگال ۔ غریب ، مسکین ، محتاج
کنول ۔ پھول ، نیلوفر ، گلنار
کنہ ۔ حقیقت ، ماہیت ، نکتہ
کو ۔ کوئی
کوٹ اپرادھ (کوٹ) ۔ جھوٹ ، مکر ، دھوکا
کوجھی ۔ بدزیب
کُودیں ۔ پھاندیں
کوڈی ۔ کوڑی
کوُڑا ۔ جھُوٹا
کوشنی (کوشن) ۔ کچھ گرم کچھ ٹھنڈا یعنی گُنگنا
کوں ۔ کو
کوناتھ ۔ ؟
کونکا ۔ ؟
کوُو ۔ کوئی
کوہاڑا ۔ کلہاڑا
کوئے ۔ کوئی
کوئیو ۔ کوئی
کھاپ ۔ نیام ، میان
کھات ۔ کھاد ، گلی سڑی چیزیں
کھاتر ۔ کھاتہ

کھاج ۔ خوراک

کھاجا ۔ کھانا

کھان ۔ کان

کھانڈ ۔ کھنڈ ، چینی

کھانڈے ۔ تلوار

کہاوت ۔ قول ، ضرب المثل

کہاون موں ۔ کہلانے ہیں

کھپائے ۔ برتے ، صرف کرے

کھڈار ۔ کھیلنے والا ۔

کھڑوئے ۔ کھڑا ہوئے

کھمانا ۔ فکر ، مدد

کھگا (کھگ) ۔ پرندہ ، تارہ ، بادل ، آفتاب

کِھلاری ۔ استاد ، کھیل جاننے والا

کھلاڑ ۔ کھیلنے والا

کِھلَنت ۔ کھیلنے والا

کھلی ۔ کھل ۔ تل کا پھوگ

کھنڈ ۔ تلوار

کھنڈا ۔ تلوار

کہن موں ۔ کہنے موں

کھنی ۔ کان ، معدن

کھوٹ ۔ آمیزش ، عیب ، شرارت

کھوج کھوج ۔ سراغ ، تلاش

کھورنگ ۔ غار ، راستہ

کھووت ۔ کھو جاتا ہے

کھُوہ ۔ کنُواں

کھوہے ۔ کنُوئیں

کھوئے ۔ ضائع کرے

کھوتیا ۔ کھانے والا

کھویا ۔ دور کیا

کہیا ۔ کہا

کھیر ساگر ۔ دُودھ

کھیل ۔ بازی ، لہو ولعب

کھیلن ہارا ۔ کھیلنے والا

کھیہہ ۔ خاک ، دُھول ، راکھ

کیا کہو ۔ کیا کیا

کیا ہوُو ۔ کیا ہوُا

کیتنی ۔ کتنے

کیچ (کیچ) ۔ کیچڑ

کیف ۔ کیونکر ، کسے ، کیفیت

کین ۔ کئے

کینا ۔ کیا

کینچن ۔ لباس ، پوشاک

کینی ۔ کی

کینے ۔ کئے

کیو ۔ کیا

کیی ۔ کی

گ

گارہی ۔ گلاڑی

گاندھی ۔ عطار ، عطر بیچنے والا

گادے ۔ گائے

گت ۔ طریقہ ، راستہ ، عقل

گت پت ۔ چال چلن ، حال

گت مت ۔ سعادت ابدی

گجدنگ (گج) ۔ ہاتھی، مجازاً بزرگ، ہاتھی دانت
گذشتہ ۔ گذرا ہُوا
گراس گراس ۔ لقمہ، نوالہ
گرب ۔ گھمنڈ، غرور، تکبر، نخوت ۔
گربھ ۔ حمل، جنین، کچّا بچّہ ۔
گربی ۔ متکبر، غرور والا
گُرکا ۔ اللہ والا
گرنتھ ۔ گانٹھ، کتاب، گورونانک کی لکھی ہوئی
سِکھوں کی متبرک کتاب ۔
گرُہستھ ۔ خانہ داری، عیال داری، دنیاداری
گرے ۔ گل جائے
گریب ۔ غریب، مسکین
گڑھ (گڈھ) ۔ قلعہ، حصار
گفت ہیں ۔ کہتے ہیں
گگریا (گگری) ۔ گاگر، مٹکی، چھوٹا گھڑا ۔
گُن ۔ خصلت، خُوبی، علم، ہنر، فضیلت
گُنا ۔ ضرب (علم حساب)
گِنت ۔ شمار (علم حساب)
گُنی ۔ ہُنر مند، خدا رسیدہ، لائق فائق
گوبندا ۔ کرشن جی کا ایک لقب
گوپالا (گوپال) ۔ گوالا، اہیر، گڈریا، سری
کرشن کا لقب ۔
گوپیاں (گوپی) ۔ گوالن، اہیرن، گوجری،
گائے چرانے والی ۔
گور ۔ گورا، چِٹّا، سفید، اُجلا، خوبصورت
گورائی ۔ پیری
گوردیو ۔ خداوند تعالیٰ

گورو (گرو) ۔ استاد، مرشد، باپ
گوروا (گُروا) ۔ محترم، مکرم، نامور، بردبار
گوڑھ ۔ پوشیدہ، دقیق، مغلق، بعید الفہم
گوسائیں (گسائیں) ۔ بزرگ، سادھو، زاہد
گولا ۔ نوکر
گون ۔ مددگار، معاون، بزرگ
گویّا ۔ گانے والا ۔
گھات ۔ نقصان، قتل، آفت، فریب
گھاتی ۔ ظالم، موقع تاکنے والا، چالباز
گھٹ ۔ جسم، دل، راستہ
گھٹ گیا ۔ کم ہوگیا
گھریں ۔ گھیرے ہیں آویں
گہنا ۔ زیور، رہن
گھنے ۔ بہت
گھول گھماواں ۔ قربان کروں ۔
گہے ۔ لے، پڑے
گھیرا ۔ محیط، دائرہ، احاطہ
گہیے ۔ لیں، پڑیں
گیان ۔ عقل، سمجھ، تمیز، علم تصوف، علم حقیقی،
علم معرفت ۔
گیانا ۔ معرفت، حقیقت
گیانی ۔ صاحب عقل، دانا، عالم، رشی،
مُنی ۔ وہ عارف جسکو حق الیقین حاصل ہو ۔
گیو ۔ گیا
گئو ۔ گائے ۔

ل

لاٹ ۔ کپڑا، پُرانا، شُعلہ

لاج ۔ حیا، شرم، عزّت

لازمہ ۔ سامان، ضروری اسباب

لافہ ۔ جُھوٹ بولنے والا، شیخی باز

لاکھن ۔ لاکھوں

لاکھے ۔ جانے پہچانے

لاگ ۔ لگ کر

لاگا ۔ لگا

لاگت ہے ۔ لگتا ہے

لاگ رہ ۔ لگ رہ

لاگے ۔ لگے

لاہنگا ۔ گزرا

لاہنگے ۔ لنگھے، گزرے

لاہوت ۔ عالم ذات الٰہی جس میں سالک کو مقام فنافی اللہ کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔

لائے ۔ لائیں۔

لجے ۔ شرم کرے

لرجے ۔ لرزے

لڑ ۔ دامن

لفافہ ۔ مخفی

لکھا ۔ دیکھا، تاکا، سمجھا

لکھائے ۔ سمجھائے

لکھی ۔ دیکھی، جانی

لکھے ۔ جانے، پہچانے

لگائیو ۔ لگاؤ

لگو ہے ۔ لگا ہے

لِنگ ۔ علامت، نشان، سبب، گمان

لنگھاؤ ۔ لنگھائے

لو ۔ پل، لمحہ، ٹکڑا

لوبھ ۔ لالچ، حرص، طمع، بخل۔

لوبھا، لوبھن ہار ۔ لالچی، بخیل، کنجوس، حریص، طامع۔

لونھڑا ۔ جسم مردہ، لاش

لوچ (لوچک) ۔ مضغہ گوشت، گرہ چشم، کاجل

لوحِ محفوظ ۔ خدا کے احکام کی تختی

لولا (لول) ۔ متحرک، چنچل، متلون، حریص، عیاش

لُون ۔ نمک

لُونٹا ۔ بال

لوہ ۔ لوہا، مجازاً ہتھیار

لہر ۔ دریا کی موج، تلاطم

لہوں ۔ لوں

لہے ۔ لے

لہیا ۔ لیا

لہیں ۔ لیں

لیہے ۔ لیں

لیجے ۔ لیں

لیکھا ۔ حساب، شمار، لکھا ہوا

لیکھے ۔ حسابوں، لیکھا کی جمع

لِینا ۔ لیا

لیئو ۔ لیا

لیوں ۔ لوں

لیوے ۔ لے

لیویں - لینا
لئی - لی

م

مات - فنا، ماں، زہین، مغرور
ماتا - اماں
ماٹی - مٹی
ماسا - گوشت
ماسار - درخت
ماضی - گزرا ہوا زمانہ
ماکھی - شہد
مالی - باغبان
ماں - ہَیں
مان - عزت، آبرو، تعظیم، نازو انداز -
مان تان - عزت، آبرو - غرور
مانڈے - منڈے، روٹیاں
مانس - دل، مزاج، انسان
مانک - لعل، سُچا موتی
مانن - ماننا، عزت کرنا -
مانہہ - ہیں
مانی - عزت دار، مغرور
ماہیں - ہیں
مایا - فریب، نمود بے بود، جادو، غفلت، دولت
مایادھاری - دولت مند، مالدار
مایاندھان - دولت مند
مایک - دولت مند
مبدا معاد - شروع ہونیکی جگہ، واپس ہونے کا مقام

مَت - نصیحت، سمجھ بوجھ، عقل
مِت - مقدار، اندازہ، انتہا
متا - صلاح، بچار، رائے، منشا
مت اوتار - نصیحت کرنے والا اُستاد
مِتر - پیارا، دوست، خیر خواہ
متصوّر - تصور کیا گیا، سوچا ہوا
متوارا - مست، مدہوش
متوالا - مست، مخمور، مدہوش
مِتھیا - غلط، جھُوٹ، ہیچ، نابود، فضول، بیکار، غیر صحیح -
مٹکاوے - لے لے
مِٹن - مِٹنے، زائل ہونے
مٹھ - ترجمہ، مطلب
مٹھ - خانقاہ، تعلیم گاہ، دھرم سالہ
مچھ - بڑی مچھلی
محفوظ - خوش، بہرہ مند، نصیبہ ور -
مدھ (مد) - غرور، تکبر، خمار، شراب، مشک
مدھ مدھ - درمیان، شراب
مذہب - دین، عقیدہ، مشرب
مراقبہ - انتظار کرنا، ماسوا کو چھوڑ کر خدا میں محو ہونا، سوچ بچار
مُرت - مرنے والے، مُردہ، لاش
مُردنگ - ایک قسم کا باجہ
مُرگ - ہرن، مجازاً ہر وحشی جانور
مَرن - مرنا، موت، مرنے کے وقت
مڑھ - مٹی کا بنا ہُوا چھوٹا سا گھر
مَستک - پیشانی، سر

مشایخ ۔ بزرگ لوگ ، شیخ کی جمع الجمع
مُشٹ ۔ چُپ
مِشٹ ۔ میٹھا
مُشٹ ۔ چوری
مِشٹا ۔ میٹھا
مشٹان (مشٹانٹ) ۔ مٹھائی
مضغہ ۔ گوشت کا لوتھڑا
مُعتاد ۔ مقدار ، خوراک کا اندازہ
معرفت ۔ پہچان ، خداشناسی ، علمِ الٰہی
مفتی ۔ فتویٰ دینے والا ۔
مُکت ۔ چھوڑا ہوا ، جس کی نجات ہُوئی ہو ۔ معافی ، نجات اُخروی ، رہائی ، رستگاری ۔
مُکھ ۔ مُنہ ، چہرہ ، سامنا
مکھنڈ ۔ ؟
مکھوا ۔ مُنہ ، چہرہ
مکھیسر ۔ ؟
مگن ۔ غرق ، محو ، مشغول ، خوش ، مست ، بے خود ۔
مُلّا ۔ بہت پڑھا ہوا ، عالم ، فاضل
مِلادا ۔ ملاپ ، ملاقات
ملائم ۔ نرم ، بُردبار ، نازک
ملکوت ۔ بادشاہت ، اختیار ، فرشتوں کا جہان ، عالمِ ارواح
مل گیو ۔ مل گیا
ملیچھ (ملیچھ) ۔ پلید آدمی ، جنگلی ، کافر
ممتا ۔ محبت ، دوستی ، عشق ، دل بستگی ۔
مَن ۔ دل ، ذہن ، عقل ، رُوح

مَنت ۔ منتر
مَنتر ۔ مشورہ ، دُعا ، مناجات ، جادو ، افسون ، رازِ سربستہ ۔
مندر ۔ مکان ، خانہ ، ہندوؤں کے دیوتاؤں کے رکھنے کا گھر ، معبد ، شِوالہ
منزّہ ۔ پاک ، صاف ، مقدس
منشا ۔ منشا ، خواہش ، مرضی ، مطلب
منصوبہ ۔ تدبیر ، حکمت ، ارادہ
منگت ۔ سائل
منگتا ۔ سائل ، گداگر
من مکھ ۔ کشفِ قلوب والا
منواں ۔ دل ، جان ، رُوح
منہار ۔ دل آویز ، دل فریب ، دل کشا
مَنے ۔ مانے
مُوا ۔ مرا
مَوج ۔ لہر ، سیلاب ، امنگ ، خیال
موڈھ ۔ جاہل ، احمق ، بے وقوف
مُورکھ ۔ بے عقل ، جاہل ، احمق
موری ۔ سوراخ ، نالی
موڑ دِیَن ۔ موڑ دیں گے
مُوڑی ۔ اصل مال ، راس المال
موسینسر ۔ ؟
موکو ۔ مجھ کو
مُول ۔ جڑ ، بنیاد ، سرمایہ ، راس المال
موں ۔ مَیں
موہ ۔ مَیں ، محبت ، نادانی ، بیہوشی ، حرص ، ہوس
موہ فقیر ۔ مجھ فقیر

موہے ۔ مجھ کو

موبا ۔ مرا

مہا ۔ بزرگ، کلاں عظیم، اعلیٰ

مہا بیماری ۔ بڑی بیماری

مہادیو ۔ سب سے بڑا دیوتا

مہاراج ۔ بڑا راجا، جناب عالی، شہنشاہ

مہاراجا ۔ شہنشاہ

مہازتن ۔ بہت بڑا پھل

مہاشِو ۔ بڑا اوتار، مظہر ذاتِ الٰہی

مہاگیان ۔ معرفت میں اونچا درجہ

مِہر ۔ سورج، بادل، ہوا، محبت

مِہرشیا (مہرشی) ۔ بہت بڑا اور بزرگ رشی

مِہروَنت ۔ مہربان

مَہماں (مہما) ۔ قدرت، کرامت، کشف،
جلال، بزرگی، عظمت، تعریف ۔

مَہنت ۔ سرمنش، سرگروہ، ولی، مرشد کامل

میَا ۔ اماں

مِیاں ۔ آقا، والی، وارث، خداوند، مالک،
سرکار، حاکم، سردار

مِیت ۔ محب، دوست، عاشق

مِیٹھے ۔ مٹھائے

میرن ۔ امیروں

میش ۔ بھیڑ، مینڈھا

میلن ہارا ۔ ملانے والا

میلی ۔ ملنے والا

مین ۔ مچھلی، ہندوؤں کے عقیدہ کے مطابق
وشنوجی کا پہلا اوتار ۔

ن

ناتھ ۔ مالک، آقا، صاحب، شوہر

ناد ۔ آواز، راگ، نوا، گرج

نادہنکارا ۔ بڑی گرج

نارائن ۔ ہمیشہ رہنے والا، خداتعالیٰ

ناری ۔ عورت، مونث ۔

ناس ۔ نتھنا، ناک، نسوار، فنا، نابود

ناسُوت ۔ عالمِ اجسام، دنیا، شریعت و
عبادت ظاہرہ ۔

ناسی ۔ نسوار لینے والا

نام اہاری ۔ مشہور و معروف، نام جپنے والا

نام دھاری ۔ نام والا، موسوم

نام دیوا ۔ ذکر کی تلقین کرنے والا، پیشوا

نام رس ۔ ذکر کی لذت

نام لیوا ۔ ذاکر اسمِ اللہ، نام لینے والا

نامی ۔ پڑھنے والا، نام پکانے والا ۔

ناں ۔ نہ

نانا بھانت ۔ طرح طرح کے انداز، رنگ ڈھنگ

نانارُوپ ۔ طرح طرح کی صورتیں

نانوُ ۔ نام

ناہہ ۔ نہیں

ناؤ ۔ کشتی

ناؤں ۔ نام

ناہیں ۔ نہیں

نائک ۔ سردار، مالک، افسر، پیشوا ۔

نباہ ۔ پورا، تمام، گزارہ، بسر ۔

نبا ہا ۔ کسی کام کو تکمیل تک پہنچانا ۔
نبڑا ۔ خرچ ہوا، تمام ہُوا
نپٹ ادھین ۔ بہت زیادہ فرماں بردار،
بالکل کمزور
نِت ۔ روزانہ، ہموارہ، متواتر، لگاتار، روزمرہ
نِت نِت ۔ روزانہ، مدام، ہمیشہ
نجات ۔ خلاصی، چھٹکارا، رہائی
ندان ۔ نادان، احمق
نَر ۔ مذکر، مرد ۔
نرادھار ۔ بے سہارا، بے وسیلہ، جس کا کوئی
ذریعہ نہ ہو۔
نراس ۔ ناامید، مایوس، بے سہارا
نراسا ۔ دور کرنا، تردید کرنا، قطع کرنا ۔
نراکار ۔ جس کی کوئی شکل شباہت نہ ہو،
بے نشان مراد ہے خداوند تعالیٰ سے
نرالا ۔ انوکھا، نادر، عجیب
نرباد ۔ جو عناصر سے مبرّا ہو۔
نربان ۔ جو مزاج سے مبرّا ہو۔
نربانا ۔ جس کا کوئی مزاج نہ ہو۔
نرباہ (نرواہ) ۔ نباہ، گزر، زندگی، پورا کرنا
نِربَل ۔ بے طاقت، ناتواں، کمزور
نِربندھ ۔ بے قید، بے سہارا، بے روزگار
نربندھن (نربندھو) ۔ بے یار، بے خویش،
بے چارہ ۔
نربھنگ ۔ بے شک، بے شبہ
نربھنگی ۔ جس کو کوئی شک و شبہ نہ ہو۔
نربھو (نربھے) ۔ نڈر، بے خوف، دلیر ۔

نربھور ۔ بے خوف
نربھید ۔ جس کا راز معلوم نہ ہو سکے ۔
نربھیکھا (نربھیکھ) ۔ نڈر، بے خوف
نرپاپ ۔ بے گناہ، منزہ ۔
نرت نرالا (نرت) ۔ ہمیشہ لگا ہوا، مشغول
نرٹھور ۔ لامکان
نردشمن ۔ جس کا کوئی دشمن نہ ہو۔
نردعویٰ ۔ جو دعویٰ نہ کرے ۔
نردُوت ۔ جو کسی سے دشمنی نہ کرے، مہربان
نررُوپ ۔ بے صورت
نرسنسا ۔ بے خوف
نرکیول ۔ ؟
نرگ ۔ دوزخ
نرگن ۔ بے صفات، یہ ایک صفت ہے صفاتِ الٰہی سے۔
نِرلج ۔ بے شرم، بے باک، گستاخ
نرمکت ۔ جس کی نجات نہ ہو۔
نرمل ۔ بے میل، صاف، پاک، خالص
نروار ۔ کھول ۔ فراخ
نرودیا ۔ بے علم، بے ہنر
نرویر ۔ دوست
نرہنکار ۔ جس میں تکبر نہ ہو ۔ متواضع
نسان ۔ نشان، جھنڈا ۔
نسدین ۔ ؟
نسنگ ۔ بے خوف
نسے ۔ بھاگے
نکٹ ۔ نزدیک، قریب، پاس
نکسے ۔ نکلے، باہر آئے ۔

نکھوٹیا۔ قریب، نزدیک
نگر۔ شہر
نگھار۔ خست ہونا
نمت (نمِتّ)۔ سبب، قسمت، دولت و اقبال
نموں نموں (نمہہ)۔ سلام، تسلیم، تعظیم،
بندگی۔
نَند۔ خوشی، خزانہ
نِند۔ برائی، عیب
نِندیا۔ مذمت
نندے۔ مذمت کرے
نوبت۔ نقارہ
نہال۔ مالا مال، خوشحال، کامیاب
نہچا۔ یقین
نہچل۔ یقین کرنے والا
نہنگ۔ آزاد، ننگا، بے حیا، تلوار
نہیت۔ ؟
نیارا۔ جدا، الگ، علیحدہ
نیاری۔ تنہا، مختلف
نیاں (نیاؤ)۔ عدل، انصاف، فیصلہ
نِیت۔ روکا ہوا، ٹھہرا ہوا، قائم کیا ہوا،
لایا ہوا۔
نیچ۔ کمینہ، نکما، فرومایہ، رذیل
نیر۔ پانی، رونق، چمک
نیڑے۔ پاس، نزدیک
نیس۔ فنا
نیم چندن (نیم)۔ قاعدہ، طریقہ، دستور
نین۔ آنکھ
نینن۔ آنکھوں
نینوں۔ آنکھوں
نینیں۔ آنکھوں
نیہہ۔ دوستی، محبت، عشق۔

و

وا۔ وہ
وادھا۔ زیادتی
وار۔ روز، مجمع، موقع، زمانہ۔
وارے۔ قربان، نثار کرے
واسوں۔ وہاں سے
واکن۔ بولنا
واکوں۔ اُس کو
واکی۔ اُس کی
واکیا۔ بولا
واہے۔ وہ ہے۔
وچن پروان (بچن)۔ بات، کلام، گفتگو
وحدت۔ یکتائی، یگانگی، توحید
وِدیا۔ علم، فن، ہنر، گیان
وِدیا دھاری۔ علم پڑھنے والا، طالبعلم
وِدیا وان۔ صاحبِ علم، فاضل، عالم، دانا
وَرتنا۔ برتنا
ورتارا۔ برتاؤ
وسارے۔ بھلائے
وسُورا۔ بدکار عورت
وصال۔ ملاپ، ملاقات
وصول۔ پالینا، حاصل، پہنچا ہوا۔

وگا - گیا

وگاڑ - بگاڑ

ونہوار ؟

وہاتوں - دہوں

ویدنگ - وید کے چھ حصے

ویراگ (براگ) - خواہشات دنیوی ونفسانی کو ترک کرنا، ترکِ تمنّا۔

وَیری - دشمن

ویس (ویش) - ہندؤں کے چار فرقوں میں سے تیسرا فرقہ، جس کا پیشہ زراعت اور تجارت ہے۔ تاجر۔

ھ

ہاڈ - ہڈی

ہار - شکست، مغلوب ہونا، موتیوں یا پھولوں کی مالا۔

ہالا - لگان، ہل پر لگایا ہوا ٹیکس

ہِت - خیرخواہ، رشتہ دار، فائدہ، محبّت۔

ہِت چت - خیرخواہ

ہَٹ - بازار، دُکان، راہ

ہٹکار - نظر بد

ہٹکے - روکے، منع کرے

ہر - خداوند تعالیٰ، شخص، لے لینے والا، لوٹنے والا۔

ہراس - دُکھ، رنج، خوف۔

ہرنجھجن - خدا کی تعریف کا گیت، جپ، عبادت، حمدِ باری تعالیٰ۔

ہَرکھ (ہرش) - خوشی، رضامندی، آرام

ہرنام - خدا کا نام۔

ہست - ہاتھ، ہاتھی کی سونڈ

ہمرا - میرا، ہمارا

ہمرے - ہمارے

ہندو - بید، سمرتی، پران، ان میں سے کسی ایک کے احکام کے مطابق چلنے والا، باشندگانِ ہندوستان۔

ہنس (ہمس) - بطخ کی شکل کا ایک آبی پرندہ جو بڑی بڑی جھیلوں میں رہتا ہے۔

ہنسا - برہمہ، سورج، رُوح

ہنکار - تکبر

ہنکارا - تکبر

ہوت - ہوتا، ہونا

ہول - خوف، خطرہ، اضطراب

ہون - ہونا، ظاہر ہونا۔

ہونماں - تکبر، غرور

ہونی - ہونے والی، پیش آنے والی، شُدنی

ہووت - ہو

ہویا - موجود

ہوئے - ہو

ہوئیں - ہوں

ہیجھڑا - مخنّث، خصی

ہینا - نیچ، کمینہ، محروم، ناقص، غریب۔

ی

یادکرنتا - یاد کرنے والا

یادکرنتے - یاد کرنے والے

یاد محل ۔ ذکر کرنے کی جگہ
یادموں ۔ یاد میں
یادی ۔ ذاکر
یاکوں ۔ اُس کو
یاکی ۔ اُس کی
یاموں ۔ اُس میں
یامیں ۔ اُس میں
یقین ۔ موت ، بے شک ، بے شبہ ، بے ضرر ۔

یوگ (جوگ) ۔ دو یا اس سے زیادہ چیزوں کا آپس میں ملانا، میل ملاپ، تعلق، لگاؤ، جوڑ، پیوستگی، ترکیب، دھیان، سلوک، محبت، مبارک، وقت موقع، لایق، زہد، عباد، معرفت، مراقبہ، ریاضت، ساعت نیک، قاصد، نجوم کی رو سے سورج اور چاند کا کسی نیک بُرج میں منتقل ہونا۔ ایک قسم کی عبادت جس سے دل کو نامناسب جانب سے روکا جاتا ہے۔

یوگی (جوگی) ۔ یوگ کرنیوالا، یکسوئی قلب کے ساتھ تصوّر کرنیوالا ۔ زاہد ۔ عابد ۔ مرتاض ۔

جن کتابوں سے یہ فرہنگ مکمّل کی گئی اُن کے اسماء :

١۔ ہندی اُردو لغت : مولفہ راجیسور راؤ اصغر (ورما) والی سمستان دوم کنڈہ مطبوعہ ١٩٣٨ء

٢۔ فرہنگ آصفیہ : سید احمد دہلوی مطبوعہ لاہور ١٩٠٨ء

٣۔ جامع اللغات : عبدالمجید مطبوعہ لاہور

٤۔ آصف اللغات : مطبوعہ حیدرآباد دکن

ضمیمہ

حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش رح کے چند اور کلمات کی دریافت

نصیحت نامہ

سُنو سُگھڑے بالو ، درویش نوشاہ دی مت ، سب وڈیایاں تھوں سبھ وڈیائی تھوں وڈی وڈیائی سائیں دا اِک جانن ہے ۔ سائیں دے پیاریاں نال پیار کرن ہے ۔ اُنہاں دا آکھا سچ ہے ۔ آکھے لگا سو چھُٹا ، سُکھالا ہویا ، جمن ، مرن ، جیون ، حال ، سوہنے کیتس ۔ سُکھ سُکھ پائیس ، دھوکھا جھورا گوائیس تاں تے سبھے نال زرویر رہنا ۔ مندا کِسے نا کہنا ، وسُورا کدیں ناں پاہنا ۔ جے کوئی سائیں نا کرے کرکے تساں نوں دُکھاوے تا دُکھی ناں ہوناں ، اپنے آپ وچ فضل الٰہی نال ڈاڈھے رہناں ، سائیں دا دِتا ہس رس سہناں ، پڑھن نال وِنہوار رکھناں ، روگیاں دی ٹہل کرنی ، بھکھیاں دا قوت پاوناں ، ننگیاں نوں کجناں ، سبھسے دا بھلا بھالناں ، سُکھاں جالناں ، راج دھن وڈیائی دُکھاں دا مول ہے ۔ لب لوبھ ناں کرناں ، چادڑ توں پرے رہناں ، آپ نوں نیواں جھکا جاناں ۔ لوک نیونے ویکھ کے آکڑ نہیں رہناں ، وڈا بول نہیں بولناں ، کسے نال ودھیکی نہیں کرنی

رُوپ بھیس فقیری دا نہیں چھڈناں ، بھنڈار یک دا رہے ، اُدھار نہیں چاوناں ، آیا وَنڈ کھاوناں ، ڈاڈھے ہینے نال اِکو جیہا رہناں سائیں دا جانیے پل پل ساہ گراہ سائیں تھوں منگناں ، سائیں تھوں وڈا کِسے کوں ناں منناں ، بِگنے نہیں ہووناں ، بِگنے پاس نہیں کھڑووناں آٹے دا آدر کرناں ، کوئی ہووے اپنی وڈیائی نہیں بھالنی ، وڈیاں دی وڈیائی بھالنی ، مَیں مَیں نہیں کرنی ، سائیں سائیں آکھناں ، واہ مرشد جیو ، فقرِ ما یقین است ، ذکرِ ما کلمہ طیب ، عبادتِ ما صلوٰتِ خمس ، علمِ ما قرآن مجید ، کسبِ ما قناعت[۱] (ورق ۸۱)

---

[۱] ماخوذ از روزنامچہ فقیر عزیز الدین لاہوری وزیر مہاراجہ رنجیت سنگھ قلمی - مخزونہ کتب خانہ عجائب گھر - لاہور - یہ کلمات شائع شدہ مواعظِ نوشہ پیر میں شامل نہیں ہیں۔

فہرست مخطوطاتِ کتب خانہ

پروفیسر محمد اقبال مجددی

اس کتاب میں پروفیسر محمد اقبال مجددی کے ذاتی کتب خانہ میں محفوظ قریباً ایک سو عربی، فارسی، اردو اور پنجابی کے نادر مخطوطات کی مفصل فہرست دی گئی ہے جو تاریخ پاک و ہند، مشائخ کے تذکروں اور علمِ تصوف سے متعلق ہیں۔ بعض اہم اوراق کے عکس بھی شامل ہیں۔

(زیرِ طبع)

احوال و آثار

عبداللہ خویشگی قصوری

تالیف

محمد اقبال مجددی

عہدِ شاہجہان و اورنگ زیب کے کثیر التصانیف تذکرہ نویس اور معارج الولایت کے مصنف کے حالات اور تصانیف کا تنقیدی جائزہ۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے خلاف ایک فتوے کا تجزیہ اور خویشگی کے حضرت مجددؒ پر اعتراضات کے جواب بھی اس کتاب میں شامل ہیں۔

قیمت : ۱۵ روپے

مکمّل

گنج شریف

اس انتخاب کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ گنج شریف کا مکمل متن پنجابی، ہندی اور اردو نہایت بسیط اور مفصل مقدمہ، حواشی، تعلیقات، مشروح فرہنگ، اختلاف نُسخ وغیرہ کے ساتھ عنقریب شائع ہوگا۔ جس کی اشاعت سے پنجاب کی پنجابی اور اردو ادب کی تاریخ میں ایک سنہرے باب کا اضافہ ہوگا۔

اس کی طباعت کی ذمہ داری ایک علمی ادارے نے قبول کرلی ہے